هفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۱۵/ اگست ۱۹۹۷ء شمارہ ۳۳

۱۱/ ربیع الثانی ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۱۵/ ظہور ۱۳۷۶ ہجری شمسی

اب وقت آرہا ہے کہ بادشاہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے جو توحید کے نور سے معطر تھے ، برکت ڈھونڈیں گے

"اس الٰہی جشن منانے کی تیاری کریں جو عالمی جشن ہے۔ جس میں توحید کی فتح ہوئی"

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

عالمگیر مرکزی حیثیت کے حامل جماعت احمدیہ کے ۳۲ ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد مورخہ ۲۵/، ۲۶/ اور ۲۷/ جولائی ۱۹۹۷ء کو اسلام آباد ٹلفورڈ میں ہوا۔ یہ روحانی جلسہ ۱۸۹۷ء کے جلسہ سالانہ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان میں منعقد فرمایا تھا۔ اس سے کئی رنگ میں مماثلتیں رکھتا تھا۔ مثلاً قادیان کے اس جلسہ میں حاضری غیر معمولی طور پر پہلے جلسوں کی نسبت بڑھ کر تھی۔ اسی طرح یو۔ کے۔ کے ۱۹۹۶ء کے دوسرے روز کی حاضری جو ۹۵۶۱ تھی اس کے مقابل ۱۹۹۷ء کے اس جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کی حاضری ۱۳۴۵۶ تھی جبکہ اس حاضری میں دس سال تک کی عمر کے بچے شامل نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ رجسٹریشن سے مستثنیٰ تھے۔

اسی طرح اس جلسہ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۸۹۷ء کے سال کی طرح ۱۹۹۷ء کو مباہلہ کا سال قرار دیا کیونکہ اس میں مباہلہ کی بھی مماثلت دکھائی دیتی ہے۔ چونکہ ۱۸۹۷ء کے جلسہ کی بہت سی مماثلتوں کو دہرایا جائے گا اس لئے حضور انور ایدہ اللہ نے پروگرام جلسہ کی ترتیب میں بھی ان مضامین کو شامل فرمایا جو ۱۸۹۷ء کے آٹھ روزہ جلسہ میں پڑھے گئے تھے۔

باقی آخری صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

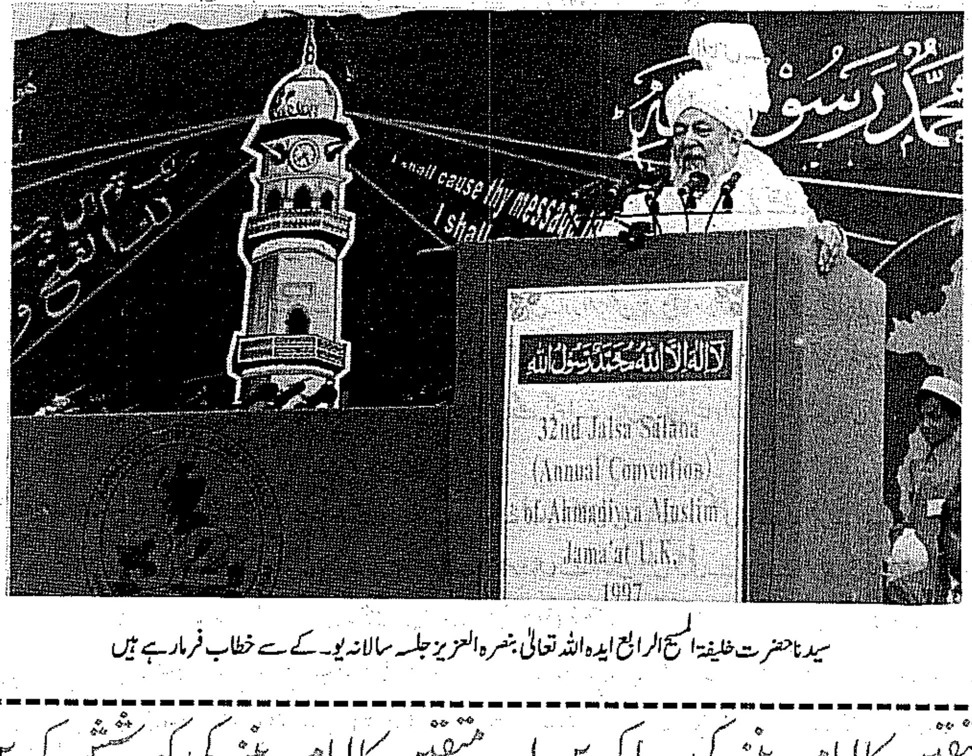

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ یو۔ کے سے خطاب فرما رہے ہیں

متقین کا امام بننے کی دعا کریں اور متقین کا امام بننے کی کوشش کریں

جو بھی دین کو خدا کے لئے خالص کرے گا خدا کی نظر میں وہی مسلمان ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ یکم اگست ۱۹۹۷ء)

لندن (یکم اگست) : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآنی آیات ﴿قل انی امرت ان اعبداللہ مخلصا لہ الدین ......الخ﴾ کے حوالے سے بتایا کہ دین کو خدا کے لئے خالص کرنا ہی اسلام ہے اور مسلمان بننے کے لئے ضروری ہے کہ اس پہلو سے ان آیات پر غور کریں۔ جو بھی دین کو خدا کے لئے خالص کرے گا خدا کی نظر میں وہی مسلمان ہے اور جتنا زیادہ خالص کرے گا اتنا ہی خدا کی

باقی خلاصہ صفحہ نمبر ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی، روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔ کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ گزشتہ ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے۔

ہفتہ، ۱۹/ جولائی ۱۹۹۷ء :

حسب معمول آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بچوں کے ساتھ ملاقات کا دن تھا۔ ازراہ شفقت حضور نے سب سے پہلے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے آئے ہوئے بچوں سے گفتگو فرمائی۔ ان میں ایران، امریکہ، کینیڈا اور پاکستان کے بچے قابل ذکر تھے۔ بعدہ تلاوت قرآن کریم اور نظم سے بچے محظوظ ہوئے۔ آج کی تقریر کا عنوان حضرت سیدہ امۃ الحیٔ صاحبہ تھا۔ آپ کی سوانح حیات میں جو خاص اہمیت کی باتیں تھیں وہ آپ کی ذہانت، روشن خیالی، علم دوستی اور دین سے محبت تھی جن خوبیوں کی بناء پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے شادی کی۔ آپ کی زندگی نے وفا نہ کی اور تین عنفوان شباب میں صرف ۲۳ سال کی عمر میں اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ قیام لجنہ کا خیال ان ہی کا تھا۔ برلن کی مسجد کے چندہ میں آپ نے بھرپور حصہ لیا اور آپ کی علم دوستی کی وجہ سے امۃ الحیٔ لائبریری کا قیام عمل میں آیا جو آج تک دنیا کے بڑے بڑے ممالک میں احمدی خواتین کے لئے بنائی جاتی ہے۔ ربوہ کے علاوہ مسجد فضل لندن میں بھی اس لائبریری کا دفتر موجود ہے۔

حضور انور نے انتہائی دلچسپ انداز میں انکشاف کیا کہ آپ نے قادیان کی امۃ الحیٔ دلائبریری کی تقریباً تمام کتب کا مطالعہ کی ہیں۔

اتوار، ۲۰/ جولائی ۱۹۹۷ء :

انگریزی دان احباب کے ساتھ حضور کی یہ ملاقات ۲۶/ مارچ ۱۹۹۴ء کو براڈ کاسٹ ہو چکی تھی لیکن دلچسپ معاملات اور سوالات کی وجہ سے آج دوبارہ نشر کی گئی۔

☆ حضور انور سٹوڈیو میں تشریف لائے اور علیک سلیک کے بعد حضور نے فرمایا کہ ایسی فیملیز جن کے بزرگ کسوف خسوف کے آسمانی نشانات کو دیکھ کر احمدی ہوئے ان کی طرف سے کثرت سے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں وہ اپنے بزرگوں سے اس وقت کے سنے ہوئے حالات اور اپنی احمدیت کو قبول کرنے کی کہانیاں بیان کر رہے ہیں۔ اسی طرح پلیگ کا نشان جو ۱۸۹۷ء سے شروع ہو کر ۱۹۰۶ء تک جاری رہا ان کے متعلق بھی لکھ رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ وہ زمانہ ہے جس میں احمدیت کثرت کے ساتھ پھیلی۔ اس لئے وہ لوگ جن کے بزرگوں نے ان نشانات کو دیکھ کر احمدیت قبول کی تھی وہ لکھ کر بھجوائیں تاکہ ان نشانات کی صداقت سے جو پھل عطا ہوئے ان کی تاریخ مرتب ہو سکے۔ حضور کا یہ بیان حضرت مسیح موعود کی صداقت کے حق میں بہت سے واقعات اور مشاہدات پر مبنی تھا اور حضور نے فرمایا کہ احمدیوں کے محفوظ رہنے کا دعویٰ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا کافی نشان ہے۔

☆ ایک صاحب جو ابھی ابھی احمدی ہوئے تھے موجودہ عیسائیت پر کڑی نکتہ چینی کرتے رہے اور احمدیت کو فضل الٰہی سمجھ کر اپنی خوش قسمتی کے تصور کا اظہار کرتے رہے۔

☆ ایک صاحب نے کہا میں قرآن مجید پڑھ لیتا ہوں کیا یہ کافی ہے یا عربی عبارت کا پڑھنا بھی ضروری ہے۔ (وہ تو خیر انگریز تھے لیکن بہت سے انگریز نما پاکستانی بھی عربی زبان میں پڑھنے سے کتراتے ہیں اس لئے افادہ عام کے لئے از حد مفید اور کارآمد جواب اختصار کے ساتھ عرض ہے)۔

۱۔ اگر آپ آہستہ آہستہ قرآن مجید کی وہ زبان جس میں وہ اتارا گیا ہے سیکھ کر پڑھنا سیکھ لیں تو یہ بہت سی برکات کا موجب ہے۔

۲۔ کوئی مترجم کتنا بھی باکمال ہو وہ مصنف کے معنی کے ساتھ پوری وفا نہیں کر سکتا اور نہ ہی ترجمہ اصل ماحول پیدا کر سکتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ کے اپنے الفاظ اپنی زبان میں ہیں اور اس زبان میں بہت سے معانی ہیں جو ترجمے میں لکھنا ممکن نہیں۔

حضور انور نے نصیحتاً فرمایا کہ اگر آپ نے ترجمہ ہی پڑھنا ہے تو پھر مختلف علماء کے لکھے ہوئے تراجم پڑھیں اس سے علم میں اضافہ ہوگا۔ سوائے اس کے کہ کسی صاحب نے وہ معنے کر دئے ہوں جن میں تضاد پایا جاتا ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ سب سے اہم بات یہی ہے کہ آپ عربی اور کچھ گرامر ضرور سیکھیں تاکہ خود براہ راست سمجھ سکیں۔

☆ ۱۰۵ سال میں جماعت احمدیہ تمام دنیا میں پھیل گئی ہے آئندہ سو سال میں صورت حال کیا ہوگی؟۔ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا :

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ مختصرات از صفحہ اول

میں تعداد میں دلچسپی نہیں لیتا۔ میرے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم ان آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اچھا ورثہ چھوڑ کر جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ خطبہ نکاح میں جو آیت ﴿یا ایھاالذین آمنو ا اتقوا اللہ و التنظر نفس ما قدمت لغد﴾ کے انتخاب میں یہی حکمت ہے کہ آئندہ آنے والی نسلوں پر ایسا اثر ہونا چاہئے کہ بول چال، طرز گفتگو، طرز فکر سب متاثر ہوں اور اپنے آباؤاجداد کے اعلیٰ اخلاق کا پر تو ہوں۔

☆ آخر میں صومالیہ کے سیاسی بحران کا ذکر آیا تو حضور انور نے بہت سے حقائق پر روشنی ڈالی۔ جن کا لب لباب یہ تھا کہ امریکہ وہاں سے بستر گول اس لئے کر رہا ہے کہ اسے وہاں ویت نام کی سی ذلت کا خطرہ ہے۔

سوموار، ۲۱ر جولائی ۱۹۹۷ء :

آج کی ہومیوپیتھی کلاس میں کلکیریا کارب پر مفصل بحث ہوئی اور اس دوائی کے مریض کی پہچان کی وضاحت کے بعد فرمایا کہ گہری بیماریوں مثلاً پھیلے ہوئے اعصاب کو یک دم نہیں سکیڑ دیتی کیونکہ یہ جسم کے ہر حصے یہاں تک کہ دانتوں اور مسوڑھوں پر بھی اثر کرتی ہے اس لئے فوری طور پر بیماری پر مکمل قابو نہیں پا سکتی۔ بواسیر کے موکوں کے لئے کلکیریا کارب قابل توجہ دوا ہے۔ اسی طرح گہرے پھوڑوں میں کیلکیریا کارب چیروں کے مزاج کو بھی ختم کر دیتی ہے۔ اور پھوڑوں میں پیپ بھی نہیں بننے دیتی۔ حضور انور نے فرمایا کہ سلفر سر درد اور پاؤں کے تلووں کے جلنے کے سلسلے میں بہترین دوائی ہے۔

منگل، ۲۲ر جولائی ۱۹۹۷ء :

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۳۵ جو ۱۲ر جنوری ۱۹۹۵ء کو نشر ہوئی تھی پھر سے ٹرانسمٹ کی گئی۔ اس کلاس میں سورہ آل عمران کی آیات نمبر ۱۵ تا ۲۵ زیر بحث آئیں۔ ترجمہ اور تفسیر کے علاوہ گرامر کے قواعد یعنی حروف علت "وو، الف اور ی" کے بعد اگر ہمزہ آجائے تو قرأت کو لمبا یعنی مدہ کا اصول وضاحت سے بیان فرمایا۔

بدھ، ۲۳ر جولائی ۱۹۹۷ء :

۱۸ر جنوری ۱۹۹۵ء کو ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۳۶ میں آل عمران کی آیات نمبر ۲۶ تا ۴۲ کا ترجمہ اور تفسیر بیان کئے گئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یوم سے مراد لمبا عرصہ ہوتا ہے۔ انسانوں کے ۲۴ گھنٹے کا دن مراد نہیں ہوتا۔ قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق خدا تعالیٰ کا ایک دن ایک ہزار، پانچ ہزار اور پچاس ہزار دنوں کے برابر بھی ہو سکتا ہے۔ حضور نے اس قاعدہ قرآنی کے مطابق حساب کرتے ہوئے دنیا کی عمر کا عندیہ بیان کیا۔ آیت نمبر ۲۷ ﴿قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء......﴾ کی تفسیر فرماتے ہوئے حضور انور نے نصیحت فرمائی کہ یہ آیت مصائب کے دور میں ایک آزمودہ نسخہ ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے بیان فرمایا ہوا ہے۔ اس لئے اس دعا کو روحانی ترقیات کے حصول اور دنیاوی مشکلات کو دور کرنے کے لئے پڑھتے رہنا چاہئے۔ لیکن طوطے کی طرح نہیں بلکہ دلی رغبت اور انہماک کے ساتھ۔

جمعرات، ۲۴ر جولائی ۱۹۹۷ء :

آج کی ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۴۶ جو پہلی بار نومبر ۱۹۹۴ کو ریکارڈ ہوئی تھی اور کلکیریا کارب پر بحث جاری رہی۔ حضور نے فرمایا کہ جب کیلشیم کے بیلنس خراب ہونے کی وجہ سے ہڈیوں کے کونے نکل آتے ہیں تو کلکیریا کارب مفید دوا ہے۔ آپ نے فرمایا کلکیریا کارب اور سلفر کو Alternate نہیں کرنا چاہئے۔

جمعۃ المبارک، ۲۵ر جولائی ۱۹۹۷ء :

آج سے جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۲ویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا۔ اس جلسہ کی مختصر روداد الگ الفضل میں دی جارہی ہے۔

ہفتہ، اتوار۔ ۲۶ر، ۲۷ر جولائی ۱۹۹۷ء :

ان دو دنوں میں ۳۲ویں جلسہ سالانہ یوکے کی کارروائی ایم ٹی اے پر جاری رہی

سوموار، ۲۸ر جولائی ۱۹۹۷ء :

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۴۷ جو ۲۱ر نومبر ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ ہوئی تھی نشر کی گئی۔ آج کی کلاس میں سلفر پر بحث کی گئی۔ یہ بہت گرم اور وسیع الاثر دوا ہے۔ خارش میں بہت مفید ہے۔ اس میں پیاس بہت لگتی ہے۔ اس کے علاوہ پلسٹیلا اور نکس وامیکا پر بھی گفتگو ہوئی۔

منگل، ۲۹ر جولائی ۱۹۹۷ء :

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۳۷ جو ۱۹ر جنوری ۱۹۹۵ء کو پہلی بار ریکارڈ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔ آج کی کلاس میں سورہ آل عمران کی آیات ۴۴ تا ۵۶ کا ترجمہ اور تفسیر بیان کی گئی۔ حضور نے لفظ مع کے متعلق مثالیں دے کر سمجھایا کہ مع کبھی من کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی کا نام مرکب نہیں ہوتا لیکن اس کے برعکس قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ کا نام ان کی پیدائش کے قبل ہی مرکب بتایا۔ اسی طرح عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ خدا کا کلمہ تھے۔ اور وہ خدا کے ساتھ ہمیشہ سے تھا۔ قرآن مجید یہ بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلمات لاتعداد اور بے شمار ہیں اور حضرت عیسیٰ خدا کا ایک نشان تھا۔ کیونکہ کلمہ سے مراد نشان ہے۔

بدھ، ۳۰ر جولائی ۱۹۹۷ء :

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۳۸ جو ۲۵ر جنوری ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔ اور آیات نمبر ۵۶ تا ۶۴ کا ترجمہ اور تفسیر کی گئی۔

حضور انور نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے بتایا کہ آپ کے بعد "لم یبقی من النبوۃ الا المبشرات" اس لئے آنے والے مسیح کے لئے بھی مبشرات کی خوشخبری دی گئی۔ اور یہ کہ پہلا مسیح دوبارہ نہیں آئے گا۔ کیونکہ وہ "رسولا الی بنی اسرائیل" تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مسیح کی مدد اس طرح کی کہ یہود کو ایسی سخت مار پڑی کہ کلیۃ دیس نکالا ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لمبے عرصے تک غیر احمدیوں نے ظلموں کا نشانہ بنایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ بالآخر یہ مقدر ہے کہ جس طرح عیسائیوں کو یہودیوں پر غلبہ نصیب ہوا اسی طرح احمدیوں کو مسلمانوں پر غلبہ نصیب ہوگا۔ سو سال میں ایسے ممالک ابھر رہے ہیں جن میں اب احمدیوں کی تعداد دوسرے مسلمانوں سے زیادہ ہے۔ اس صدی کے اندر اندر انشاء اللہ غلبہ نصیب ہوگا۔

آیت نمبر ۶۲ میں "نبتھل" کا مطلب گریہ وزاری کرنا ہے۔ مباہلہ میں سب افراد خاندان کی شمولیت مراد ہے۔ یعنی معنوی طور پر بچوں کو شامل کرنا نہ کہ اکٹھے کرنا۔

لفظ "نقصص" ان تاریخی واقعات پر صادق آتا ہے جن کی طرف خدا تعالیٰ نے ہماری رہنمائی کی ہو۔

جمعرات، ۳۱ر جولائی ۱۹۹۷ء :

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۴۸ جو ۲۲ر نومبر ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ ہوئی تھی نشر کی گئی۔ آج کاربونیم سلف کے خواص بتائے گئے۔ یہ جلد کے قریب کی رگوں کے فالج کو ٹھیک کرتی ہے اور گلے کے گلڑ وغیرہ کو دور کرتی ہے۔ عورتوں کی Overy کے کینسر کے لئے مؤثر ہے۔ سلفر کے مزید فوائد بھی آج کی کلاس میں بتائے گئے۔

جمعۃ المبارک، یکم اگست ۱۹۹۷ء :

ایم ٹی اے پروگراموں میں اب جمعہ کا دن فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات اور ان کے سوالات کے جوابات کے لئے وقف کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ آج کے پروگرام میں فرنچ بولنے وال احباب نے شرکت کی۔ سوالات اور مختصر جوابات درج ذیل ہیں :

☆ پاکستان بنے ہوئے ۵۰ سال ہو گئے ہیں کیا اب پاکستان کچھ زیادہ ذمہ داری کے سلوک کا مظاہرہ کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان شروع میں زیادہ ذمہ دار تھا۔ قائداعظم نے بہت اچھے اصول وضع کئے تھے جن کی تتبع نہیں کی گئی۔

☆ قرآن مجید نے بیوہ عورت کے لئے ۴ ماہ دس دن کی عدت مقرر کی ہے تاکہ Pregnancy کا پتہ چل جائے۔ اگر Pregnancy نہ ہو تو کیا پھر بھی عدت ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن مجید نے عدت کے تعین کے وقت Pregnancy کا ذکر نہیں کیا۔ یہ قرآن مجید کی اعلیٰ حکمت ہے۔ ایک سے زیادہ وجوہات ہو سکتی ہیں۔ اور اسی میں قرآن کا حسن ہے۔

☆ کیا زندگی بعد الموت میں بھی قرآن احکام کا اطلاق ہوگا ؟

حضور انور نے فرمایا قرآن مجید اس دنیا کے انسانوں کی رہنمائی کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اور انسان اس دنیا میں رہتے ہیں۔ اور انسانی زندگی کی نوعیت اس دنیا میں اور طرح کی ہوگی جو جسم اور حالات یہاں ہیں وہ وہاں نہیں ہونگے۔ اس لئے قرآن مجید اس دنیا کے لئے ہے۔ لیکن Judgement کے وقت قرآن کا کچھ حصہ Applicable بھی ہوگا۔ اس کے علاوہ قرآن مجید میں اس خدا تعالیٰ کے اسماء کے اوصاف دائمی ہیں۔ اس لئے وہ جاری رہیں گے۔

☆ قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق "ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر" ہے تو بلیک افریقہ میں کون سے نبی آئے۔

حضور نے اس سوال کا حیران کن، سیر حاصل جواب ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا میں نے اس مسئلہ پر مطالعہ کیا ہے اسلام سے قبل کے افریقہ کے تمام قبائل ایک خدا پر ایمان رکھتے تھے۔ آہستہ آہستہ عوام الناس نے مومن لوگوں کو ہیرو بنا دیا اور انہیں خدائی اوصاف دے دیئے گئے۔

حضور نے زائرین سے فرمایا کہ اب آپ لوگ سٹڈی کریں یہ بہت اہم مضمون ہے۔ تحقیقات کا آغاز شروع بعین قدیم افریقہ سے کریں۔ آپ ایک تحقیقاتی ٹیم بنائیں اور اسلام سے قبل کے افریقہ کے نقشے بنائیں۔ یہ اہم تحقیقات قرآن مجید کی صداقت کے ثبوت کے لئے ہونی چاہئیں۔ تمام افریقن مشنری جو آج کل جلسہ سالانہ کی وجہ سے یہاں موجود ہیں وہ میٹنگ کریں اور اس اہم مسئلے کے بارے میں پروگرام طے کریں۔ اور افریقن تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ فیلڈ افریقہ کے بارڈرز سے نکل کر عرب میں آجائے گا۔ وہ مسلم سیاح جو افریقہ میں آئے انہوں نے کافی مواد اکٹھا کیا۔ کیا کیا باتیں دیکھیں اور مشاہدہ کیں۔ پھر ان سب کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے۔ اور یہ تمام مجموعہ مجھے بھجواتے رہیں۔ میں انشاء اللہ مستقبل میں اس پروجیکٹ کی رہنمائی کرتا رہوں گا۔

حضور نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا : ہمیں ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ افریقہ سب سے پرانا ملک ہے۔ اور سب سے قدیم انسان افریقہ میں پیدا ہوا ہے اور پھر وہاں سے انسانی نسل پھیلی ہے اس لئے افریقہ کی قدیم زبانوں کا رشتہ بھی عربی کے ساتھ معلوم کریں۔ شمالی افریقہ میں تو عربی کا کافی اثر ملتا ہے۔ کانگو کی قدیم زبان کی بھی تحقیق ہونی چاہئے۔ ایک اور بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ افریقہ یعنی اسلام سے قبل کے افریقہ میں مندروں کے آثار نہیں ملتے۔ مندر بت پرستی کا ثبوت ہیں۔ اس لئے ان کا نہ ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ بت پرست نہ تھے۔ انہوں نے زندگی غاروں میں گزارنی شروع کی اس لئے غاروں کا مطالعہ بھی ہونا چاہئے۔ حضور نے فرمایا اسی طرح سے آسٹریلیا میں بھی مندروں کا ذکر ان کی چالیس ہزار سالہ تاریخ میں نہیں ملتا۔ یہ لوگ بھی واحد خدا کی پرستش کرتے تھے۔ اور مختلف زبانیں بولتے تھے۔ اور ایک دوسرے سے بالکل ملتے نہیں تھے۔ اور اپنی جگہ پر ایک خدا پر ایمان رکھتے تھے۔

آخر پر حضور نے فرمایا کہ مصر افریقہ میں ہے اور مصر میں نبوت یقینی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام خود نبی تھے اس لئے افریقہ میں نبوت کی تاریخ کو trace کرنا نہایت اہم ہے۔ اور مصر میں تو یقیناً تھی۔

(ا۔م۔چ)

اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت

خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز

برموقع جلسه سالانه انگلستان ۱۹۸۶ء

چوتھی قسط

مرتدین کے بارہ میں قرآن کا مؤقف

اب اس کے مقابل پر میں وہ آیات قرآنیہ پیش کرتا ہوں جن میں ارتداد کا واضح ذکر موجود ہے مگر ارتداد کی سزا، قتل کا قطعاً کوئی ذکر موجود نہیں، بلکہ اس کے برعکس کھلا کھلا مضمون ہے اور اس مضمون پر اتنی واضح آیات ہیں کہ ان کے بعد نظریہ قتل مرتد کی کوئی گنجائش باقی ہی نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ * اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ * ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ * وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ * وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ *﴾

(المنٰفقون: ۲تا۶)

ترجمہ:- کہ اے محمد! جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے، کیونکہ اسی نے تجھے بھیجا ہے۔ اس سے بہتر کون تجھے جان سکتا ہے؟ اس کے باوجود اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں۔ بات بظاہر سچی کر رہے ہیں لیکن بول جھوٹ رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے دل میں وہ بات نہیں جس کا وہ مونہہ سے اقرار کر رہے ہیں۔

یہ پہلا واقعہ اس مضمون پر ہمارے علم میں آیا ہے جس میں اگرچہ انسانوں کو دسترس نہیں تھی مگر خدا نے جو دلوں کے راز سے واقف ہے خود گواہی دی کہ بعض لوگ مونہہ سے اقرار کرنے والے ہیں لیکن ہم گواہی دے رہے ہیں کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں اور وہ مرتد ہو چکے ہیں۔ ان کا دین سے کوئی تعلق نہیں رہا۔

پھر فرمایا: انہوں نے اپنے عہدوں یا اپنے ایمان کو (دونوں معنی ہو سکتے ہیں) اپنے لئے جنۃ (ڈھال) بنالیا ہے، اور پھر اللہ کے راستہ سے لوگوں کو روک رہے ہیں۔ بہت ہی برا کرتے ہیں جو یہ کرتے ہیں۔ اس لئے برا کرتے ہیں اور اس لئے یہ گندے سے گندے ہوتے چلے جا رہے ہیں کہ وہ ایک دفعہ ایمان لائے تھے، پھر اس کے بعد انہوں نے انکار کر دیا، یعنی کھلے کھلے مرتد ہو چکے ہیں۔ اب اللہ نے ان کے دلوں پر مہر بھی لگا دی ہے۔ اب کبھی ایمان لا ہی نہیں سکتے۔ ایسے پکے مرتد ہو چکے ہیں کہ ان کے دلوں کے لئے توبہ کے سارے دروازے بند ہو چکے ہیں اور ان کو ابھی تک سمجھ نہیں آرہی کہ ہمارے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔

رسول اللہ اور صحابہ مرتدین کو جانتے تھے

وہ لوگ کون تھے؟ کیا آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے غلاموں کو ان کی معین طور پر خبر تھی کہ نہیں؟ اگر خبر تھی تو اس قطعی اور پکی گواہی کے باوجود کہ نہ صرف وہ مرتد ہو چکے ہیں بلکہ توبہ کا بھی کوئی امکان نہیں رہا؟ ان کو قتل کرنے کا حکم کیوں نہیں دیا گیا؟ یا ان میں سے کسی ایک کو بھی آنحضرت ﷺ نے قتل کیوں نہ کروایا؟ ان کی تعیین و تشخیص کے متعلق قرآن ساتھ ہی آگے فرماتا ہے کہ وہ معین لوگ ہیں، جن کا تمہیں علم ہے، اور اس علم کے باوجود:

"جب تم ان کو بلاتے ہو کہ توبہ کریں تو اللہ کا رسول بھی ان کے لئے بخشش طلب کرے گا"۔ (یہ نہیں کہا کہ توبہ کرتے ہی اللہ کا رسول ان کو قتل کر دے گا، کیونکہ خدا نے مرتد کی سزا ایسی رکھی ہے کہ توبہ کے باوجود قتل ہوگا۔ نہیں، بلکہ فرمایا: باز آجاؤ۔ استغفار کرو۔ توبہ کرو۔ اگر توبہ کرو گے تو خدا کا رسول بھی تمہارے لئے بخشش طلب کرے گا۔ اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے؟) "تو وہ تحقیر اور طعن و تشنیع کے طور پر سر مٹکاتے ہیں اور تو دیکھے گا کہ وہ رکتے ہیں اور دوسروں کو بھی خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ مسلسل ایسا کرتے چلے جا رہے ہیں اور وہ بڑے سخت تکبر کرنے والے لوگ ہیں"۔

اب بتایئے کہ ان آیات کے بعد کہ جن میں خدا تعالیٰ نے جو دلوں کا راز جاننے والا ہے، کسی کے کفر کی گواہی دی اور ان کے متعلق اتنا آگاہ فرما دیا کہ حضور اکرم ﷺ اور آپؐ کے صحابہ ان کو پہچاننے لگے اور ان کو معین طور پر توبہ کی دعوت دینے لگے، اس کے باوجود بھی انہوں نے خدا کے رستہ سے روکا اور تکبر کیا اور اپنے جرم پر اصرار کیا، اس کے باوجود خدا تعالیٰ ان کے قتل کا حکم نہیں دیتا اور آنحضرت ﷺ ان میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کرواتے!

رسولؐ خدا کا رئیس المرتدین سے حسن سلوک

بلکہ ایک عجیب واقعہ قرآن کریم ملتا ہے کہ رئیس المنافقین جس کا نام لے کر خدا تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو بتا چکا تھا کہ یہ منافق ہے اور آپؐ کے دل کی رحمت پر نظر کرتے ہوئے جانتا تھا کہ آپؐ اس کی بخشش کے لئے کوشش کریں گے، آپ کو حکماً روکا کہ اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی ﴿و لا تصلّ علیٰ احدٍ منهم مات ابداً و لا تقم علی قبره ......﴾ (التوبه: ۸۵)۔ قتل کرنے کا نہیں فرمایا بلکہ مرنے کی صورت میں۔ وہ منافق زندہ چلتا پھرتا ہے، آنحضرت ﷺ کے متعلق مسلسل گستاخیاں کرتا چلا جاتا ہے، اتنی شدید گستاخی کہ قرآن فرماتا ہے کہ اس نے ایک موقعہ پر کہا کہ:

"لئن رّجعنا الی المدینة لیخرجنّ الاعزّ منها الاذل ......"

(المنافقون: ۹)

کہ جب ہم مدینے لوٹیں گے تو سب سے معزز انسان (نعوذ باللہ من ذالک) سب سے ذلیل انسان کو (یعنی اس کی نظر میں جو تھا) مدینے سے نکال دے گا۔

یہاں خدا نے آنحضرت ﷺ کا نام نہیں لیا۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ صحابہؓ اس آیت کو الٹا بھی سکتے تھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک صحابی نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو کہا: یا رسول اللہ! وہ سچ ہی تو کہتا ہے کہ دنیا کا سب سے معزز انسان یعنی آپؐ، دنیا کے سب سے ذلیل انسان یعنی اس منافقین کے سردار کو مدینہ سے نکال دے گا"۔

اس واضح اشارہ کے باوجود بھی آنحضرت ﷺ نے ایسا نہیں فرمایا۔ جواباً بھی اس کو نکالنے کا حکم نہیں دیا۔ وہ زندہ رہا، دندناتا پھرتا رہا۔ لوگوں کو مرتد کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ اپنی ایک پارٹی بنائی۔ عین جنگ کے دوران دھوکہ دے کر وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے رہے، ہر قسم کی ظالمانہ کارروائیاں کیں۔ ہر قسم کی گستاخیاں کیں۔ اس کے باوجود آنحضرت ﷺ کا اس کے ساتھ یہ سلوک تھا کہ خدا نے اس دل پر نظر رکھ کر متنبہ فرمایا کہ اے محمد! (ﷺ) تو نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی۔ تو نے اس کے لئے استغفار نہیں کرنا۔ اگر تو اس کے لئے ستر بار بھی استغفار کرے گا تو تب بھی میں اس کو نہیں بخشوں گا۔ (سورۃ التوبہ: ۸۰تا۸۵)

نبی رحمتؐ کا پاس کرو

اس سے بڑا، اس سے واضح، اس سے زیادہ یقینی مرتد لا کے تو دکھاؤ۔ اور اس سے زیادہ عظیم الشان سلوک تو دکھاؤ جو کسی نے کسی مرتد کے ساتھ کیا ہو۔ اب تم ان دعووں کی جرأت کرتے ہو اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے عظیم الشان کردار کو قرآن کے بیان کے منافی اور مخالف داغدار کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ شرم سے تمہیں موت کیوں نہیں آجاتی کہ دنیا کے سب سے زیادہ رحیم و کریم آقا کے خلاف ایسے گندے الزامات لگاتے ہو اور ساری دنیا میں اس کو اور اس کے دین کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہو!!

دوسری آیت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنْزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ *﴾

(آل عمران: ۷۳)

کتب تفسیر بیان کرتی ہیں کہ یہ آیت، نجران کے عیسائیوں کے وفد کی رسول اللہ کے پاس مدینہ میں آمد کے بعد نازل ہوئی۔ اور وفد نجران کی آمد کا یہ واقعہ رسول اللہ کی زندگی کے آخری سالوں کا ہے جب اسلامی سلطنت قائم ہو چکی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس واقعہ کے وقت تک نظریہ قتل مرتد کا کوئی وجود نہ تھا، ورنہ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ اہل کتاب اپنے بھائیوں کو یہ مشورہ دیتے کہ صبح کے وقت قرآن پر ایمان لے آئیں اور شام کو مرتد ہو جائیں۔ (سیرۃ ابن ہشام، وفد نصاریٰ نجران)۔ اور وہ بھی اس وقت جبکہ اسلامی حکومت خوب مستحکم ہو چکی تھی اور اہل کتاب مغلوب اور محکوم ہو گئے تھے۔ ایسی صورتحال میں یہ کیسے ممکن تھا کہ یہ لوگ اپنے ساتھیوں کو ایسا مشورہ دیتے حالانکہ انہیں علم تھا کہ ارتداد کی سزا، قتل ہے؟ اگر قتل مرتد کے قائل لوگوں کا مؤقف درست مانا جائے تو ایسی صورت میں ایسا مشورہ دینے والوں کو ان کے ساتھی جواب دیتے: تمہارے دماغ خراب ہیں کہ ایسا مشورہ دیتے ہو؟ کیا تمہیں علم نہیں کہ اگر ہم صبح ایمان لا کر شام کو ارتداد اختیار کر جائیں تو محمدؐ اور اس کے ساتھ فوراً ہماری گردن اڑا دیں گے؟

مگر قرآن نے ان کو ایسا کوئی جواب ذکر نہیں کیا جس سے ثابت ہوا کہ ان کے صبح کے وقت ایمان لا کر شام کو مرتد ہونے میں ان کے لئے کوئی خطرہ نہ تھا۔

تیسری آیت

پھر فرماتا ہے:

﴿كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ * أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ * خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ * إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ *﴾

(آل عمران: ۸۷تا۹۰)

یہاں قتل مرتد کے مضمون کو مکمل طور پر بیان فرما دیا۔ فرمایا: کس طرح اللہ ہدایت دے ایسی قوم کو جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا؟ (یہاں یہ نہیں فرمایا کہ کس طرح خدا زندہ رہنے کی اجازت دے؟ کس طرح انہیں چلتا پھرتا باقی چھوڑے؟ صرف ہدایت کا مضمون چھیڑا ہے۔ پھر فرمایا) اور انہوں نے انکار کیا بعد اس کے کہ انہوں نے گواہی دی کہ یہ رسول سچا ہے۔ اور زبانی اقرار ہی نہیں کیا تھا بلکہ کھلے کھلے نشانات دیکھنے کے بعد انکار کیا۔ اللہ ظالموں کو تو ہدایت نہیں دیا کرتا (لیکن یہ علماء تلوار کے زور سے ہدایت دے دیتے ہیں)۔ ان کی جزا یہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسول اور اس کے فرشتے اور سارے کے سارے انسان ان پر لعنت ڈالتے ہیں (یہ نہیں فرمایا کہ ایسے لوگوں کو قتل کرتے ہیں) وہ اسی ذلیل حالت میں رہیں گے۔ نہ ان کا عذاب کم کیا جائے گا اور نہ وہ مہلت دیئے جائیں گے۔ ہاں وہ لوگ جو خود توبہ کر لیں (ارتداد بھی خود کیا تھا۔ توبہ بھی خود کریں گے) ﴿والله لا یهدی القوم الظالمین﴾ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ

تعالیٰ زبردستی ہدایت نہیں دیتا۔ چاہے تو دے دے لیکن نہ وہ خود زبردستی ہدایت دیتا ہے نہ تمہیں اجازت دیتا ہے کہ تم کسی اور کو زبردستی ہدایت دو۔ ہاں ان کو اختیار ہے کہ جس طرح انہوں نے ارتداد کیا تھا وہ چاہیں تو توبہ کریں) اور پھر اصلاح کرلیں تو وہ اللہ کو ظالم اور منتقم نہیں پائیں گے۔ اللہ کو تو بہت ہی زیادہ بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا پائیں گے"۔

چوتھی آیت

فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ* إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَى بِهِ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ*﴾

(آل عمران: ۹۱ تا ۹۲)

"یقیناً وہ لوگ جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ پھر وہ کفر میں ترقی کرتے چلے گئے۔ (اگر وہ فوراً قتل کر دیئے گئے تھے تو انہوں نے کفر میں ترقی کیسے کرلی تھی؟) ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ یہ بہت بڑے گمراہ لوگ ہیں"۔

ٹیڑھا استدلال

میں نے سنا ہے کہ بعض علماء نے آیت ﴿لن تقبل توبتہم﴾ سے بھی قتل مرتد کا استنباط کیا ہے کہ دیکھو ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور وہ قتل کئے جائیں گے۔ مگر اگلی آیات اس کا کلیتہً رد فرما رہی ہے۔ فرمایا:

﴿ان الذین کفروا و ماتوا و ھم کفار﴾ کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور پھر کفر پر ہی مر گئے (یہ نہیں فرمایا: قتلوا وھم کفار...... کہ پھر وہ قتل کر دیئے گئے اس حالت میں کہ وہ کافر تھے، بلکہ فرمایا: پھر وہ طبعی موت مر گئے اور وہ کفار ہی تھے۔ فرمایا) ﴿لن یقبل من احدھم ملء الارض و لوافتدی بہ﴾ اس محاورہ نے اس مضمون کو کھول دیا ہے، کیونکہ یہاں اس دنیا میں بندوں کا ان سے توبہ قبول کرنے کا بھی کوئی ذکر نہیں اور ایسے لوگ چونکہ کفر کی حالت میں جان دے رہے ہیں اس لئے قیامت کے روز بھی کوئی سودا بازی نہیں ہو سکتی، اور اس دن زمین کے برابر سونا یا دیگر اشیاء بھی ان سے قبول نہیں کی جائیں گی۔ اور ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے اور ان کے لئے کوئی مددگار نہیں۔"

پانچویں آیت

فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ*﴾

(آل عمران: ۱۵۰)

کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم ان لوگوں کی پیروی کرو گے جنہوں نے کفر کیا تو وہ تمہیں تمہاری ایڑیوں کے بل پھیرا دیں گے یعنی تمہیں تمہارے دین سے ہٹا کر پھر کفر میں، پھر تم گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

یہاں یہ نہیں فرمایا "فتنقلبوا مقتولین" کہ اگر تم نے ارتداد اختیار کیا تو تم قتل کر دیئے جاؤ گے۔ اگر ارتداد کی سزا قتل تھی تو یہاں اس کا ذکر ہونا چاہئے تھا۔

چھٹی آیت

فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا* بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا*﴾

(النساء: ۱۳۸ تا ۱۳۹)

کہ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے، پھر ایمان لائے، پھر کافر ہو گئے، پھر کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے، اللہ کی سنت کے خلاف ہے کہ ایسے لوگوں کی مغفرت فرمائے اور ایسے لوگوں کو ہدایت دے۔ پس ایسے منافقین کو تم عذاب علیم کی خوشخبری دے دو۔

یہاں بھی ان لوگوں کے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرنے اور پھر ایمان لانے اور پھر کفر کرنے اور پھر کفر میں بڑھ جانے کا ذکر ہے، مگر ایسے لوگوں کے مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہونے کا کوئی ذکر نہیں بلکہ صرف اتنا فرمایا کہ اے نبی، خدا کے ہاں ملنے والے عذاب الیم کی خوشخبری ان کو دے دو۔

ساتویں آیت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ*﴾

(سورۃ المائدہ: ۵۵)

دیکھیں، یہ آیت بھی مرتد کی سزا، قتل نہیں مقرر کرتی بلکہ صرف اتنا کہتی ہے کہ ایسے مرتدین کی جگہ اللہ ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے خدا محبت کرے گا اور وہ بھی خدا سے محبت کرنے والے ہوں گے۔

آٹھویں آیت

فرمایا:

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ*﴾

(سورۃ البقرہ: ۲۱۸)

یہ آیت بھی صرف یہی ذکر کرتی ہے کہ مرتدین کے اعمال دنیا و آخرت میں اکارت جائیں گے اور قیامت کے دن انہیں آگ کا عذاب دیا جائے گا۔ مگر اس آیت میں قطعاً کوئی ذکر نہیں کہ لوگوں کے ہاتھوں مرتدین کو دنیا میں بھی عذاب ملے گا۔

اس موضوع پر اور بھی آیات ہیں جن میں ارتداد کا ذکر ہے، اور کسی آیت میں بھی نہ صرف یہ کہ قتل کا کوئی ذکر نہیں ملتا بلکہ قتل کے بالکل منافی مضمون واضح نظر آتا ہے۔

نظریہ قتل مرتد احادیث کی روشنی میں

اب میں حدیثوں کی طرف آتا ہوں۔ جب علماء کو قرآن کریم میں سے اپنی مرضی کا کوئی مضمون نظر نہ آئے تو پھر وہ حدیثوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور یہ بات اس لحاظ سے ضرور جائز ہے کہ اگر قرآن میں کوئی مضمون ہمیں نظر نہ آئے (قرآن میں تو ضرور ہوگا) تو اس بارہ میں حدیث سے مدد لینی چاہئے۔ فی ذاتہ اس بات پر مجھے کوئی اعتراض نہیں، مگر جنہوں نے قرآن کے خلاف وہ زیادتیاں کیں جن کا میں ذکر کر چکا ہوں وہ حدیث سے کب باز آنے والے ہیں۔ جنہوں نے اللہ کے کلام کا احترام نہیں کیا اور زبردستی اس کی طرف مضمون منسوب کئے، ان لوگوں سے یہی توقع ہے کہ وہ یہی حرکت حدیث کے ساتھ بھی کریں گے۔ چنانچہ ایسا ہی کر رہے ہیں۔

قائلین قتل مرتد کی اخذ کردہ احادیث

پہلی روایت

ایک حدیث عبداللہ بن ابی سرح کے بارہ میں پیش کی گئی ہے کہ کسی زمانے میں وہ رسول اللہ ﷺ کا کاتب وحی تھا، مگر شیطان نے اس کو پھسلا دیا۔ جب فتح مکہ ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ مگر بعد میں حضرت عثمانؓ نے اس کے لئے پناہ مانگی اور رسول اللہؐ نے پناہ دے دی۔ (مودودی، ارتداد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ ۱۵)

یہ ہے حدیث، قتل مرتد کے جواز میں اور ٹیڑھی باتوں کے علاوہ دلیل دینے والوں نے یہ زیادتی اور ظلم کیا ہے کہ اس کا پس منظر آپ سے چھپا لیا ہے، اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ جونہی اس نے ارتداد کیا، اسی وقت آنحضرت ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دے دیا، اور پھر انتظار کرتے رہے کہ کب وہ قابو آئے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ ہرگز ایسا کوئی واقعہ نہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ یہ شخص ان حد سے بڑھے ہوئے مجرموں میں سے ایک تھا جن کو نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے بعد عام معافی سے مستثنیٰ قرار دیا تھا اور جس طرح عام معافی سے مستثنیٰ قرار دینے کے باوجود ان میں سے بہتوں کو آپؐ نے رحمت کے ساتھ معاف فرما دیا تھا، اس کو بھی آپؐ کی بڑھی ہوئی رحمت نے معاف فرما دیا۔

واقعہ یہ ہوا کہ عبداللہ بن ابی سرح نہ صرف یہ کہ مرتد ہوا تھا بلکہ شرارت میں بہت بڑھ چکا تھا اور اسلام کے خلاف محاربت میں شامل تھا۔ جب فتح مکہ ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے اس کو ان لوگوں میں شامل کر دیا جن کے متعلق ارشاد فرمایا تھا کہ ان کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ یہ شخص حضرت عثمانؓ سے پناہ کا ملتجی ہوا اور انہوں نے اسے پناہ دلا دی۔ چنانچہ لکھا ہے:

(۱) "عن ابن عباسٍ قال: کان عبداللہ ابن سعدِ بن ابی سرح یکتب لرسول اللہ ﷺ فازلّہ الشیطان، فلحق بالکفار، فأمر بہ رسول اللہ ان یقتل یوم الفتح فاستجار لہ عثمان بن عفّان فأجارہ رسول اللہ" (سنن ابی داؤد۔ کتاب الحدود۔ باب حکم فمن ارتد)

کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح، رسول اللہ ﷺ کا کاتب وحی ہوا کرتا تھا مگر شیطان نے اسے پھسلا دیا اور وہ کفار سے جا ملا۔ فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے اس کو قتل کئے جانے کا حکم دیا۔ حضرت عثمانؓ نے آپؐ سے اس کی معافی کی درخواست کی جسے آپؐ نے منظور فرماتے ہوئے اسے معاف کر دیا۔

(۲) اسی طرح سنن النسائی میں ہے:

"عن مصعب بن سعدٍ عن ابیہ: لما کان یوم الفتح امّن رسول اللہ ﷺ الناس الا اربع نفرٍ وامرأتین، وقال: اقتلوھم وان وجدتموھم متعلّقین باستار الکعبۃ عکرمۃ بن ابی جھل وعبداللہ بن خطلٍ ومقیس بن صبابۃ وعبداللہ بن سعد بن ابی السرح ......" (سنن النسائی۔ کتاب تحریم الدم۔ باب الحکم فی المرتد)

کہ فتح مکہ کے روز نبی اکرم ﷺ نے چار مردوں اور دو عورتوں کے سوا سب کو عام معافی دے دی اور فرمایا کہ ان کو قتل کر دو خواہ ان کو کعبہ کے پردوں سے چمٹ کر پناہ مانگتے پاؤ۔ ان کے نام تھے: عکرمہؓ بن ابو جہل۔ عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن ابی سرح۔

(۳) نیز مروی ہے:

"عن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح الذی کان علی مصر کان یکتب لرسول اللہ ﷺ، فازلّہ الشیطان۔ فلحق بالکفار۔ فامر بہ أن یقتل یوم الفتح فاستجار لہ عثمان بن عفان، فاجارہ رسول اللہ ﷺ" (المرجع السابق، باب توبۃ المرتد)

یعنی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح جو (بعد میں) مصر کا گورنر بنا، رسول کریم ﷺ کے لئے وحی لکھا کرتا تھا اسے شیطان نے پھسلا دیا اور وہ کفار کے ساتھ جا ملا اس پر رسول اللہ نے فتح مکہ کے روز حکم دیا کہ اسے قتل کر دیا جائے مگر حضرت عثمانؓ نے اسے پناہ دینے کی سفارش کی تو رسول اللہ نے ان کی درخواست قبول فرما کر اسے پناہ دے دی۔

یہ ہے اصل واقعہ۔ مگر ان علماء کے استدلال کی رو سے تو یہ صورتحال بنتی ہے کہ گویا حضرت عثمانؓ کو فتح مکہ تک اس مسئلے کا علم ہی نہیں تھا کہ مرتد کی سزا قرآن کریم نے قتل قرار دی ہے۔ ایسے شخص کو تو پناہ دینا ہی جرم ہے اور قرآن کریم کے شدید منافی یعنی استنباط کرنے والے اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ پر وہ کیسا گھناؤنا الزام لگا رہے ہیں۔ اس کو پہلے تو خود پناہ دی اور پھر اتنی جرأت کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے اسے پیش کیا اور درخواست کی کہ اس کی بیعت لے لیں۔ آنحضرت ﷺ نے بھی جواباً یہ نہیں فرمایا کہ

باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

فرانس کے کاروباری احباب کی توجہ کے لئے
اگر کوئی احمدی فرانس میں شیئر ان کی ایجنسی آسان شرائط پر لینا چاہتے ہوں تو ہم سے رابطہ کریں۔
رقم کی ادائیگی ڈالر یا پاؤنڈ کی صورت میں پیشگی لی جائے گی۔ پورے یا نصف کنٹینر کا آرڈر دینا ضروری ہوگا
Muhammad Suleman Tariq
13 Portman Gardens, Hillingdon Middx VB10 9NT
Tel: 01895 234 525 Fax: 01895 234 155

خطبہ جمعہ

جھوٹ اس وقت انسان کا ساری دنیا میں سب سے بڑا دشمن ہے

اپنے اندر صداقت کی طاقت پیدا کریں

ہمیں مغربی دنیا میں کثرت سے پھیلنے کے لئے جہاں اور باتوں کی ضرورت ہے وہاں سچائی پر قائم رہنے کی ضرورت ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۷/جون ۱۹۹۷ء بمطابق ۲۷/احسان ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله—

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم— بسم الله الرحمٰن الرحيم—

الحمدلله رب العٰلمين — الرحمٰن الرحيم — مٰلك يوم الدين — إياك نعبد و إياك نستعين —

اهدنا الصراط المستقيم — صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين—

آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کینیڈا کا اکیسواں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ ٹیلی ویژن پر سب دنیا کو اس وقت یہ جلسہ اور یہ خطبہ جس سے جلسے کا آغاز ہو رہا ہے، دکھایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا میں ایسی جماعتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جن میں پہلے ایٹیاز موجود نہیں تھے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے لگوائے جا چکے ہیں اور ایسے احمدی گھروں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے جہاں پہلے ایٹیاز موجود نہیں تھے مگر اب لگوائے جا چکے ہیں۔ اس کے باوجود یہ انتظام بہت محدود ہے اور جماعتی تقاضے بہت وسیع ہیں۔ اس سلسلے میں آپ سے مزید گفتگو کروں گا لیکن پہلے ایک اور اعلان بھی کرنا ہے کہ آج ہی جماعت احمدیہ گولئٹے مالا کا آٹھواں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے جو تین دن ۲۷/، ۲۸/ اور ۲۹/ جون تک جاری رہے گا۔ انہوں نے بھی درخواست کی ہے کہ اپنے خطاب میں ہمیں بھی شامل سمجھیں۔ درحقیقت میں تو جب بھی کسی جماعت سے خطاب کرتا ہوں تو سب دنیا کو شامل سمجھتا ہوں اگرچہ بسا اوقات مقامی تقاضے پیش نظر رہتے ہیں مگر ویسے ہی یا ان سے ملتے جلتے تقاضے سب دنیا میں ہیں۔ اور چونکہ سب دنیا کی جماعتیں یا کم سے کم ان کا ایک بڑا حصہ میرے پیغامات کو یا میرے خطابات کو براہ راست سن رہا ہوتا ہے اس لئے اب یہ ممکن ہی نہیں رہا کہ کسی ایک جماعت کے مقامی تقاضوں ہی تک بات ختم کی جائے۔ مقامی تقاضے وقتی طور پر ابھر کر سامنے آتے ہیں مگر ویسے ہی تقاضے دنیا میں اور جگہ بھی ہیں۔ چنانچہ ابھی کل پرسوں کی ڈاک ہی میں ایک خط ملا تھا جو ایک غیر احمدی دوست کا جو احمدی ہوئے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ میں تو جب بھی خطاب کرتا ہوں تو وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مجھے مخاطب کر کے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر خطاب کر رہا ہوں۔ یعنی جو مسائل دنیا کے احمدیوں کے میں بیان کر رہا ہوتا ہوں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ گویا مجھ ان کے حال کی خبر ہے۔ دراصل کسی کے حال کی خبر سوائے خدا کے کسی کو خبر نہیں اور میں چونکہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق انسانی نفسیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بات کرتا ہوں اور یہ سب دنیا میں قدر مشترک ہے اس لئے بسا اوقات ہر سننے والا یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ گویا میں اسی سے مخاطب ہوں۔ پس آج کے خطاب میں اگرچہ میں جماعت احمدیہ کینیڈا کو بطور خاص مخاطب ہوں مگر گولئٹے مالا لازمی اس میں شامل ہے اور دیگر جماعتیں بھی۔

سب سے پہلے میں آپکو ایک ایسی بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو روزمرہ ہم کہتے ہیں اور کرتے نہیں اور یہ عمل یعنی یہ فعل کہ انسان کہے اور کرے نہ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی ناپسندیدہ باتوں میں سے ہے۔ ہم جب بھی نماز کا آغاز کرتے ہیں، جب بھی تلاوت کا آغاز کرتے ہیں تو ﴿ اعوذبالله من الشيطٰن الرجيم ﴾ پڑھتے ہیں جس کا سیدھا سادا مطلب یہ ہے کہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان رجیم سے جو دھتکارا ہوا شیطان ہے لیکن بسا اوقات انسان یہ سوچتا نہیں کہ میں کیا دعا کر رہا ہوں اور یہ شیطان ہے کون اور کہاں بستا ہے، یہ کیسے میرے پاس آئے گا کہ میں اسے دھتکاروں گا۔ جو بات انسان بھول جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اکثر وہ اس سے بیرونی شیطان مراد لیتا ہے اور بیرونی شیطانوں کو ہمیشہ انسان دھتکارتا ہی ہے لیکن اندرونی شیطان کی بات نہیں کرتا اور قرآن کریم نے نمایاں طور پر سب سے زیادہ اندرونی شیطان ہی کو پیش فرمایا ہے۔

فرماتا ہے کہ وہ ایسے لباس میں آتا ہے، ایسے بھیس بدل بدل کر آتا ہے، ایسی سمتوں سے آتا ہے کہ تم اسے دیکھ نہیں رہے ہوتے اور وہ تمہیں دیکھ رہا ہوتا ہے۔ پھر انسان کا نفس اپنے نفس کے وجود سے واقف ہے یہ پہلی مراد ہے ان آیات کی۔ شیطان نعوذبالله من ذالك کوئی اللہ تعالیٰ تو نہیں کہ ہر ایک چیز کو دیکھ رہا ہے اور خدا کی طرح اس دیکھنے میں اس کا شریک ہو گیا ہے مگر ہر نفس کا الگ الگ شیطان ہے جو اس کے اندر واقع ہے اور وہ اندر سے اس کو دیکھ رہا ہوتا ہے کہ وہ شخص جس کے اندر وہ شیطان بستا ہے اس کو پہچانتا نہیں۔ نہیں جانتا کہ وہ کب اور کیسے کیسے اس پر حملہ کرے گا۔ پس یہ وہ حقیقت ہے جس کو نمایاں طور پر جماعت احمدیہ کینیڈا کو خصوصیت کے ساتھ کیونکہ میں آج ان سے مخاطب ہوں اور سب دنیا کی جماعتوں کو پیش نظر رکھنی چاہئے۔ بہت سی خرابیاں میں نے دیکھی ہیں اسی حقیقت کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں ہیں اور یہ دیکھیں کہ حقیقت میں جو روزمرہ کی زندگی میں دیکھنے والے کو دکھائی دے رہی ہوتی ہیں مگر جس کا شیطان کوئی حرکت کر رہا ہے اسے دکھائی نہیں دیتیں۔ بعض دفعہ جماعتی جھگڑوں میں یہ دیکھنے میں آیا ہے ایک شخص نے نظام جماعت کی بےحرمتی کی۔ کھڑے ہو کر صدر سے یا امیر سے سخت بدتمیزی سے پیش آیا اور جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا بالکل غلط ہے ایسی تو کوئی بات ہی نہیں ہوئی میں تو بڑے آرام سے ان کی باتوں کا جواب دے رہا تھا اور میرا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔ اور جو دیکھنے والے تھے انہوں نے اس کا شیطان دیکھ لیا تھا۔ ان سب نے یک زبان ہو کر اعلان کیا اور مجھے خطوط کے ذریعہ بتایا کہ یہ الزام بالکل درست ہے۔ اس شخص نے انتہائی بدتمیزی سے کام لیا یہاں تک کہ ہمارے لئے مشکل ہو رہا تھا کہ ہم ضبط کریں اور اسے اٹھا کر مسجد سے باہر نہ پھینک دیں۔ اور وہ اصرار کر رہا ہے اور کہتا ہے اس جماعت میں تو پھر انصاف ہی کوئی نہیں۔ بالکل غلط بات ہے مجھ پہ الزام لگایا جا رہا ہے، میں اپنے نفس کو جانتا ہوں میں نے تو ایسی کوئی بات کی نہیں۔ میں تو ایسی بات کر ہی نہیں سکتا۔ تو دیکھو قرآن کریم کی بات کتنی سچی ہے کہ انسان شیطان کو جانتے ہوئے بھی نہیں جانتا۔ اس کے اندر بستا ہے پھر بھی نہیں پہچانتا اور جب وہ اندر سے آواز دیتا ہے تو وہ نہیں سمجھتا کہ کسی اور کی آواز ہے۔ پس اعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم کو غور اور عقل سے پڑھا کریں اور سوچا کریں کہ کس شیطان رجیم سے آپ نے پناہ مانگی ہے۔ وہ لوگ جو بیرونی طور پر آپ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں کیسے ممکن ہے کہ آپ انہیں دیکھ نہ سکیں، آپ تو ہمیشہ ان سے بچ بچ کر چلتے ہیں۔ پس ان سے پناہ میں آنا کوئی خاص نیکی کی بات نہیں، وہ تو ایک قطعی، فوری ایسی ضرورت ہے جو آپ کے طبعی تقاضوں سے پیدا ہوتی ہے اور کسی نیک اور بد کا سوال نہیں ہر شخص خواہ دہریہ بھی ہو ایسے شیطان سے جو بیرونی شیطان اس پر حملہ آور ہو اس سے پناہ مانگتا ہے۔ کبھی خدا کے لئے مانگتا ہے تو انسان کی پناہ مانگتا ہے گویا پہچانتا ضرور ہے۔ وہی شیطان ہے جو دل کا شیطان، جو نفس کا شیطان ہے جسے انسان دیکھ نہیں سکتا اور اسی وجہ سے بعض دفعہ ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اب ایسے شخص کی مثال میں نے دی ہے نہ جماعت کا نام لیا ہے، نہ اس شخص کا کہ اس مثال پر بہت سے لوگ اگر غور کریں تو شاید اپنے آپ ہی کو مخاطب سمجھیں کیونکہ بہت سی جماعتوں میں ایسے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود میری بات سننے والے خود نصیحت نہیں پکڑیں گے کیونکہ ان کو دنیا کے شیطان تو صاف دکھائی دے دیتے ہیں۔ اگر گھر کا کوئی جھگڑا ہوا ہے، بیوی نے کوئی زیادتی کی ہے تو وہ انہیں صاف دکھائی دے گی بلکہ نہ بھی کی ہو تو دکھائی دے گی اور رشتے داروں نے کوئی زیادتی کی ہو، کسی شادی بیاہ کے موقع پر یا غمی کے موقع پر وہ حق ادا نہ کیا ہو جو سمجھتے ہیں انہیں کرنا چاہئے تو بعض اس پر سالہا سال تک جھگڑا چلاتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جن کے متعلق اطلاع ملتی ہے اور آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ بھائی نے بہن

سے بات نہیں کی کیونکہ کسی ایسے موقع پر اس نے سمجھا کہ بہن کو میری طرف داری کرنی چاہئے تھی اور سالوں اس سے بات نہیں کی۔ ایسی ملاقات میں میں نے اس کو بتادیا کہ آج کے بعد تمہاری یہ شکایت ملی تو پھر میں بھی تم سے اسی طرح سالوں بات نہیں کروں گا۔ تمہارا اگر بہن سے تعلق ٹوٹا ہے تو مجھ سے بھی ٹوٹ گیا کیونکہ خدا سے ٹوٹ گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو رحمی رشتوں کا لحاظ نہیں کرتے وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو اتنا اچھالتے ہیں کہ وہ ان کے درمیان دیواریں حائل کر دیتی ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بھی رحمان ہوں۔ رحمی رشتوں سے ایک میرا بھی رحمانیت کا رشتہ ہے۔ جس طرح رحم سے بچے پیدا ہوتے ہیں اسی طرح رحمانیت سے ساری تخلیق ہوئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یاد رکھو اگر تم چھوٹی چھوٹی باتوں پر رحمی رشتوں کا لحاظ نہیں کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہارا بھی کوئی لحاظ نہیں کرے گا۔ تو میں ایسے لوگوں کو سمجھاتا ہوں کہ اس میں میری طرف سے کوئی غیر معمولی زیادتی کا سوال ہی نہیں، میں تو وہی کروں گا جو اللہ کرتا ہے، جو اللہ ہم سے چاہتا ہے۔ پس تم رحمی تعلقات کو کاٹو گے تو میں تم سے تعلقات کو کاٹ لوں گا۔ اور عجیب ظلم کی بات ہے کہ یہ تو ان کو دکھائی دے دیتا ہے مگر روتی، بلکتی بہن دکھائی نہیں دیتی۔ جب ان کو اس طرح بتایا جائے تو کچھ تھوڑی سی ہوش آتی ہے کیونکہ ماں باپ کی نصیحتوں کو وہ بالکل نہیں سنتے۔

تو دنیا میں جو بہت سے تعلقات بگڑنے کی وجہ ہے وہ بنیادی طور پر یہی ہے کہ اپنے نفس کا شیطان انسان کو دکھائی نہیں دیتا۔ کوئی ان سے وہ سلوک کرے تو واویلا کریں گے، شور مچائیں گے، کہیں گے کیسی جماعت ہے جہاں ایسے ایسے لوگ داخل ہیں جو اس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان فرمودہ حقوق کو ادا نہیں کرتے اور عائد شدہ قدروں کی پرواہ نہیں کرتے اور جب ان سے پوچھا جائے کہ تم کیا کرتے ہو تو بعض دفعہ معصومیت سے کہیں گے ہم تو بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں۔ ہم تو کبھی بھی خدا تعالیٰ کی جان بوجھ کر نافرمانی نہیں کرتے۔ کوئی غلطی سے بات ہو جائے تو ہو جائے۔ لیکن یہ بات جھوٹ ہے اور واقعۃً انسان جان بوجھ کر ہر فیصلے کے موقع پر نافرمانی کا قدم اٹھاتا ہے۔

اب جھوٹ کی بات چل رہی ہے تو **یاد رکھیں کہ جھوٹ اس وقت انسان کا، ساری دنیا کا سب سے بڑا دشمن ہے۔** جھوٹ کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ محض دین کی تعلیم ہے، مسلمانوں کو جھوٹ نہیں بولنا چاہئے یہ جھوٹ کی حقیقت کو نہ سمجھنے کا ایک اور انداز ہے۔ جھوٹ تو دنیا کے زہروں کی طرح ہے۔ وہ زہر نیکی اور بدی کی تمیز نہیں کرتے، وہ زہر ضرور ہلاک کرتے ہیں۔ اگر اتنی مقدار میں استعمال ہوں کہ ہلاک کرنے والے ہوں۔ وہ زہر ضرور لمبا، دائمی اثر چھوڑ جاتے ہیں۔ جب ان کی سرشت میں لمبا عرصہ داخل کر دیا گیا ہو یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے، تو وہ تو اپنا کام دکھاتے ہیں۔ اسی طرح جھوٹ بھی ایک تو گناہ ہے یعنی ہر مومن جو اللہ پر ایمان لاتا ہے، محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی فرض سمجھتا ہے اس کے لئے جھوٹ ایک گناہ کی حیثیت رکھتا ہے اور اس گناہ کا حساب کتاب زیادہ تو یوم آخرت میں ہوگا۔ لیکن میں ایک بات آپ کو بتا رہا ہوں کہ جھوٹ ایک زہر بھی ہے اور وہ زہر ایسا ہے جو روزمرہ ضرور اثر دکھاتا ہے اس کا منفی اثر ضرور جاری ہوتا ہے اور کوئی دنیا کی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔

ساری دنیا میں سب سے بڑا فساد جھوٹ ہے اور دراصل اس لئے کہ جھوٹ شیطان کی عبادت کا ایک اور نام ہے میں جماعت کو پہلے بھی بارہا سمجھا چکا ہوں کہ تم کہتے ہو "ایاک نعبد وایاک نستعین" کہ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں تو چھوٹی چھوٹی غفلتیں جو سرزد ہو جاتی ہیں ان کے متعلق تو آپ استغفار سے کام لے سکتے ہیں مگر اگر یہ اقرار ہی جھوٹ ہو اور سراسر جھوٹ ہو اور انسان جانتا ہو کہ جب بھی مدد کی ضرورت پڑتی ہے ہم غیر اللہ کی طرف منہ کرتے ہیں تو ایسے شخص کو دنیا کی سزا تو ملنی ہی ہے آخرت کی سزا بھی ملے گی اور اس کی ساری نمازیں اکارت جائیں گی اور جھوٹ جو ہے کئی طرح کے بھیس بدلتا ہے۔

آج کل میرا زور ہے تبلیغ کے اوپر، میں جماعتوں سے توقع رکھتا ہوں کہ خوب تبلیغ کریں اور کثرت سے دنیا میں پھیلیں کیونکہ ہمارے پاس اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ یعنی اس صدی کے موڑ تک پہنچتے پہنچتے ابھی ہم نے اتنے سفر کرنے ہیں کہ اگر ہم مہینوں کے سفر دنوں میں نہ کریں اور صدیوں کے سالوں میں نہ کریں تو ہم اپنے فرض منصبی کی طرف متوجہ نہیں ہونگے کیونکہ ہم نے اب تک بہت سے کام کر لینے تھے جو نہیں کر سکے، بہت سا وقت ضائع کر چکے ہیں۔ ایک طالب علم جو سارا سال نہ پڑھے کم سے کم آخری رات تو اٹھ جاتا ہے اور ساری رات لگا کر کوشش کرتا ہے کہ میں جو کچھ وقت کھو چکا اس کا کچھ حاصل کر لوں۔ لیکن ہم نظام جماعت کے طور پر نظام کو بھی جوابدہ ہیں اور افراد کے طور پر اللہ تعالیٰ کو بھی جواب دہ ہیں اور یہ دوسری جوابدہی بہت زیادہ سخت ہے۔ اس جواب دہی میں جو جماعت کو ہے کئی لوگ جھوٹ سے کام لیتے ہیں اور بعض دفعہ جانتے نہیں کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ یہ وہ امر ہے جس کی طرف خصوصیت سے میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ رپورٹوں میں مبالغے ہوتے ہیں، لکھا جاتا ہے کہ جب ہم نے اتنا کام کر لیا اور خدا کے فضل سے اتنے نئے احمدی ہو گئے اور جب ان کو دیکھنے کی کوشش کی جائے تو وہ دکھائی نہیں دیتے۔ جب دیکھا جائے کہ جماعت کے روزمرہ کے کاموں میں ان کے داخل ہونے سے کیا فرق پڑا ہے تو کوئی بھی فرق دکھائی نہیں دیتا۔ اب یہ ایک جھوٹ کی قسم ہے لیکن اس پر شیطان کئی قسم کے پردے ڈال لیتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی کو اور ایسے بہت سے واقعات میرے علم میں ہیں یہ کہا گیا کیوں جی ہم اچھی باتیں کہہ رہے ہیں نا، جماعت احمدیہ ٹھیک ہے نا۔ وہ کہتے ہیں ہاں جی بالکل ٹھیک ہے۔ اچھا بھئی تمہارا نام لکھ لیتے ہیں اور اس بیچارے کو کچھ بھی پتہ نہیں کہ کس چیز میں نام لکھا گیا ہے اس نے تائید تو صرف اس بات کی کی ہے کہ ہاں آپ اچھے لوگ ہیں۔

لیکن اگر اس کے برعکس اس کو یہ بتایا جاتا ہے کہ ہمیں دنیا کیا کہتی ہے، ان کو بتایا جاتا کہ دیکھو ہم وہ ہیں جن کو نعوذ باللہ من ذالک اسلام میں رخنہ ڈالنے والا شمار کیا جاتا ہے۔ ہمارے متعلق کہا جاتا ہے کہ تم نے نیا دین بنالیا ہے۔ ہمارے متعلق کہا جاتا ہے کہ خاتم النبین کو بطور خاتم النبین حقیقت میں تسلیم نہیں کرتے، جھوٹ بولتے ہو کہ خاتم النبین ہیں کیونکہ ان کو خاتم مانتے ہوئے بھی تم نے ایک نیا نبی کھڑا کر لیا ہے۔ اب یہ وہ تلخ باتیں ہیں جو جماعت کے متعلق کہی جاتی ہیں۔ یہ سنائیں اور پھر اقرار لیں کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے ان سب باتوں کے باوجود ہم قبول کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ سچی ہے تو پھر اس کو سچائی کہتے ہیں۔ پس بظاہر ایک شخص نے جھوٹ نہیں بولا یعنی بظاہر جھوٹ نہیں بولا اس نے یہ رپورٹ کی کہ جب میں نے ان سے پوچھا تو وہ کہتے ہیں جی ٹھیک ہے سب کچھ۔ اس پر میں نے کہا اچھا دستخط کر دو اب۔ وہ ان دستخطوں کا کیا فائدہ کیونکہ جب ایسے لوگوں تک دوسرے پہنچتے ہیں اور ایسا بارہا ہوا ہے۔

بعض ایسے ابتلاء میں نے دیکھے ہیں جو بڑی بڑی جماعتوں پر آئے ہیں جو نئی بنائی ہوئی جماعتیں تھیں۔ وہاں مربیان نے ان کو ہرگز نہیں بتایا کہ ہمارے متعلق دنیا کیا کہہ رہی ہے اور چونکہ ان کے کردار اچھے تھے، ان کے عمل اچھے تھے، وہ دیکھنے میں بڑے پکے مسلمان دکھائی دیتے تھے، نمازیں پڑھتے تھے تو دیکھنے والوں نے کہا تم بہت اچھے لوگ ہو ہم تمہارے ساتھ ہیں ان کی بیعتیں کروالی گئیں۔ اور جب مخالف پہنچے وہاں، جب پاکستان کو اطلاع ملی یا دوسرے دشمنوں کو انہوں نے فتنہ پرداز مولوی بھیجے۔ انہوں نے کہا تم یہ ہو گئے ہو یہ تو ایسے ہیں اور یہ تو ویسے ہیں اور ان ایسی ویسی باتوں کی ان کو کوئی بھی خبر نہیں تھی۔ چونکہ تبلیغ کرنے والے نے ان کو چھپالیا تو یہ بھی تو ایک جھوٹ ہے حق کو چھپانا تاکہ کوئی مقصد حاصل ہو جائے۔ یہ بھی ایک ظلم ہے تو ایسے لوگ اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے غالباً اسرار کریں گے کہ ہم نے کوئی جھوٹ نہیں بولا لیکن ان کا نفس اندر سے جانتا ہے اور ان کو ملزم گردانتا ہے، جانتا ہے کہ انہوں نے حق سے اخفاء کیا ہے اور حق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

اب ایسی جماعتوں کا فائدہ کیا ہے جو جھوٹ سے بنائی جائیں۔ ہمیں تو ان میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ایسے لوگ جب وہ بتاتے ہیں کہ اب ہمیں پتہ چلا ہے تو میں ان کو لکھتا ہوں بڑی اچھی بات ہے آپ جہاں سے آئے تھے وہاں واپس چلے جائیں، جماعت احمدیہ کو تو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہی کوئی نہیں ہے جو جماعت میں داخل ہونے کو ایک آسان مزے کا کام سمجھیں۔ اور آسان مزے کے کاموں میں ایک یہ بات بھی داخل ہے کہ ان کو یہ بتایا جاتا ہے کہ ہم تمہارے لئے مسجدیں تعمیر کریں گے، تمہارے لئے مشن ہاؤس بنائیں گے، تمہاری یہ خدمت کریں گے اور تمہاری وہ خدمت کریں گے اور اس کے علاوہ ہسپتال بنائیں گے اور پھر سکول جاری کریں گے تو یہ ساری باتیں وہ ہیں جو اپنی ذات میں جھوٹ نہیں ہیں مگر ان میں ایک مخفی جھوٹ ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم ہرگز حرص دلا کر یا بعض سکولوں، کالجوں یا ہسپتالوں کا لالچ دے کر کسی کو احمدی بنانا نہیں چاہتے نہ بناتے ہیں۔

پس وہ اس لحاظ سے جھوٹ سے کام لے رہا ہے کہ اس ذریعے کو اس نے استعمال کیا جس کی اس کو اجازت نہیں تھی اور رپورٹوں میں لکھتے وقت یہ نہیں لکھا کہ ہم نے جوان لوگوں کو مائل کیا ہے تو یہ کہہ کہہ کے مائل کیا ہے۔ اگر اشارۃً بھی پہلی کسی رپورٹ میں ذکر ہوتا تو میں فوری طور پر اس مربی کو روک دیتا یا اسکو بدل دیتا یا اسے فارغ کر دیتا کیونکہ دین میں خدا کے سوا اور کسی چیز کا سودا نہیں ہونا چاہئے۔ اور قرآن کریم یہی فرماتا ہے کہ اللہ سے اللہ کا سودا کرو۔ اگر تم چاہتے ہو تو اللہ کی خاطر اپنا سب کچھ اس کے حضور پیش کر دو پھر وہ تمہارا ہو جائے گا۔ ﴿ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ﴾ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے سودا کر لیا ہے اور وہ سودا خدا کا مومنوں سے ایک سودا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم یوں کرو کہ اپنی جان، اپنے اموال سب کچھ میرے حضور پیش کر دو۔ کتنا بڑا کام ہے اگر یہ سمجھ کر کوئی انسان حق کو قبول کرتا ہے یا یہ سمجھا کر کسی کو حق کی طرف بلایا جاتا ہے تو کتنے ہیں

جو جواب دیں گے۔ مگر ساتھ ہی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس سودے کے نتیجے میں "بان لھم الجنۃ" یہ میرا اقرار اور وعدہ ہے کہ ان کو ضرور جنت عطا کروں گا اور یہ جنت آخرت میں نہیں اس دنیا میں بھی ملنی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ ایک اہم بات ہے۔ اگر لالچ دینی ہے تو یہ لالچ دو کہ خدا کی خاطر قربانی کرو اور پھر دیکھو کو خدا تعالیٰ تمہاری قربانیوں کو کیسے قبول فرماتا ہے، کیسے کیسے تمہاری پریشانیاں دور کرنے کا انتظام کرتا ہے، تمہاری روزمرہ کی جہنم کو جنت میں تبدیل کرنے لگتا ہے۔ پس اگر دین خدا کی خاطر ہے تو خدا سے وعدے ہونے چاہئیں اور لالچ جو دینی ہے وہ خدا کے حوالے سے دی جائے۔ اپنے آپ کو بیچ میں سے نکال لیں کیونکہ محض پہلی بات کہہ کر خوف دلانا حکمت کے بھی خلاف ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کے بھی خلاف ہے۔ یعنی قرآن کریم نے نبیوں کو بشیراً ونذیراً قرار دیا ہے۔ وہ بشارت بھی دیتے ہیں اور ڈراتے بھی ہیں تو بہت سی باتوں سے ڈراتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم ہمارے ساتھ شامل ہو گے تو تمہارے ساتھ یہ سلوک کیا جائے گا جو ہمارے ساتھ شامل لوگوں سے کیا جا رہا ہے اور اس پہلو سے بھی آنحضرت ﷺ نذیر تھے ج غیروں کو ڈرانے کے علاوہ اپنوں کو بھی ڈراتے تھے۔ ایک موقع پر بعض صحابہ نے مکے کے ظلموں سے تنگ آکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہؐ اب تو حد ہو گئی ہے۔ ہم قوم کے سردار تھے اور عزت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا، ہماری بات کو حکم سمجھا جاتا تھا، آج یہ حال ہو گیا ہے کہ گلیوں کے لونڈے بھی ہم پر پتھر اٹھاتے اور آوازیں کستے ہیں۔ آنحضرت ﷺ خاموشی سے سنتے رہے اور جب انہوں نے بات ختم کرلی تو فرمایا دیکھو تم سے پہلے ایسے نبی تھے جن کے ماننے والوں کے سروں کو آروں سے چیرا گیا اور دو نیم کر دیا گیا اور انہوں نے اف تک نہیں کی۔ تم جانتے ہو تم کس پر ایمان لائے ہو۔ سب نبیوں کے سردار پر ایمان لائے ہو یعنی یہ باتیں implied ہیں جس کو کہتے ہیں نا آنحضور ﷺ کے بیان میں یہ سب باتیں شامل ہیں۔ لیکن لفظوں میں بظاہر شاید کسی کو نہ دکھائی دیں مگر اس کو غور سے پڑھیں اس جواب کو تو آپ لرز اٹھیں گے کہ اپنوں کو ڈرا رہے ہیں، بتا رہے ہیں کہ مجھے قبول کرنے کے نتیجے میں اس سے زیادہ ظلم ہونگے جو ظلم پرانے نبیوں کے زمانے میں نبیوں کے ماننے والوں پر کئے گئے۔ تو ڈرانا تو برحق ہے مگر پھر بشارتیں بھی تو تھیں۔ ایسی بشارتیں کہ جیسی کسی نبی نے کبھی کسی کو کوئی بشارت نہیں دی قیامت تک کے لئے اپنی امت کی سربلندی کی بشارتیں عطا فرمائیں۔ جنت میں اپنے آپ کو کوثر کے سردار کے طور پر پیش فرمایا اور فرمایا کہ میرے ہاتھوں سے تمہیں وہ کوثر کی مے پلائی جائے گی جس جیسی اور کوئی چیز دنیا میں نہیں، نہ آئندہ دنیا میں ہو گی۔ کوثر کا پلانا ایک ایسی سبیل ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی جس میں ہر قسم کی نعمتیں موجود ہیں یہ آنحضرت ﷺ نے صرف اپنے ساتھ وابستہ فرمائی ہے۔ یہ بات کسی اور نبی کے متعلق آپ نے بیان نہیں فرمائی۔

پس جہاں مصیبتیں زیادہ ہیں وہاں نعمتیں بھی تو بہت بڑی ہیں اور عظیم الشان نعمتیں ہیں ان کی تفصیل میں جانے کا تو وقت نہیں ہے کیونکہ بڑے وسیع پیمانے پر آنحضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی وہ فضیلتیں بیان فرمائی ہیں جن کو عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ ہی کی فضیلتیں ہیں لیکن ذرا غور کریں تو وہی فضیلتیں آپ کی امت کی فضیلتیں بھی بن جاتی ہیں اور اس حصے پر لوگ غور نہیں کرتے۔ **وہ فضیلتیں جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے عطا فرمائیں وہ ساری ایسی ہیں جو آپ کی وساطت سے ساری امت تک پہنچتی ہیں ساری امت تک ممتد ہوتی ہیں اور ہر انسان ان سب رستوں پر چل چل کے تھوڑا ان فضیلتوں سے حصہ پا سکتا ہے۔** اور عجیب بات ہے کہ تعریف کرنے والے ایسی باتوں پر سر دھنتے ہیں کہ آپ حاشر ہیں، آپ اول ہیں، آپ آخر ہیں، آپ خاتم ہیں اور نہیں جانتے کہ ہر مومن کو وہ ہونا چاہئے ورنہ اسے آنحضرت ﷺ کی ان فضیلتوں کی تعریف کرنے کا بھی کوئی حق نہیں۔

دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو اللہ نے عرفان عطا فرمایا، فرماتے ہیں کہ ؎

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل ☆ تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نظر ان سب فضیلتوں پر تھی جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے تمام نبیوں سے ممتاز طور پر عطا کی گئیں اور تقاضا اس کا یہ سمجھا کہ "تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے" پس وہ جو آنحضرت ﷺ کی فضیلتوں پر قدم آگے نہیں بڑھاتا وہ نہ انذار کے مضمون سے واقف ہے نہ تبشیر کے مضمون سے واقف ہے۔ واپس اس مضمون کی طرف آتا ہوں جو میں اس وقت بیان کر رہا ہوں۔ اپنے انذار میں بھی وضاحت کریں اور خوب کھولیں کہ جو شخص رستے کے خطرے نہ بتائے اسے رستے کی طرف بلانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ایک انسان کو آپ پہاڑ کی چوٹی سے دعوت دیں کہ آؤ میری طرف آؤ اور یہ نہ بتائیں کہ رستے میں کتنی کھڈیں ہیں، کتنے ایسے جانور مثلاً بعض دفعہ سانپ رستوں میں ہوتے ہیں، بعض دفعہ بھیڑیئے یا اور کئی قسم کے جانور، زہریلے جانور رستے میں بیٹھے ہوتے ہیں مختلف جھاڑیوں میں چھپے بیٹھے ہیں اس لئے آؤ تو اس رستے سے آؤ جس رستے سے میں آیا ہوں اور وہ رستہ محفوظ رستہ ہو اس رستے پر چل کر خطرہ نہ ہو۔ اگر انسان اس طرح دعوت دے تو لازم ہے کہ جہاں وہ خوشخبری دے گا کہ آؤ بلندی کی طرف آجاؤ وہاں انذار بھی کرے گا اور بتائے گا کہ اس رستے میں کیا کیا خطرات در پیش ہیں۔

تو خطرات کا بتانا لازم ہے اس کے بغیر دعوت کا حق نہیں ہے کیونکہ دنیا میں ایک بھی نبی نہیں ہے جسے نذیر اور بشیر نہ کہا گیا ہو۔ یہ دونوں صفات ہیں جو نبیوں کے ساتھ چلتی ہیں اور یہ دونوں صفات ہیں جو جماعت احمدیہ کو اپنانی ہونگی۔ پس آپ جب تبلیغ کرتے ہیں تو ہر قسم کے خطرات سے آگاہ کریں بلکہ بعض موقع پر منافقوں کے خطرے سے بھی آگاہ کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں بعض دفعہ مجھے معین ہدایتیں دینی پڑتی ہیں مثلاً جلسہ سالانہ پر کچھ منافق لوگ آجاتے ہیں تو وہ احمدی جن کے ساتھ کوئی نئے احمدی آرہے ہوں ان کو سمجھانا پڑتا ہے کہ ان کو پہلے بتاؤ کہ یہ صاحب وہ ہیں جنہوں نے تمہارے پاس آکے یہ یہ باتیں کرنی ہیں اور ان باتوں کا جوب پہلے ہم سے لے لو کیونکہ اگر تم نے سن لیا اور اثر پڑ گیا تو تم خود پیچھے ہٹ جاؤ گے اور بظاہر تہذیب کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ہمارے سامنے باتیں اٹھاؤ گے نہیں لیکن تمہارا دل میلا ہو جائے گا۔

پس لازم ہے کہ سچائی کو اس طرح پہچانیں کہ اس کے باریک سے باریک تقاضے بھی آپ پورے کرنے کی کوشش کریں اور تبلیغ کی سچائی میں یہ باتیں سب شامل ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں تعداد بڑھانی ہے، لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اگر بتادیا کہ ہم نے پچاس کر لئے یا سو کر لئے تو ہمیں اس سے فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ بالکل غلط خیال ہے۔ یہ جھوٹ ہے۔ اس قسم کی بچگانہ باتوں سے اگر وہ مجھے خوش کرنا چاہتے ہیں تو میں کبھی بھی خوش نہیں ہوا اور اگر وہ خدا کو خوش کرنا چاہتے ہیں تو ظلم ہے کہ خدا کو ایک عام سمجھ والے انسان سے بھی کم تر سمجھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کیسے اس تعداد پر خوش ہو سکتا ہے جو تعداد اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کرے اور اللہ کی خاطر تبدیلی نہ پیدا ہو۔

پس کینیڈا کی جماعتوں کو میرا پہلا پیغام تو یہ ہے کہ تبلیغ کی طرف توجہ کریں اور جس حقیقت کی طرف میں نے آپ کو متوجہ کیا ہے اس کو پیش نظر رکھیں۔ آپ کی تبلیغ ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی اگر آپ "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" کے معنے نہ سمجھیں اور اپنے نفس کو اور اپنے نفس کے شیطان کو پہچاننے کی صلاحیت نہ پیدا کریں۔ اگر آپ نے یہ نہ کیا تو پھر آپ کی زندگی ایک جھوٹ ہو گی اور کچھ بھی فیض آپ اللہ اور اللہ کے بھیجے ہوؤں سے نہیں پا سکتے۔ اور یہ تو ایک روزمرہ کی ایکسر سائز ہے یعنی ورزش ہے ایسی ورزش ہے جس کے بغیر آپ کا روحانی قدم بن ہی نہیں سکتا، اس میں جان نہیں پیدا ہو سکتی۔

"اعوذ باللہ" کے تقاضے سمجھنے ہیں تو "لا حول ولا قوۃ" کے مضمون کے اوپر بھی غور کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کوئی بھی خوف کی جگہ نہیں ہے۔ حول، خوف سے بچنے کی طاقت نہیں ہے اور کوئی بھی نعمتیں عطا کرنے والی طاقت یعنی قوت نہیں ہے۔ "الا باللہ" مگر اللہ کے ذریعے۔ اور جھوٹ میں خوف اور حرص دونوں اپنے اپنے رنگ میں گہرا اثر دکھاتے ہیں۔ ایک طرف تو انبیاء کا پیغام ہے جس میں بشارت بھی ہے اور انذار بھی ہے۔ انذار بھی ہے اور بشارت بھی ہے۔ دوسری طرف شیطان کا پیغام ہے وہ بھی ایک انذار اپنے اندر رکھتا ہے، وہ بھی ایک بشارت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس کا انذار بھی جھوٹا، اس کی بشارت بھی جھوٹی۔ وہ انذار یہ کرے گا کہ دیکھو اگر تم نے میری بات نہ مانی تو اپنی دنیا اپنے ہاتھوں سے گنوا بیٹھتے ہو۔ اور یہ مضمون جو ہے کینیڈا میں اس لحاظ سے بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ بہت سے Immigrants ہیں، بہت سے ایسے دوست ہیں جو پاکستان میں بعض دفعہ حقیقی مظالم سے تنگ آکر بعض دفعہ اسی خوف سے تنگ آکر کہ یہ حقیقی مظالم ہمارے سر پر لٹکے ہوئے تو ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو محض اقتصادی خرابی کے پیش نظر اس غربت سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب ان کے لئے یہ تینوں وجوہات اپنی اپنی جگہ ان کے لئے رزق کا جواز پیدا کرنے والی تو ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے وسعت رزق کو بھی ہجرت کا جواز قرار دیا ہے کیونکہ یہ نہیں فرمایا کہ رزق پیش نظر ہو اور جھوٹ بولو کہ ہمیں فلاں مصیبت پڑی ہوئی تھی اس لئے نکلے ہیں۔ اب یہاں پہنچ کر آپ دیکھیں کتنے ہیں جو لاحول میں شیطان کی آواز سنتے ہیں اور خدا کی آواز نہیں سنتے۔ شیطان ان کو ڈراتا ہے۔ وہ کہتا ہے دیکھو تم نے اگر سچ بول دیا تو مارے گئے۔ سارے پیسے تم برباد کر بیٹھے ہو۔ اپنی جائیدادیں بیچ آئے ہو یہاں پہنچے ہو، چھوٹے چھوٹے تمہارے بچے ہیں اگر تم نے جھوٹ نہ بولا تو تمہیں ہرگز یہ حکومت اجازت نہیں دے گی واپس جانا پڑے گا اور پہلے سے بدتر حال میں واپس لوٹو گے۔ یہ شیطان کا ڈراوا ہے اور یہ ڈراوا وقتی طور پر سچا بھی ہو سکتا ہے کیونکہ بعض دفعہ شیطان ایسے ڈراوے بھی دیتا ہے جو انسان کو شیطان پر ایمان لانے

میں مدد دیتے ہیں۔ چنانچہ واقعۃً یہ اس کے ساتھ ہو بھی جاتا ہے اگر اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ کاش میں شیطان کی بات مان لیتا اور اللہ کی بات رد کر کے جھوٹ کا سہارا لے لیتا تو ایسا شخص ہمیشہ کے لئے ضائع ہو گیا پھر کبھی خدا اس کی نہیں سنے گا۔ لیکن اگر وہ ابتلاء میں ثابت قدم رہے اگر وہ کوڑی کی بھی پرواہ نہ کرے جو کچھ جاتا ہے خدا کی راہ میں جائے اور سوچے کہ اس نے اللہ سے عہد کیا کیا تھا۔ عہد تو یہ کیا تھا کہ میری جان، میرا مال، میرا سب کچھ تیرے سپرد ہو گیا اب تو جانے اور جو بھی تو نے اپنے بندوں سے وعدے کئے ہیں ان وعدوں کا تو میرے حوالے سے بھی خیال رکھے یہ اب تیرا کام ہے۔ جس نے یہ وعدہ کیا ہو اس کو اگر کینیڈا کی امیگریشن نہ مل رہی ہو جھوٹ کے بغیر اور وہ سب خدا سے کئے ہوئے وعدوں کو چھوڑ کر پیٹھ کے پیچھے پھینک کر یہ فیصلہ کرے کہ میں نے تو یہاں رہنا ہی رہنا ہے تو آپ بتائیں کہ یہ جھوٹ اس پر کیا اثر دکھائے گا۔

ایسے لوگوں کو میں متنبہ کرتا ہوں کہ زہر کی بھی قسمیں ہیں جیسا کہ میں نے شروع میں بیان کیا تھا بعض زہر ایسے ہیں جو وقتی طور پر مشکل میں ڈالتے ہیں اور تھوڑی دیر کے بعد ان کی سزا ملی اور معاملہ ختم ہوا۔ مثلاً پیٹ خراب ہوا، مرچیں کھالی ہیں اب یہ تو نہیں کہ ساری عمر مرچیں پیچھا نہ چھوڑیں۔ تھوڑی دیر سی سی کی، مشکل میں پڑے، کچھ دوائیاں وغیرہ کھائیں اور چھٹی ہوئی۔ اور پھر دوبارہ جب تک آپ نہ کھائیں دوبارہ سزا نہیں ملے گی لیکن آرسنک Arsenic کھالیں تو خواہ وہ تھوڑا ہو خواہ زیادہ ہو ساری عمر آپ کا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ پرانے مردے جو فراعین مصر کے نکالے گئے ہیں یا اس سے بھی پہلے کے مردے جو نکالے گئے ہیں سائنس دان ان کی ہڈیوں کا جائزہ لے کر بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے کتنا آرسنک کھایا ہوا ہے۔ یہ مرنے کے بعد بھی پیچھا نہیں چھوڑتی۔

تو وہ جھوٹ جو بظاہر دائمی فائدے پہنچاتا ہے اس کا نقصان بھی دائمی ہوتا ہے۔ ایسے لوگ جو اس قسم کے جھوٹ کے بعد ٹھہر جاتے ہیں ان کو کوٹھیاں بھی مل جاتی ہیں، ان کو موٹریں بھی نصیب ہو جاتی ہیں۔ بظاہر دنیا کے سامان ہیں، بچے پل رہے ہیں یاد رکھیں کہ یہ وہ جھوٹ ہے جو پیچھا چھوڑنے والا نہیں۔ جتنا فائدہ لمبا ہوگا جھوٹ کے نتیجے میں اتنا ہی آپ کی ساری زندگی آپ پر لعنتیں ڈالے گی کہ تم نے غیر اللہ سے یہ سب کچھ حاصل کیا ہے۔ اور اگر آپ کو فوراً اس کی ہوش نہیں آئے گی تو تب ہوش آئے گی جب آپ کی اولادیں آپ کے سامنے ضائع ہو جائیں گی۔ گھروں سے برکت اٹھ جائے گی اور عملاً آپ سرکتے سرکتے نظام جماعت سے بالکل اکھاڑ کے باہر پھینک دیئے جائیں گے۔

لوگ سمجھتے نہیں ہیں وہ وقتی فائدے کو دیکھتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ "لاحول ولا قوۃ" قوت بھی اللہ ہی کی طرف سے ہے اور خوف بھی خدا ہی کا رکھنا ہے اور ہر وہ خوف جائز ہے جس کے نتیجے میں خدا ہاتھ سے جاتا ہو۔ اسی خوف کو قبول کر لو یعنی ان معنوں میں کہ اس کا نقصان قبول کر لو۔ اور ہر قوت وہی قوت ہے جو اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے، ہر رزق وہی رزق ہے جو اللہ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ تو ایسے ایسے موقعوں پر آکر بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ بڑی ہم نے چالاکی کی ہے، ایسا جھوٹ بولا ہے کہ دیکھو اب کتنے ٹھیک ٹھاک ہیں ہم، کتنے اچھے حال میں ہو گئے ہیں اور وقتی طور پر ہو بھی جاتا ہے مگر میرا تجربہ ہے کہ ایسا جھوٹ جو لمبا فائدہ پہنچانے والا ہے وہی لمبا نقصان بھی پہنچایا کرتا ہے کیونکہ تاثیریں خدا تعالیٰ نے اسی طرح رکھی ہیں۔

پس قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کی پرواہ نہیں کرتا لیکن وہ قسمیں جن میں تمہارا ارادہ داخل ہو جن میں وضاحت کے ساتھ تم جانتے ہو کہ یہ جھوٹ ہے اور پھر جھوٹ بول رہے ہو ان پر اللہ تعالیٰ تمہاری پکڑ کرے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دنیا کے زہر تو اپنے مزاج کو سچا ثابت کر دکھائیں، ان میں تو پکڑ کا مادہ ہو مگر وہ زہر جن کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ ان پر ضرور تمہاری پکڑ ہوگی وہ اپنی پکڑ نہ دکھائیں، یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ بعض زہر گھل جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ بعض زہر پھر آگے نسلوں کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں اور لوگ سمجھتے ہیں کہ ان بچوں کا کیا قصور تھا لیکن قانون قدرت ہے کہ بعض زہروں میں یہ تاثیر ہے وہ لمبا چلنے والے ہیں، وہ نسلوں میں بھی داخل ہو جاتے ہیں۔

Earlsfield Properties
Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.
Tel : 0181-265-6000

پس گناہ میں بھی لمبا چلنا اور نسلوں میں داخل ہونا اس کے مزاج میں شامل ہے اور جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے۔ اگر آپ نے جھوٹ سے توبہ نہ کی تو پھر آپ کی سوسائٹی میں پاک تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔ پس سب سے پہلے تو لوگوں کے جھوٹ آپ کو بتاتا ہوں وہ کیوں جھوٹ بولتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ جھوٹ سے یہ فائدہ وابستہ سمجھتے ہیں کہ وہ اچھے سمجھے جائیں گے اور کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ اگر کسی نے ایک بھی بیعت نہیں کروائی تو نہ کروائی ہو ہم اس کو برا تو نہیں سمجھتے، اس کو کمزور سمجھتے ہیں، اس پر رحم کرتے ہیں اس کو توجہ دلاتے ہیں مگر وہ شخص جس نے بیس بیعتیں کروا کے خوشنودی حاصل کی ہو دو طرح سے شرک کرتا ہے۔ ایک یہ کہ جھوٹ بولا اور جھوٹ اپنی ذات میں شرک ہے اور دوسرا یہ کہ بندے کو خوش کرنے کی خاطر خدا کو ناراض کر لیا ہے۔ ایسے لوگوں کے جو بڑے ہیں یعنی بڑے سے مراد نظام جماعت میں بڑے ہیں امیر ہو یا جو بھی ہو اس کو خوش کرنے کی خاطر آپ کہتے ہیں دیکھو جی ہم نے یہ کام کیا ہے یا مجھے خط لکھ دیتے ہیں اور ساتھ دعا بھی لکھتے ہیں کہ دعا بھی کریں ہمارے لئے ہم نے بڑا اچھا کام کیا ہے اور انہی میں وہ بھی شامل ہیں جنہوں نے وہ کام نہیں کیا ہوتا یعنی حقیقت میں نہیں کیا ہوتا تو نہ میری دعا ان کے کام آسکتی ہے نہ ان کی اپنی دعا ان کے کام آسکتی ہے کیونکہ وہ بندے کو خوش کر رہے ہیں اصل میں۔ پس جھوٹ میں یہ بات داخل ہے کہ جھوٹ کے نتیجے میں انسان اپنا دنیا کا فائدہ اس طرح چاہتا ہے کہ اللہ کی نظر سے گویا بچ گیا ہے تو خدا اسے پکڑے گا نہیں۔ اپنے دلوں سے، اپنے ضمیر سے، اپنی عادات سے جھوٹ کو اس طرح صاف کر دیں جس میں کچھ بھی اس کا آپ کی ذات میں کچھ بھی اس کا باقی نہ رہے۔

یہ جدوجہد بڑی لمبی ہے روزمرہ آپ کے گھروں میں جھوٹ بولے جا رہے ہیں۔ آپ بول رہے ہیں، اپنی بیویوں سے بول رہے ہیں، بچے اپنے ماں باپ سے بول رہے ہیں اور ان چیزوں کو پکڑا نہیں جا رہا۔ پس میں آپ سے متوجہ ہو کر یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ نے اگر کینیڈا کی جماعت میں نئی زندگی پیدا کرنی ہے تو ان شیطانی زہروں سے بچیں جو زندگی کے دشمن ہیں۔ ان کے ساتھ زندگی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اپنے آپ کو پاک صاف کر لیں۔ اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ رکھیں۔ اللہ کے سوا کسی سے اپنی کوئی حرص نہ باندھیں۔ جو کچھ مانگنا ہے خدا سے مانگیں۔ اور اس مانگنے کے لئے وہ صبر دکھائیں جس کے نتیجے میں آخر دعائیں قبول ہوا کرتی ہیں۔ دنیا کی محنتیں لازم ہیں وہ آپ کو کرنی ہونگی مگر جلدی دولت حاصل کرنے کے لئے اگر آپ خدا کو ناراض کرتے ہیں، سود اٹھا لیتے ہیں سروں پہ بڑے بڑے قرضوں کا بوجھ ڈال لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ نے اس طرح ایک بڑا کارخانہ قائم کر لیا، بڑی بزنس کر لی تو یہ سب جھوٹ ہی کے قصے ہیں۔

اللہ نے ان باتوں میں سود کی کمائی سے اپنے آپ کو طاقت دینے سے منع فرمایا ہے اور سود کی کمائی میں بھی پھر فرق ہیں۔ بعض جگہ سود نام ہے لیکن حقیقت میں وہ سود نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ فنانشل نظام کے تابع آپ کو کچھ کرنا پڑتا ہے لیکن میں نے اس میں ایک ایسی پہچان آپ کے سامنے کھولی ہے پہلے بھی، اب میں پھر کھولتا ہوں جس کے نتیجہ میں آپ بالکل واضح سمجھ لیں گے کہ آپ نے کیا حرکت کی۔ اب آج کل جو سودی نظام ہے وہ اس طرح دنیا پر چھایا ہوا ہے کہ کوئی تاجر اس سے بچ کر نکل ہی نہیں سکتا۔ لیکن جب وہ ضمانت لکھواتا ہے کوئی یعنی اس بینک کے پاس جس سے اس نے قرضہ لیا ہے اگر وہ اس میں سچ بولتا ہے اور جتنا ہے اتنا ہی دکھاتا ہے تو پھر یہ سود تو ہے مگر اس قسم کا مکروہ سود نہیں جو انسانی نفس کو ہلاک کر دیتا ہے۔

بعض لوگ کاغذات کی تیاری کرتے ہیں لوگوں کے پیچھے بھاگے پھرتے ہیں، ان سے سرٹیفکیٹ لیتے ہیں اور ان کا سب کچھ گھر کا بیچ بھی دیا جائے تو اگر ان کو دس ہزار ڈالر سے زیادہ نہیں مل سکتا تو کاغذات میں وہ اتنی قیمت مقرر کر لیتے ہیں اور بینک کے مینیجر سے اتنی دوستیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ یہ کہتے ہیں جی ان کی ایک لاکھ کی جائیداد بینک کے نام ہو گئی اور جو کچھ بھی ان کا حق تھا اس سے نوے فیصد زیادہ وصول کر لیا۔ اور جب یہ لوگ پھر گرتے ہیں جب ان سے ناکامیاں ہوتی ہیں تو تجارت میں تو اونچ نیچ دونوں چلتے ہیں ضرور۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک تاجر سو فیصدی اپنے نفع پر یقین رکھتا ہو۔ پس جب وہ گرتے ہیں تو بیوی بچے سارے برباد، کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ قرضے مانگتے ہیں لوگوں سے کہ ہم بہت مضبوط ہیں، ہم آپکے قرضے واپس کر دیں گے اور ان قرضوں میں آپ کا حصہ بھی ڈالیں گے یعنی اس فائدے میں آپ کا حصہ ڈالیں گے جو ان قرضوں سے ہمیں نصیب ہوگا۔ سب جھوٹ بولے رہے ہوتے ہیں یا کم سے کم اکثر جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں اور اس کے نتیجے میں گھر گھر میں فساد اور جماعت میں اختلافات۔

یاد رکھو شیطان آپ کا دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں کھول کر بیان فرمایا ہے کہ یہ کیوں نہیں سمجھتے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔ یہ ہو ہی نہی سکتا کہ شیطان بات کرے اور تمہارے حق میں بات کرے اس کے باوجود تم اس کی بات سنتے ہو۔ دشمن کی باتیں مانتے کیوں ہو یا تو دل میں یقین ہی نہیں ہے کہ اللہ سچ بولتا ہے۔ اللہ کہتا ہے شیطان تمہارا دشمن ہے، آپ دل میں کہتے ہیں نہیں ہر دفعہ نہیں بعض دفعہ بعض دفعہ بڑا دوست بھی ہوتا ہے، فلاں جگہ ہمیں شیطان سے فائدہ پہنچا ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ شیطان

کی دوستی بالآخر ضرور نقصان پہنچاتی ہے اور یہ تو ایسا مضمون ہے جس پر مسلمانوں کے علاوہ بھی دنیا میں لکھنے والوں نے لکھا ہے اور وہ شیطان کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ شروع میں وہ سبز باغ دکھاتا اور انسان سے بڑے بڑے وعدے کرتا ہے مگر ایک وعدہ لے لیتا ہے اس سے کہ اپنی روح میرے پاس فروخت کردو۔

پھر جب اس کو دنیا نصیب ہوتی ہے تو اس روح فروخت کرنے کے نتیجے میں پھر جو اسکو دنیا میں جنہم ملتی ہے اس کے نقشے کھینچنے والوں نے کھینچے ہیں بڑے بڑے دنیا میں اچھے لکھنے والے ہیں جنہوں نے اس مضمون کو اپنے اپنے رنگ میں بیان کیا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایک آیت میں اس بات کو ہمیشہ کے لئے خوب کھول دیا کہ یاد رکھو شیطان تمہارا دشمن ہے اور اللہ ولی ہے۔ "الله ولی الذین آمنوا" وہ جو ایمان لاتے ہیں ان کا دوست ہو جاتا ہے۔ یہ چھوٹی سی حقیقت ہے جس کو آپ نظر انداز کر دیتے ہیں اور پھر نقصان اٹھاتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اب مغربی دنیا میں کثرت سے پھیلنے کے لئے جہاں اور باتوں کی ضرورت ہے وہاں سچائی پر قائم ہونے کی ضرورت ہے۔ کئی لوگ شکایتیں کرتے ہیں کہ ہم تو بہت کوشش کر چکے مگر پھل نہیں لگتا اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جیسا فرمایا سچوں کے منہ اور ہوتے ہیں اور جھوٹوں کے منہ اور ہوتے ہیں۔ وہ تبلیغ میں سچے بھی ہوں اور اپنی زندگی میں جھوٹے ہوں تو ان کو پھل نہیں لگیں گے۔ اس لئے دل کی سچائی ضروری ہے۔ **ہر وہ چیز جو خدا کی راہ میں آپ نے حاصل کرنی ہے وہ دل کی سچائی کے بغیر آپ کو نصیب نہیں ہو سکتی۔**

پس بجائے اس کے کہ میں زیادہ تفاصیل میں جا کے آپ کو بتاؤں کہ یہ کرو اور وہ کرو اور میں بتا بھی چکا ہوں مختلف مواقع پر اس مضمون پر تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں مگر آج کے خطاب کے ذریعہ میں آپکو اور آپ کے حوالے سے ساری دنیا کو جھوٹ کے خلاف جہاد کے لئے آواز دیتا ہوں لیکن یہ آواز ہر سننے والے کے دل پر اثر کرے تو اس کا فائدہ ہے۔ اگر آپ کے دل میں حرکت نہیں پیدا کرتی تو پھر اس آواز کا کوئی بھی فائدہ حاصل نہیں۔ اپنے نفس پر غور کیا کرو اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایک غور کا عذر ہمارے پاس روزانہ آتا جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں "اعوذبالله من الشیطٰن الرجیم" اے اللہ ہم تجھ سے پناہ مانگ رہے ہیں روندے ہوئے، دھتکارے ہوئے شیطان کی شرارتوں سے اور روزانہ دھتکارے ہوئے، روندے ہوئے شیطان کی آوازیں آپ سنتے ہیں ان پر لبیک کہہ رہے ہوتے ہیں تو اس اعوذبالله کا کیا فائدہ۔ اور اگر اس قسم کی اعوذباللہ پڑھ کر آپ قرآن کریم پڑھیں گے تو قرآن بھی آپ کو فائدہ نہیں دے گا اور اگر اس اعوذبالله میں کوئی شرارت داخل ہو گی عمداً آپ خدا کی باتوں کو جھٹلانے والے اور شیطان کی پناہ مانگنے والے ہوں تو پھر قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ یہی وہ قرآن ہے جو نیکوں کو تو نیکی میں ترقی دیتا ہے اور بدوں کو ان کی بدی میں بڑھاتا ہے اور ان کے دل کے زنگ کھل کر باہر آجاتے ہیں ان کی بیماریاں پہلے سے بڑھ جایا کرتی ہیں۔ تو اعوذ باللہ ہی وہ کنجی ہے جس کے ذریعے قرآن میں داخل ہوا جا سکتا ہے۔ اپنے نفس کے شیطان سے پناہ مانگیں، دوسرے شیطانوں سے پناہ مانگیں اور پھر قرآن کریم پڑھیں تو اللہ تعالیٰ جیسا کہ وعدہ فرماتا ہے آپ کو ضرور شفا بخشے گا۔

پس اپنے گردو پیش نظر ڈالتے ہوئے اپنے اندر صداقت کی طاقت پیدا کریں اور صداقت ایک بہت ہی عظیم الشان چیز ہے اس کے ذریعہ کمزوروں میں طاقت آجاتی ہے۔ وہ لوگ جن کی باتیں عام اثر نہیں دکھاتیں جب وہ سچے ہو جائیں تو علم سے بہت بڑھ کر ان کی سادہ باتیں دنیا پر اثر انداز ہوں گی۔ پس **آپ سچے ہو کر ایک ایسی سوسائٹی اس ملک میں بن جائیں جو ہر لحاظ سے دنیا سے ممتاز ہو۔ آپ کے اندر صداقت کی روشنی ہو اور صداقت اپنی ذات میں قناعت بھی عطا کرتی ہے۔** یہ بات ہے جو لوگ بھول جاتے ہیں کہ حقیقت میں انسانی ضرورتیں پورا ہونے کا جو تصور ہے وہ ایک نسبتی چیز ہے۔ آپ کو جھوٹ بول کر، شیطان کی عبادت کر کے دنیا مل بھی جائے تو دل کی آگ تو نہیں بجھے گی، اس سے وہ اور زیادہ بھڑکے گی۔ آپ کی خواہشات کو دل کی آگ اور بھی زیادہ بھڑکائے گی یا خواہشیں دل کی آگ بھڑکائیں گی اور ایسے لوگ بدکتے چلے جاتے ہیں، دور ہٹتے چلے جاتے ہیں اور بے چین رہتے ہیں لیکن جب موت آتی ہے تو پھر ان کو محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی ضائع کر دی۔

سچائی ایک طمانیت بخش چیز ہے۔ سچائی سلامتی ہے۔ وہ جو سچے ہیں وہ غریب ہو کے بھی خوش رہتے ہیں۔ ان کی سادگی میں بھی بڑی نعمتیں ہیں۔ اور یہ تجربے کی بات ہے تجربہ کر کے دیکھیں تو آپ کو سمجھ آئے گی۔ جو کچھ ہے وہ ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اسے خوشی سے قبول کر لیں جو مزید لینا ہے اس کی خاطر محنت کریں، حکمت سے کام لیں ضرور توجہ دیں مگر بھروسہ خدا پر رکھیں اور پھر اگر وہ دعا قبول نہیں کرتا تو ہرگز دل میں کسی قسم کی سرکشی کو داخل نہ ہونے دیں کیونکہ اکثر لوگ، اکثر لوگ نہیں تو کم سے کم کچھ ایسے ضرور ہیں جو سوال کرتے ہیں جی آپ کہتے ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں ہم نے تو دعا کی کوئی نہیں قبول ہوئی۔ ہم نے تو دعا کی کہ ہمیں وہ روپیہ مل جائے، وہ روپیہ مل جائے، وہ جائیداد مل جائے، وہ مکان مل جائے، وہ کار مل جائے، کچھ بھی نہیں ہوا۔

تو جن کی دعائیں اپنی غرض سے وابستہ ہیں جو اپنی انانیت کے لئے دعا کرتے ہیں اور اللہ کی محبت سے خالی دعائیں کرتے ہیں ان کو کچھ بھی نہیں ملے گا کیونکہ وہ دھوکے میں ہیں کہ خدا کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿یخٰدعون الله والذین آمنوا وما یخدعون الا انفسهم وما یشعرون﴾۔ ایسے بڑے بیوقوف ہیں دنیا میں وہ۔ سمجھتے ہیں وہ اللہ کو دھوکہ دے سکتے ہیں وہ دھوکہ دے رہے ہیں اور مومنوں کو دھوکہ دیتے ہیں لیکن بھول جاتے ہیں کہ خدا ان کو دھوکہ دیتا ہے یعنی خدا کا دھوکہ یہ ہے کہ ان کا دھوکہ محض فرضی ہے وہ اللہ کو دھوکہ دینے میں کامیاب نہیں ہو سکتے وہ ان کو الٹ پڑتا ہے کیونکہ دنیا واقعی یہ سمجھتی ہے اور سمجھتی ہے کہ ہم خدا کے نظام کو کلیۃً نظر انداز کر کے وہ حاصل کر سکتے ہیں جو خدا کی تعلیم بتاتی ہے کہ نہیں کرنا اور یہ خدا کو دھوکہ دینا ہے۔

خدا کا ایک رزق کا نظام ہے۔ وہ کہتے ہیں دیکھو ہم نے نہیں مانا اور ہم دوسرے رستے سے وہ حاصل کر چکے ہیں جو تو ہمیں منع کرتا ہے کہ حاصل نہیں کرنا اور نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کی زندگی اگر اس دنیا میں برباد نہیں کرتا تو آخرت میں وہ اس سے بہت بڑی سزا کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ اور یہ بھی ایک دھوکہ ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ دیکھو مجھے کچھ بھی نہیں ہوا، کچھ بھی نہیں ہوا، ہو سکتا ہے۔ یعنی اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایک انسان شیطان سے مانگے اس کے دیئے پر پلے اور اپنی دنیا بنا لے اور پھر ہنس ہنس کے مومنوں کو دیکھے میں تو کامیاب ہوں، مجھے تو کچھ بھی فرق نہیں ہوا۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ جن کو دنیا میں خدا دے دیتا ہے وہ یاد رکھو کہ آخرت میں اسے کچھ بھی نہیں ملے گا اور ان کی سزا آخرت کے لئے مقرر ہوتی ہے اور یہ بات قرآن کریم نے کھول دی ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ جب کسی ایسے شخص کو یعنی جس کو میں جانتا ہوں دنیا میں سزا ملتی ہے تو مجھے تکلیف تو ہوتی ہے مگر ایک خوشی بھی ہو رہی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا غیر نہیں سمجھا کہ دنیا میں کھلا چھوڑ دے۔ مرنے سے پہلے پہلے اس کو کچھ سزا دے دیتا ہے جس سے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ اس نے آخرت میں اس سے مغفرت کا سلوک فرمانے کا فیصلہ فرما لیا ہے اور وہ لوگ جن کو کوئی سزا نہیں ملتی ان کے متعلق میں ڈرتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ بدکتے بدکتے بہت دور چلے جائیں گے اور بعید نہیں کہ پھر آخرت میں وہ نامقبول ٹھہریں۔

پس اپنے اندر سچائی کی باریک راہیں تلاش کریں اور یہ سچائی کی باریک راہیں آپ کے اندر موجود ہیں آپ کی نیتوں نے ان راہوں کو تراشنا ہے۔ جتنے باریک نظر سے آپ نفس پر غور کریں گے آپ کو سچائی کی باریک راہیں نظر آئیں گی مگر دونوں طرف جھوٹ سے بچ کر چلنے والی ہوں گی اور اگر آپ ان

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SCHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر،

پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ

ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH. IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX & TEL:04504-202

باریک راہوں کی تلاش نہیں کریں گے تو ہر طرف جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔ آپ نے لازماً جھوٹ میں ٹھوکر کھانی ہے۔

پس جماعت احمدیہ کینیڈا کو میں خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ آپ تبلیغ کے کاموں میں بہت پیچھے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو یہاں تبلیغ کر بھی رہے ہیں تو فرضی باتیں کر رہے ہیں۔ نہ خدا کو فرضی باتوں کی ضرورت ہے نہ جماعت کو فرضی باتوں کی ضرورت ہے۔ ہر گھر میں مبلغ پیدا ہونے چاہئیں۔ ہر مرد، ہر عورت، ہر بڑے، ہر چھوٹے، ہر بچے، ہر بچی کو یہ فکر کرنی چاہئے کہ اس نے کسی کو خدا کی طرف بلا کر یہ سعادت حاصل کر لی ہے کہ وہ خدا کا ہو گیا۔ یہ ایک ایسا چسکہ ہے کو اگر آپ کو اسی وقت پڑ جائے تو یہ چسکا ایسا ہے جو پھر آپ کو چھوڑے گا نہیں۔ کوئی نشہ تبلیغ جیسا نشہ نہیں ہے۔ کوئی عادت تبلیغ جیسی عادت نہیں ہے۔ یہ اپنی ذات میں آپ کے دلوں کو پکڑ لیتا ہے جو مزہ آپ کو خدا کی خاطر خدا کے بندوں کو واپس لانے میں ملتا ہے وہ ایک عجیب مزہ ہے اور آنحضرت ﷺ نے خدا کے حوالے سے بیان فرمایا لیکن یہ بندے نہیں سمجھتے کہ آنحضرت ﷺ کا پیغام کیا ہے۔ وہ پیغام اللہ کے حوالے سے مومنوں کو ہے اگر خدا جو دنیا کی لذتیں محسوس نہیں کرتا اپنے متعلق فرماتا ہے کہ مجھے لذت آئی تو تم جن کی خاطر خدا کو لذت آئی تم کیوں وہ لذتیں محسوس نہیں کرتے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ ایسا بندہ خدا کا جو گنہگار ہو، خدا سے دور جا چکا ہو وہ توبہ کر لے اور واپس آجائے اور دعوت الی اللہ اسی کا نام ہے کہ آپ ایسے لوگوں کی توبہ میں مددگار بنتے ہیں، انہیں واپس لانے کے لئے آوازیں دیتے ہیں اور پھر جب وہ واپس آتے ہیں تو خدا کی قدموں میں ان کو پیش کر دیتے ہیں۔ یہ جو مضمون ہے اسی کے اوپر روشنی ڈالتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بعض ایسے بندے ہیں جو گناہوں میں زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں اگر وہ واپس آجائیں واقعۃً خدا کے حضور آجائیں تو اللہ تعالیٰ کو اتنی خوشی ہوتی ہے، اتنی خوشی ہوتی ہے کہ وہ شخص جو تپتے ہوئے صحرا میں ایک درخت کے نیچے لیٹا ہو اور اس کا سب کچھ پانی، کھانا، ہر چیز اونٹنی پر لدا ہوا وہ آنکھ کھولے تو اونٹنی غائب ہو چکی ہو اور اس کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا، اس کے بغیر وہ چند دن زندہ نہیں رہ سکتا وہ انتظار میں ہو یہاں تک کہ سورج ڈھلنے سے پہلے وہ اس اونٹنی کو واپس اپنی طرف آتا دیکھے فرمایا جتنی اس شخص کو خوشی ہوتی ہے اس سے زیادہ خدا کو خوشی ہوتی ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ خوشی ایسی ہے جو ہمیں حاصل کرنا ہے کیونکہ ہم محتاج ہیں اور ہم بندے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں پر نظر رکھ کر خوشی محسوس فرماتا ہے یعنی خوشی کے معنے اور ہیں جو خدا کے حوالے سے ہوں جو رسول اللہ ﷺ کا مطلب یہ ہے کہ اے کھوئے ہوئے بندو! تم سورج ڈوبنے سے پہلے واپس آجاؤ کیونکہ سورج ڈوبنے سے مراد زندگی کے سورج کا ڈوبنا ہے اس کے بعد پھر واپسی کا کوئی وقت نہیں رہتا۔ تو سورج ڈوبنے سے پہلے اپنے حقیقی مالک کی طرف واپس آجاؤ۔ وہ سامان جو اونٹ نے لادا ہوا ہے وہ انسان نے بھی لادا ہوا ہے اور خدا کو خوشی تب ہوتی ہے جب یہ سامان خدا تک واپس پہنچ جائے، جبکہ اس بندے کا اپنا اختیار تھا کہ اسے واپس کر دے پس مرنے سے پہلے جو خدا کا ہے وہ اسے دے دو اور اس میں اللہ تعالیٰ کو یہ خوشی محسوس ہوگی وہ ہمیشہ کے لئے یعنی دائمی طور پر تمہاری خوشیاں بن جائیں گی۔

پس اللہ کرے ہمیں اس کی توفیق ملے، ہم لوگوں کو اس طرح کامیابی کے ساتھ خدا کی طرف بلائیں کہ وہ محسوس کرنے لگیں کہ خدا ہم سے راضی ہو رہا ہے کیونکہ یہ خوشی جو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے یہ کوئی آسمانی خوشی ایسی نہیں جس کو آپ محسوس نہ کر سکیں، اس بات کو بھی دل سے نکال دیں۔ جب دور سے آتے ہوئے اونٹ کو وہ شخص دیکھتا ہے جس کی مثال دی جا رہی ہے اونٹ اس کو دیکھ رہا ہے، وہ اس کو دیکھ رہا ہے اسی طرح جب خدا کے قریب کوئی بھٹکی ہوئی روح واپس آتی ہے تو ہو نہیں سکتا کہ اس کی نظر خدا کی نظروں پر نہ ہو۔ ہر قدم جو وہ اٹھاتا ہے اس میں ایک لذت محسوس کرتا ہے۔ اس کا ہر قرب جو خدا کی طرف ہے اس کے لئے بے انتہا خوشیوں کے سامان پیدا کرتا ہے۔ پس وہی خوشیاں ہیں جو ریفلیکٹ (Reflect) ہو رہی ہیں خدا میں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں کوئی خوشیاں محسوس نہیں کیا کرتا۔

پس اللہ کرے ہمیں یہ توفیق ملے، ہم اپنی زندگیوں کی کایا پلٹ دیں، ایک ایسی جماعت بن کر ابھریں جس کے نتیجے میں ہمارے سفر تیزی کے ساتھ ہوں، ہم گھنٹوں کے سفر لمحوں میں کریں، ہم ہفتوں کے سفر گھنٹوں میں کریں، ہم مہینوں کے سفر دنوں سے کم عرصے میں اور صدیوں کے سفر سالوں میں کرنے والے ہوں۔ تین سال ہی تو ہیں باقی اس صدی گزرنے میں اور دیکھو آپ نے کتنی لمبی مسافت طے کرنی ہے۔ بہت دیر سوئے رہے ہیں اب اٹھے ہیں تو سورج ڈوبنے والا ہے اور سفر باقی ہے۔ پس زندگی کا سورج ڈوبنے سے پہلے یہ سفر اختیار کریں اور اگر سورج ڈوبنے کے خیال سے اس خطرے سے کہ ہم کہیں منزل نہ کھو بیٹھیں آپ نے سفر کیا اور محنت کی اور کوشش کی تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جس قدم پر بھی آپ مردہ ہو کر گریں گے، جس قدم پر بھی آپ جان دیں گے اسی قدم کو اللہ منزل قرار دے دے گا۔

اور یہ اللہ کی رحمتوں میں سے ایک عظیم رحمت ہے کہ اس کی منزل کچھ اور معنے رکھتی ہے اس کی طرف حرکت کا نام ہی منزل ہے، اس کی طرف جدوجہد کا نام ہی منزل ہے جس آن، جس لمحے آپ کو موت آئی وہی لمحہ اگر آپ خدا کی طرف حرکت کر رہے ہیں آپ کی کامیابی کا لمحہ ہوگا۔ آپ قسم کھا کے کہہ سکتے ہیں کہ "فزت برب الکعبۃ" وہ صحابی جس کے سینے کو چھید اجارہا تھا نیزے سے وہ یہ اعلان کر رہے تھے "فزت برب الکعبۃ" پس موت کے لمحوں میں بھی کامیابی نصیب ہو جایا کرتی ہے اپنی موت کو خدا کے لئے کر لو تو ہمیشہ یہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ از صفحہ نمبر ۱۶

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے افتتاحی خطاب کو ختم کرتے ہوئے بتایا کہ میں نے بھی اس زمانہ میں کھلے عام جو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے انشاء اللہ کل کی تقریر میں اس کا ذکر کروں گا۔ اس کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور نعرہ ہائے تکبیر، لاالہ الا اللہ کے نغموں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے تشریف لے گئے۔

عالمی مجلس عرفان (اردو)

جلسہ سالانہ کے پہلے روز شام آٹھ بجے جلسہ گاہ مارکی میں گزشتہ سال کی طرح اردو زبان میں عالمی مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ جیسے ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت تقریب میں تشریف فرما ہوئے حاضرین نے نعرہ ہائے تکبیر، آنحضرت ﷺ، اسلام احمدیت، مرزا غلام احمد کی جے اور حضرت مرزا طاہر احمد زندہ باد کے پرجوش نعرے لگائے۔

تقریب کا آغاز مکرم حافظ فضل ربی صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ انہوں نے تلاوت کے اس حصہ کا تفسیر صغیر سے اردو ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ پھر حضور ایدہ اللہ نے حاضرین جلسہ کو سوالات کی اجازت مرحمت فرماتے ہوئے اس مجلس میں ان دوستوں کو سوالات کا موقع عطا فرمایا جو دور دراز ملکوں سے یا بنگلہ دیش، پاکستان اور بھارت سے آئے تھے۔ سوالات کا یہ سلسلہ ابھی جاری ہی تھا کہ بیرونی دنیا سے فیکس اور ٹیلیفون کے رابطے سے سوالات کی بھرمار شروع ہو گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ حتی المقدور ان سب سوالات کے جوابات عطا فرماتے رہے۔ چونکہ مغرب کی نماز کا وقت قریب تر ہو رہا تھا اس لئے حضور انور نے دعا کے ساتھ یہ مجلس برخاست فرمائی اور بعد میں نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔ (باقی انشاء اللہ اگلے شمارہ میں)

(مرتبہ: بشیر الدین احمد سامی نمائندہ الفضل، برطانیہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لوائے احمدیت لہرانے کے لئے تشریف لا رہے ہیں

اعتذار

الفضل انٹرنیشنل کے گزشتہ شمارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کی آخری سطر شائع ہونے سے رہ گئی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ ادارہ الفضل اس فرد گزاشت پر معذرت خواہ ہے:

"...... مگر ایک پہلو تو بہر حال ان کا بھی ہے کہ زندگی خدا کی خاطر پیش کی اور خدا کی نظر میں ایک رنگ میں شہادت پالی۔ تو ان دونوں کی نماز جنازہ انشاء اللہ نماز جمعہ اور عصر کے بعد پڑھائی جائے گی۔"

MTV Muslim AHMADIYYA

SATELLITE WAREHOUSE

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

بقیہ اسلام میں ارتداد کی حقیقت

عثمان! یہ تم کیا حرکت کر رہے ہو؟ تمہیں علم نہیں کہ خدا کی حدود کے بارہ میں میں کیسی غیرت رکھتا ہوں؟ تمہیں یاد نہیں کہ جب ایک چوری کرنے والی کی سفارش مجھ سے کی گئی تھی تو میں نے خدا کی قسم کھا کر یہ کہا تھا کہ بخدا! اگر میری بیٹی فاطمہؓ نے بھی یہ حرکت کی ہوتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا؟ (بخاری- كتاب الحدود- باب اقامة الحدود على الشريف والوضع)- کیونکہ حدود اللہ میں کسی قسم کی رعایت جائز نہیں- تمہاری یہ جرأت کہ میرے سامنے اس کی سفارش کر رہے ہو! ان سب باتوں کے باوجود ایک دفعہ بھی حضورؐ نے یہ نہیں فرمایا بلکہ جب عثمانؓ نے معافی کی درخواست کی تو آپؐ نے مونہہ پھیر لیا- دوسری دفعہ پھر درخواست کی، پھر خاموش رہے- تیسری دفعہ پھر درخواست کی، پھر خاموش رہے اور چوتھی بار جب درخواست ہوئی تو ہاتھ بڑھایا اور رحمت للعالمین نے اس کی بیعت قبول فرمائی (سنن النسائی، کتاب تحریم الدم، باب الحکم فی المرتد)

ایک واقعہ

اس واقعہ کے ساتھ ایک چھوٹا سا واقعہ اور ہوا ہے، اسے بھی یہ علماء اپنے استنباط کی تائید میں پیش کرتے ہیں، اور وہ یہ ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے بیعت قبول فرمائی تو پھر صحابہ سے شکوہ کیا کہ کیا تمہیں علم نہیں تھا کہ میں نے اس شخص کو ان لوگوں کی فہرست میں داخل کر دیا تھا جن کو میں نے معاف نہیں کیا؟ کیوں، کس بات نے تمہیں روکا کہ اٹھتے اور اسے قتل کر دیتے؟ دو تین بار ایسا ہوا؟ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپؐ آنکھ سے اشارہ فرما دیتے- آپؐ نے فرمایا: یہ رسول کی شان کے خلاف ہے کہ وہ آنکھوں کی خیانت کا مرتکب ہو- جو بات کرتا ہے صاف کرتا ہے اور کھلی کرتا ہے یعنی اگر میں نے اس کو مروانا ہوتا تو میں تمہیں کہتا کہ مار دو- میں ہرگز یہ بات نہیں کر رہا-

افسوس کہ بعض علماء اس سیدھی بات سے ایک ٹیڑھا استدلال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں- "خائنة اعین" کا مرتکب نہ ہونے کا تو صاف یہ مطلب ہے کہ اس قسم کی حرکتیں میری اخلاقی عظمت کے خلاف ہیں- اگر میں چاہتا کہ اسے مروا دوں تو میں تمہیں صاف کہہ دیتا کہ اٹھو اور اس کو مار دو- میں تو یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کیا بات تھی جو تمہیں روک رہی تھی کہ میرے ایک فیصلہ کا علم ہونے کے باوجود تم نے اس کے قتل سے اپنے ہاتھ روک لئے-

سوال یہ ہے کہ اگر قرآن کریم کا واضح حکم ہوتا کہ مرتد کی سزا قتل ہے تو کیا آنحضرت ﷺ حدود میں رعایت کرنے والے تھے؟ ہرگز نہیں- ایک لحہ کے لئے بھی آپؐ کے متعلق یہ سوچا نہیں جا سکتا کہ قرآن کی عائد کردہ حدود سے ادنیٰ سا بھی تجاوز فرماتے-

دوسری روایت

مولانا مودودی صاحب نے اپنی کتاب میں ایک اور حدیث کا بھی ذکر کیا ہے جس سے وہ قتل مرتد کا استنباط کرتے ہیں- وہ کہتے ہیں کہ

"ایک عورت ام رومان (یا ام مروان) نامی مرتد ہو گئی تو نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اس کے سامنے پھر اسلام پیش کیا جائے- پھر وہ توبہ کر لے تو بہتر ورنہ قتل کر دی جائے-" (دارقطنی- بیهقی)

بیہقی کی دوسری روایت اس سلسلے میں یہ ہے کہ "فابت أن تسلم فقتلت اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا، اس بنا پر قتل کر دی گئی"- (ارتداد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ ۱۷)

مگر نیل الاوطار میں امام محمد بن علی الشوکانی اس روایت کے بارہ میں فرماتے ہیں:

"قال الحافظ: اسنادا هما ضعيفان"- (محمد بن علی الشوكاني- نيل الاوطار شرح منتقى الاخبار من احاديث سيد الاخيار- مصر- شركة مصطفى البابى الحلبى- احكام الردة والاسلام- باب قتل المرتد، جزء هفتم صفحہ ۲۱۷)

یعنی ان دونوں حدیثوں کی سند ضعیف ہے-

اسی طرح علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے بھی اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے- چنانچہ لکھا ہے:

"اسنادا هما ضعيفان" (التعليق المغنى على الدار قطنى- القاهره (مصر)، دارالمهاسن للطباعة، ١٩٦٦ء جزء ثالث، جلد دوم، كتاب الحدود والديات- حديث ۱۲۲- صفحہ ۱۱۹)

یعنی قابل اعتبار نہیں-

جب قرآن سے کچھ نہیں ملا- جب صحیح قابل اعتماد حدیثوں سے کچھ نہیں ملا تو قتل کرنے کا ایسا جوش ہے کہ ایک حدیث جس کے متعلق اکثر جید علماء کہہ رہے ہیں کہ یہ ضعیف ہے اور قابل اعتبار نہیں ہے، اس کا سہارا ڈھونڈ کر قتل ضرور کرنا چاہتے ہیں-

تیسری روایت

ایک اور حدیث مودودی صاحب نے پیش کی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان کو یمن کا حاکم مقرر کر کے بھیجا- پھر اس کے بعد معاذ بن جبلؓ کو ان کے معاون کی حیثیت سے روانہ کیا- جب معاذ وہاں پہنچے تو انہوں نے اعلان کیا کہ لوگو! میں تمہاری طرف اللہ کے رسول کا فرستادہ ہوں- ابو موسیٰ نے ان کے لئے تکیہ رکھا تاکہ اس سے ٹیک لگا کر بیٹھیں- اتنے میں ایک شخص پیش ہوا جو پہلے یہودی تھا، پھر مسلمان ہوا، پھر یہودی ہو گیا تھا- معاذ نے کہا: میں ہرگز نہ بیٹھوں گا جب تک یہ شخص قتل نہ کر دیا جائے- اللہ اور اس کے رسول کا یہی فیصلہ ہے- معاذ نے یہ بات تین دفعہ کہی- آخر کار جب وہ قتل کر دیا گیا تو معاذ بیٹھ گئے-" (ارتداد کی سزا، اسلامی قانون میں- صفحہ ۱۴)

یہاں ایک طرف معاذ کہہ رہے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کا یہی فیصلہ ہے، مگر یہ فیصلہ کب ہوا تھا، کیا الفاظ تھے اس کے، اس کا معاذ کوئی ذکر نہیں کرتے؟ دوسری طرف اللہ کے کسی ایسے فیصلے کا کوئی ذکر قرآن کریم میں موجود نہیں اور نہ ہی رسول ﷺ کا کوئی فیصلہ کسی حدیث میں مذکور ہے کہ محض ارتداد کے نتیجہ میں کسی کو قتل کر دیا جائے- اس لئے معاذ کے اس قول سے یہ استنباط کرنا زیادہ قرین قیاس ہے کہ یہ ان کا اپنا استدلال تھا- اس کی حیثیت ان کی ذاتی رائے کی ہے کہ قرآن وحدیث سے یہی بات ثابت ہوتی ہے-

پھر اس واقعہ کے ساتھ کوئی تفصیل بیان نہیں ہوئی کہ یہودی کیوں لایا گیا؟ اس نے کیا حرکت کی تھی؟ ہر بات مبہم ہے اور امکانات واحتمالات موجود ہیں- اس بات کا امکان موجود ہے کہ وہ کسی اور شرارت میں پکڑا گیا ہو اور اس بناء پر وہاں لایا گیا ہو- ہو سکتا ہے اس نے اسلام کے خلاف محاربت کی ہو- چونکہ یہ سارے واقعات مبہم ہیں اس لئے اس مبہم حدیث پر جس میں ایک صحابی کا صرف استنباط ہے، بناء کرتے ہوئے اتنے اہم مسئلہ میں قرآن کی واضح آیات کے منافی فیصلہ کرنا ظلم ہے- یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ جہاں نص صریح قرآن کریم کی موجود ہو، اس کے خلاف بظاہر مستند حدیث بھی مل جائے تو تقویٰ کا تقاضا ہے کہ اس ظاہری طور پر مستند حدیث کو رد کر دیا جائے جو کھلم کھلا قرآن کریم کی نص صریح سے ٹکراتی ہوئی معلوم ہوتی ہے-

اس حدیث کی صرف یہی حیثیت نہیں بلکہ دوسری حدیثیں واضح طور پر اس مضمون کی نفی کرتی ہوئی نظر آ رہی ہیں- جیسا کہ میں نے ایک اور حدیث آپ کے سامنے پیش کی ہے- پھر یہ بھی ذکر نہیں کہ اس واقعہ کی اطلاع آنحضرت ﷺ کو کی گئی یا نہیں- اگر کی گئی تو آنحضرت کا اس پر کیا رد عمل تھا؟

سو قرآن کریم کی آیات، سنت نبوی، تاریخ اسلام اور آنحضرت ﷺ کا ایک مرتد کی موت تک مسلسل عمل کہ اس کے قتل کا حکم نہیں دیتے، یہ سب کچھ ثابت کرتا ہے کہ اتنے واضح دلائل کے مقابل پر اس قسم کے کمزور استدلال کی کوئی بھی حیثیت نہیں ہے، اور اتنے بڑے اہم عقیدہ کی اس پر بنیاد نہیں ڈالی جا سکتی-

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

نظر میں اس کا مقام بڑھتا رہے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 'دین' کے مختلف معانی بیان کرتے ہوئے بتایا کہ انسان کو جو فطرت عطا ہوئی ہے اس کا نام بھی خدا تعالیٰ دین ہی رکھتا ہے۔ دین و دنیا کے بنائے ہوئے قوانین کو بھی دین کہا جاتا ہے۔ وہ دین جو انسان کو خدا تعالیٰ نے شریعت کے طور پر دیا ہے اس میں جبر نہیں ہے۔

حضور نے فرمایا عبادت صرف نماز پڑھنے کا نام نہیں ہے بلکہ ساری زندگی نماز کے قبلے کے مطابق ڈھلنی چاہئے۔ ساری زندگی کو قبلہ رخ کرنے کا نام عبادت ہے۔ حضور نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ کی تمام مصروفیات، تمام تعلقات اللہ کے لئے خالص ہو چکے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ جب ہم تعداد کی بات کرتے ہیں تو اس پہلو سے کہ اتنے آدمی خدا کے حضور جھکنے کے لئے ہم نے تیار کر دئے۔ فخر ہے تو صرف اس پہلو سے ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں دین اللہ میں دلچسپی ہے۔ احمدیت میں آنے والے کی زندگی میں اگر کوئی پاک تبدیلی پیدا نہ ہو تو یہاں سینکڑوں ہزاروں دل بیتاب ہو جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا "مخلصاً له الدين" کا مطلب ہے کہ خدا کے مقابل پر کسی اور کی بات ماننا بھی خدا کے عذاب کو دعوت دینے والی بات ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے جس مسلک پر ڈالا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا مسلک ہے۔ آپ کو بار بار توجہ دلائی جاتی ہے کہ اپنے اہل کو بھی اسی مسلک پر ڈالو۔ متقین کا امام بننے کی دعا کریں اور متقین کا امام بننے کی کوشش کریں۔

حضور نے فرمایا کہ آپ اگر آج اپنے بچوں کے معاملے میں اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص نہ کریں تو " واجعلنا للمتقين اماما" کی دعائیں خالص ہو ہی نہیں سکتے۔ اپنی نسلوں کی فکر کریں اور ان کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت میرے پیش نظر خصوصیت سے نئے آنے والے ہیں۔ اس سلسلہ میں مبلغین کو عام ہدایات بھی دے چکا ہوں، کچھ الگ ہدایات بھی دے چکا ہوں اور مزید بھی سارا سال بتاتا رہوں گا تاکہ ہم اپنی روحانی اولادوں کی تربیت کر سکیں۔ ہمارا فخر تب جائز ہوگا جب پدرم سلطان بود ہی نہ ہو بلکہ اولاد میں سلطانی کی خوشبو آئے۔ اس پہلو سے لازم ہے کہ اپنی روحانی نسلوں کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں۔

حضور نے فرمایا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ کے جو فضل ہم پر نازل ہو رہے ہیں یہ ہماری وسعت کے مطابق ہیں۔ اپنی وسعتوں کے اس حصے کو بڑھا دیں جو ابھی تک ہم سے کھوئے ہوئے ہیں۔ آپ میں سے ہر ایک عبادت کے اس مضمون کو اختیار کر کے جو میں نے بیان کیا ہے اپنی وسعتوں کو بڑھا سکتا ہے۔ پس آئندہ ترقیات اگر خدا سے مانگنی ہیں تو جو عطا ہوئی ہیں ان کے شکر کا حق ادا کریں۔ اس کے لئے دعا لازم ہے۔

الفضل انٹر نیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

fozman foods
A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464
0181-553 3611

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW
FOR ALL YOUR PHARMACEUTICALS NEEDS PHONE:
TEL: 0141-211-8257
FAX: 0141-211-8258

علماء ہند اور قیام پاکستان

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

بغداد، قاہرہ، طہران اور حجاز و نجد کے دلفگار اور جگر پاش واقعات ہی نہیں بلکہ پاک و ہند کی تاریخ سے بھی بالکل عیاں ہے کہ علماء سوء نے مسلم مفاد کو ہمیشہ اجتماعی رنگ میں نقصان پہنچایا ہے۔ خصوصاً ۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۷ء تک کے سات سالہ دور میں غیروں سے بڑھ کر اپنوں کے ہاتھوں تحریک پاکستان کو شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور جیسا کہ مؤرخ پاکستان جناب رئیس احمد جعفری نے اپنی کتاب "قائد اعظم اور ان کا عہد" میں تفصیل سے بتایا ہے کہ یہ نام نہاد "علماء" اور "علامہ" ہی تھے جن کے زہریلے پراپیگنڈہ سے متاثر ہو کر بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح پر بمبئی میں ۲۴ر جولائی ۱۹۴۱ء کو **قاتلانہ حملہ** کیا گیا۔ انہی کی غنڈہ گردی کے نتیجہ میں ۳ر جنوری ۱۹۴۶ء کو لدھیانہ کے ایک پر جوش پاکستانی مجاہد محمد صدیق کاشمیری چاقو گھونپ کر **شہید کر دئے گئے۔**

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

قائد اعظم کا حقیقت افروز بیان

قائد اعظم محمد علی جناح نے اردو پارک نئی دہلی میں ۲۳ر مارچ ۱۹۴۲ء کو ان معاندین پاکستان کی نشان دہی کرتے ہوئے فرمایا:

"آج کل کانگریس کے مسلمان گماشتوں اور حکومت کے مسلمان ایجنٹوں کے ہاتھوں مسلم لیگ میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ لوگ کانگریس کے غلام ہیں اور برطانوی شہنشاہیت کے مددگار۔ ان کو کسی نہ کسی طرح ہندو اخبارات میں اپنے فریب کارانہ خیالات کے اظہار اور پراپیگنڈہ کا موقع مل جاتا ہے۔ میں ایسے مسلمان کو مسلمان نہیں سمجھتا جو دشمن سے جا ملے اور ہماری پیٹھ میں خنجر مارے...... ہمارے دشمنوں کے مخالفانہ پراپیگنڈہ نے **ہمارے خلاف یہ تہمت تراشی ہے کہ ہم مسلمان برطانوی شہنشاہیت کے موید ہیں۔** یہ سخت جھوٹ ہے، یہ ہماری توہین ہے ہمیں ملزم ٹھہرانے والے لوگ اپنے جھوٹ سے خود بھی بخوبی واقف ہیں۔ (ارشادات و خطابات جناح۔ صفحہ ۱۵۰، ۱۵۱۔ مرتبہ شاہد مختار۔ ناشر پبلشرز اینڈ بک سیلرز۔ مئی ۱۹۹۱ء)

قائد اعظم کے اس حقیقت افروز بیان کی روشنی میں اب تحریک پاکستان کے مخالف علماء کے چند بیانات نمونۃً ملاحظہ فرمایئے:

دیوبندی علماء

☆ دیوبند کے مشہور عالم مولوی سید حسین احمد صاحب مدنی نے بجنور کے اخبار "مدینہ" ۹ر فروری ۱۹۴۶ء کے صفحہ نمبر ۳ پر ایک مفصل مضمون لکھا جس کا عنوان تھا" **پاکستان انگریزی شہنشاہیت کا خود کاشتہ پودا ہے، پاکستان کا مقصد ہے ہندوستان میں انگلستان کا قیام**"

☆ مولوی احمد سعید کاظمی صاحب نے انہی دنوں جمیعۃ علماء کے اجلاس میرٹھ میں خطبہ صدارت کے دوران یہ گوہر افشانی کی کہ **پاکستان چار کروڑ مسلمانوں کا قبرستان ہے اور پاکستان کا نعرہ شیخ چلی کی کہانی ہے۔ مسٹر جناح برطانوی شہنشاہیت کے ہاتھ میں کھلونا بن گئے ہیں۔**

(اخبار مدینہ بجنور۔ ۵ر مارچ ۱۹۴۶ء صفحہ ۲)

☆ مولوی محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی ناظم اعلیٰ جمیعۃ علماء ہند دہلی نے اپنی کتاب "تحریک پاکستان پر ایک نظر" کے صفحہ ۱۸، ۱۹ پر یہ ناپاک شوشہ چھوڑا ہے کہ:

"بلا شبہ، "پاکستان" کا یہ تخیل "سیاسی الہام" ہے مگر "ربانی الہام" نہیں ہے بلکہ **قصر بکنگھم کا الہام** ہے۔ جو ڈاکٹر اقبال کو بھی جب ہی ہوا تھا جب وہ لندن سے قریب ہی زمانہ میں واپس تشریف لائے تھے۔ اور وہ الہام دوبارہ اس وقت پھر ہوا جبکہ مسلم لیگ کا وفد جو زیر سر کردگی چودھری خلیق الزماں مصر اور لندن کا حج کرنے گیا تھا۔ اس نے ہندوستان واپس آکر بمبئی اترنے کے ساتھ ہی پہلے انٹرویو میں اس چیز کو ظاہر کر دیا تھا اور جس کو عرصہ کے بعد مسٹر جناح نے اپنایا اور لاہور میں پیش کرنے کی اجازت دی"۔

دیوبندی علماء نے ۱۹۴۵۔۴۶ء کے ملکی انتخابات میں تحریک پاکستان کے حامیوں کو شکست دینے کے لئے" مرکزی مسلم پارلیمنٹری بورڈ" قائم کیا جس کے پلیٹ فارم پر متحدہ ہندوستان میں نہ صرف تحریک پاکستان کے خلاف انتہائی دلآزار اور اشتعال انگیز اور اخلاق سوز تقاریر کی گئیں بلکہ ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک مخالف پاکستان اشتہار پھیلا دئے۔ یہ اشتہار آج بھی میری ذاتی لائبریری میں محفوظ ہیں۔ ایک اشتہار کا عنوان تھا" **پاکستان انگریزی ایجنٹوں کا فریب ہے،** مسلمانو! سمجھو اور سوچو"۔ اسی اشتہار کے صفحہ ۴ پر چند فقرات ملاحظہ ہوں:

"برادران اسلام! آنے والا الیکشن ہندوستان میں اسلام اور مسلمان کی آزادی کا بنیادی پتھر ہے۔ اس پتھر کو سیدھا اور صحیح رکھنے کی کوشش کیجئے اور خوشنما نعروں، غلط وعدوں، جھوٹی خبروں اور دولت مندوں کے بچھائے ہوئے دوسرے خطرناک جالوں میں گرفتار ہونے سے اپنے آپ کو بچایئے اور نوابوں، راجاؤں، سروں اور خان بہادروں کو جو انگریزی حکومت کے بلا شبہ ایجنٹ ہیں قطعاً مایوس کر دیجئے۔

کرنل لارنس نے ملک عرب کو تقسیم کرا کے عرب قوم کو انگریزوں اور فرانسیسیوں کا غلام بنا کر خوفناک مصیبت میں مبتلا کر دیا ہے۔ مسلم لیگ پاکستان کے نام سے ہندوستان کی تقسیم کرا کے اس کے مختلف حصوں کو ہمیشہ کے لئے انگریز کے پنجہ آہنی میں پھنسا دینا چاہتی ہے اس کے لئے اسلام اور **مسلم لیگ کے فریب سے بچو"۔**

احراری لیڈر

☆ احراری لیڈر شیخ حسام الدین نے اپنے ایک خطبہ صدارت میں تحریک پاکستان سے متعلق مجلس احرار کے موقف پر روشنی ڈالتے ہوئے پوری بے حجابی اور ڈھٹائی سے یہ اعلان کیا:

"پاکستان کے متعلق ہر روز ہم سے ہماری پوزیشن پوچھی جاتی ہے۔ سچ یہ ہے کہ **ایسے پاکستان کو ہم پلیدستان سمجھتے ہیں** ...... ہمیں اسلامی پروگرام کے باغی مگر نام نہاد مسلمانوں سے کوئی دلچسپی نہیں۔ اسلام کے باغی پاکستان سے ہم اس ہندو ہندوستان کو پسند کریں گے جہاں نماز روزہ کی اجازت کے ساتھ اسلام کے باقی عدل و انصاف کے پروگرام کے مطابق نظام حکومت ہوگا۔ یعنی ہر شخص کو صرف رسول کریم ﷺ، صدیق اکبرؓ، اور فاروق اعظمؓ کی زندگی پیروی میں محض ضروریات زندگی مہیا کی جائیں گی اور کسی کو کسی دوسرے پر سیاسی یا اقتصادی فوقیت نہ ہوگی۔...... پس اگر محمد علی جناح اسلام کے اقتصادی اور سیاسی نظام کے خلاف کسی سرمایہ داری کے نظام کو چلائے تو نفع کیا؟ اور **اگر جواہر لعل اور گاندھی، خلفائے راشدین کی پیروی میں سوسائٹی میں نابرابری کے سارے نقوش مٹائے چلے جائیں تو بطور مسلمان کے ہمیں نقصان کیا"۔**

(تاریخ احرار صفحہ ۵۹، ۱۰۰۔ مرتبہ مفکر احرار امیر افضل حق۔ ناشر مکتبہ مجلس احرار اسلام پاکستان۔ طبع ثانی ۱۹۶۸ء)

صدر مجلس احرار مولوی حبیب الرحمان صاحب لدھیانوی نے کانگرس پرستی اور مسلم دشمنی کی انتہا کر دی اور ہندو لیڈروں کے حضور سجدہ ریز ہو کر فرط عقیدت سے یہاں تک کہہ ڈالا کہ " **دس ہزار جینا اور شوکت اور ظفر، جواہر لعل کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جا سکتے ہیں**"۔

(چمنستان صفحہ ۱۶۵، از مولوی ظفر علی خان۔ پبلشر یونائٹڈ چوک انار کلی لاہور۔ ۱۹۴۴ء)

☆ امیر شریعت احرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری کانگریس کے ناقوس خصوصی تھے قائد اعظم اور مسلم لیگ کی مساعی کو ڈائنامیٹ کرنے کا عزم لے کر میدان مخالفت میں اترے تھے کھلے لفظوں میں یہ دھمکی دی کہ:

" **پاکستان کا بننا تو بڑی بات ہے کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی پ بھی بنا سکے**"۔ (روزنامہ جدید نظام استقلال نمبر ۱۹۵۰ء، بحوالہ رپورٹ تحقیقاتی عدالت فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء ص ۲۷۴)

انہوں نے یہ بھی اعلان کیا:

"**جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سؤر ہیں اور سؤر کھانے والے ہیں**"۔ (ایضاً چمنستان صفحہ ۱۶۵)

☆ مفکر احرار چوہدری فضل حق نے یکم دسمبر ۱۹۴۱ء کو ڈسٹرکٹ احرار کانفرنس قصور کو خطاب کرتے ہوئے یہ گوہر افشانی کی کہ:

"انتہا درجہ کے تنگ دل اور متعصب فرقہ پرست تمہیں فرقہ پرست کہیں گے ان کی پروانہ کرو۔ کتوں کو بھونکتا چھوڑو۔ کاروان احرار کو اپنی منزل کی طرف چلنے دو۔ احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں ہیں"۔ (خطبات احرار جلد اول صفحہ ۹۹، مرتبہ شورش کاشمیری۔ ناشر مکتبہ احرار لاہور۔ بار اول مارچ ۱۹۴۴ء)

☆ سیکرٹری مجلس احرار مولوی مظہر علی اظہر نے قائد اعظم کے کیریکٹر پر زبردست تنقید کی اور اپنے ایک رسوائے عالم شعر میں کہا۔

اک کافرہ کے واسطے اسلام کو چھوڑا
یہ قائد اعظم ہے یا ہے کافر اعظم

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۱۱)

قیام پاکستان کی جدوجہد کے دوران ایک عربی مبصر نے بیان دیا کہ اس وقت اسلام کی زندگی کے دو آخری خطرات نمایاں ہو گئے ہیں۔ ایک خطرہ فلسطین کے اندر یہودیوں کے لئے قومی وطن بنانے کا خطرہ ہے اور دوسرا خطرہ ہندوستان کے اندر ہندوؤں کے قومی راج قائم کرنے کا ہے۔

☆ ایک احراری لیڈر شیخ نظام الدین نے اپنے رسالہ "مجلس احرار اور مسلم لیگ" میں یہ بیان درج کرنے کے بعد صفحہ ۵ پر لکھا:

"خطرہ نہ یہود سے ہے نہ ہنود سے بلکہ "خطرہ" خود ان نیک دل اور سادہ لوح تیمار داروں سے ہے جو ملت اسلامیہ کے مرد بیمار کے امداد کے لئے مسلم لیگ اور اس کے رہنماؤں کی جدوجہد اور علمی پروگرام پر آس لگائے بیٹھے ہیں" (مجلس احرار اور مسلم لیگ صفحہ ۵، ناشر شیخ نظام الدین نائب صدر مجلس احرار باغبانپورہ لاہور)

بریلوی علماء

یہ تو دیوبندی علماء کے چند شر انگیز بیانات تھے اب تحریک پاکستان کے خلاف بریلوی علماء کے کارخانہ افتاء کے چند ٹکسالی فتاویٰ ملاحظہ ہوں:

☆ بریلوی فرقہ کے "مجدد مأة حاضرہ" "اعلحضرت اور عظیم البرکت" مولوی احمد رضا خان بریلوی نے مسلم لیگ کے متعلق فتویٰ دیا کہ:

"ایسی مجلس مقرر کرنا گمراہی ہے اور اس میں شرکت حرام اور بدمذہبوں سے میل جول آگ ہے"۔

(الدلائل القاہرہ علی الکفرۃ النیاشرۃ۔ صفحہ ۳ مطبع سلطانی واقع نمبر ۷ اگلی بمبئی نمبر ۳)

☆ ایک نامور بریلوی سجادہ نشین محمد میاں قادری برکاتی مارہری نے ایک استفتاء کے جواب میں اپنے رسالہ "مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری" کے صفحہ ۳ پر لکھا کہ: ۱۔ مسٹر محمد علی جناح مذہباً رافضی ہیں۔

۲۔ کسی بھی بددین، بدمذہب کو قائد اعظم و سیدنا وغیرہ وغیرہ کے القاب مدح و تعظیم سے خطاب کرنا شر عاً سخت شنیع و قبیح و فظیع اشد محظور و ممنوع و حرام صریح مخالف قرآن مجید و حدیث حمید ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ﴿اولئک کالانعام بن هم اضل اولئیک هم الغفلون﴾۔ وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ وہی غفلت میں پڑے ہیں۔ نیز فرمایا: ﴿ان الذین یحادون اللہ و رسولہ اولئک فی الأذلین﴾۔ بے شک وہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں سب بدمذہب مشرکین اور کفار اور مرتدین ہیں۔ وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔ جسے قرآن جانوروں کی طرح بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ اور سب ذلیلوں سے زیادہ ذلیل بتائے اسے سیدنا اور اپنا سردار کہنا کھلی ہوئی مخالفت قرآن کریم نہیں تو اور کیا ہے"۔

☆ مولوی ابوالبرکات سید احمد صاحب ناظم دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور نے دارالافتاء کی مہر سے مسلم لیگ کے خلاف حسب ذیل فتویٰ جاری کیا:

"لیگ میں مرتدین، منکرین ضروریات دین شامل ہیں اس لئے اہل سنت والجماعت کا ان سے اتفاق و اتحاد نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ وہ توبہ کر لیں۔ لیگ کے لیڈروں کو

راہنما سمجھا یاان پر اعتبار کرنا منافقین و مرتدین کو راہنما بنانا اور ان پر اعتبار کرنا جو شرعاً ناجائز ہے کسی طرح بھی جائز نہیں۔
لیگ کی حمایت کرنا اور اس میں چندے دینا، اس کا ممبر بننا، اس کی اشاعت و تبلیغ کرنا، منافقین و مرتدین کی جماعت کو فروغ دینا، دین اسلام کے ساتھ دشمنی کرنا ہے"۔ (عکس فتویٰ کے لئے ملاحظہ ہو رسالہ "عزم نو" لاہور ۱۲، ۱۸؍ جولائی ۱۹۸۷ء صفحہ ۱۵)۔

ابوالاعلیٰ مودودی

☆ دیوبند اور بریلی کے علماء کی طرح مولوی سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا رخ کردار بھی نہایت درجہ افسوس ناک تھا۔ اس حقیقت کے ثبوت میں ان کے نوک قلم سے نکلے ہوئے چند تیرونشتر ملاحظہ فرمایئے:

۱۔ یہ ویسا ہی "ناپاکستان" ہوگا جیسا کہ ملک کا وہ حصہ ہوگا جہاں آپ کی اسکیم کے مطابق غیر مسلم حکومت کریں گے۔ بلکہ خدا کی نگاہ میں یہ **اس سے زیادہ ناپاک، اس سے زیادہ مبغوض و ملعون ہوگا"**۔
(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش۔ حصہ سوم صفحہ ۱۲۵، ۱۲۶۔ ناشر مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی اچھرہ لاہور طبع ہفتم، ۱۹۵۵ء)

۲۔ "جو لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر مسلم اکثریت کے علاقے ہندو اکثریت کے تسلط سے آزاد ہو جائیں اور یہاں جمہوری نظام قائم ہو جائے تو اس طرح حکومت الٰہی قائم ہو جائے گی ان کا گمان غلط ہے۔ دراصل اس کے نتیجہ میں جو کچھ حاصل ہوگا وہ **صرف مسلمانوں کی کافرانہ حکومت ہوگی**۔ اسکا نام حکومت الٰہی رکھنا اس پاک نام کو ذلیل کرنا ہے"۔ (ایضاً صفحہ ۱۳۲، ۱۲۷)

۳۔ اسلام کی لڑائی اور قومی لڑائی ایک ساتھ نہیں لڑی جا سکتی۔ اگر لوگ اسلام اور اسلامی طریق کار کو اپنی خواہشات نفس کے خلاف پاکر ان کو ترک کر دینا چاہتے ہیں تو ہیر پھیر کر راستوں سے آنے کی بجائے صاف صاف کیوں نہیں کہتے کہ اللہ اور رسول کے کام کو چھوڑیئے اور ہمارے نفس کے کام میں حصہ لیجئے"۔ (روداد جماعت اسلامی حصہ پنجم، صفحہ ۱۰۰، ۱۰۱۔ ناشر شعبہ نشر و اشاعت جماعت اسلامی۔ منصورہ لاہور۔ طبع نہم اپریل ۱۹۹۱ء)

بزرگ مسلم لیگی لیڈر سردار شوکت حیات خان نے اپنی کتاب "The Nation that lost its Soul" کے صفحہ ۱۴۷ پر ذکر کیا ہے کہ ۴۶۔۱۹۴۵ء کے انتخابات کے دوران قائداعظم نے انہیں ہدایت فرمائی کہ وہ قادیان جائیں اور ان کی طرف سے حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کی درخواست کریں اور تحریک پاکستان میں مدد کے لئے بھی عرض کریں۔ اس ضمن میں آپ نے مولانا مودودی صاحب سے بھی ملاقات کا حکم دیا۔ ان کا چشم دید بیان ہے کہ **جہاں حضرت صاحب نے تحریک پاکستان میں امداد اور اس کی کامیابی کے لئے خصوصی دعا کا وعدہ فرمایا** وہاں مودودی صاحب نے پاکستان کے لئے دعا تک کرنے سے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ **میں ناپاکستان کے لئے کیسے دعا کر سکتا ہوں**۔ سردار شوکت حیات خان کے اصل الفاظ یہ ہیں:

One day I got a message from Quaid-i-Azam saying, Shaukat' I believe you are going to Batala, which I understand is about five miles from Qadian. Please go there and meet the Hazrat sahib of Qadian, request him on my behalf for his blessings and support for Pakistan cause.

After the meeting that night at about Twelve midnight I reached Qadian. When Hazrat sahib had retired. I sent him a message that I had brought a request for him from the Qaid-i-Azam. He came down immeditely and enquired what were Quaid's orders. I conveyed him Quaid's message to pray for and also support Pakistan. He replied please convey to the Quaid-i-Azam that we had been praying for mission from the very beginning. Where the help of his follows is concerned, no Ahmadi will stand against a Muslim Leaguer and someone disobeyes my advice the community would not support him. So Mumtaz Daultana won overwhelming victory over the president of local Ahmadi Community in Sialkot District.

Quaid-i-Azam had also ordered me to visit Maulana Maudoodi. When I reached Pathankot, I did so after addressing a meeting there. He was living in the adjoining village belonging to Chaudary Niaz. Maulana Maudoodi basically belonged to Deoband School of Theology, which was at the time supporting the Indian National Congress. When I conveyed the Quiad's message to him requesting him to pray as well as support Pakistan's cause. He replied how could he pray for Na Pakistan (Impure Pakistan). How could there be a Pakistan till the whole of India had been converted to Islam. Such was the vision of the leader of Jamaat-i-Islami".

ظلم و ستم کی حد

ظلم و ستم کی حد یہ ہے کہ ان ملت فروش عناصر نے پاکستان میں پناہ لینے کے باوجود کبھی دل سے پاکستان کو قبول نہیں کیا اور پاکستان اور قائداعظم سے بغض و عناد کی آگ ہمیشہ سلگتی رہی ہے جو کئی بار شعلہ جوالہ بن کر نمودار ہوتی رہی۔ یہی وجہ ہے کہ قائداعظم کے دست راست اور اخبار نوائے وقت کے بانی جناب حمید نظامی نے اپنے ایک اداریہ میں برملا لکھا:

"افسوس کہ پاکستان کو بنے ہوئے آٹھ برس گزر گئے، مودودی صاحب نے ابھی تک مسلمان عوام کا یہ قصور معاف نہیں کیا کہ انہوں نے مودودی صاحب کی بجائے قائداعظم کی بات کیوں مانی؟ اور پاکستان کیوں بنایا۔ گزشتہ آٹھ سالوں میں ایک مرتبہ بھی تو پاکستان کے حق میں کوئی کلمہ خیر ان کی زبان فیض ترجمان سے نہیں نکلا۔ پاکستان بہت برا سہی مگر آٹھ سالوں میں کوئی بات تو ایسی ہوئی ہوگی جو حوصلہ افزائی کی مستحق ہوتی؟ **مگر مولوی مودودی صاحب جب بھی بولیں گے ایسی بات ہی کہیں گے جس سے پاکستان کے مفاد پر کاری ضرب پڑتی ہو"**۔ (نوائے وقت ۷؍ ستمبر ۱۹۵۵ء)

اسی طرح جسٹس منیر اور جسٹس کیانی جیسے فاضل ججوں نے تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں یہ خصوصی ریمارکس دیئے کہ **مولوی مظہر علی اظہر نے ہمارے سامنے نہایت خیرہ چشمی سے یہ اظہار کیا کہ وہ اب بھی قائد اعظم کو کافر اعظم ہی سمجھتے ہیں"**۔
(رپورٹ صفحہ ۱۱)

فاضل جج صاحبان نے یہ بھی لکھا ہے کہ:

"(۱۹۵۳ء کے) فسادات کے دوران احراری لیڈر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے لاہور میں جو تقریریں کیں ان میں ایک تقریر میں انہوں نے کہا کہ **پاکستان ایک بازاری عورت ہے جس کو احرار نے مجبوراً قبول کیا ہے"**۔
(ایضاً رپورٹ صفحہ ۲۷۵)

دہلی کے مشہور غیر مسلم صحافی دیوان سنگھ مفتون نے اپنے اخبار "ریاست" مورخہ ۱۰؍ دسمبر ۱۹۵۶ء میں یہ چونکا دینے والا انکشاف کیا کہ:

"مسٹر جناح کے انتقال کے بعد پاکستان کے ایک بہت بڑی پوزیشن کے اور ذمہ دار احراری لیڈر دہلی آئے اور یہاں پنڈت جواہر لال نہرو سے ملے۔ ان احراری لیڈر نے پنڈت نہرو سے کہا کہ پاکستان کے مسلمان اب ملک کی تقسیم کی غلطی کو محسوس کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کو ہندوستان میں مدغم کر دیا جائے۔ تاکہ پاکستان اور ہندوستان کے مسلمان تباہ نہ ہوں۔ اور اگر پنڈت نہرو جماعت احرار اور دوسرے اس خیال کے حلقوں کی امداد کرنے کو تیار ہوں تو پاکستان کو ہندوستان میں مدغم کیا جا سکتا ہے"۔

قائداعظم ایک عظیم بااصول اور بامراد رہنما تھے جو ان فتنہ پرور ملاؤں کو شکست فاش دے کر پاکستان جیسی عظیم مملکت بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ قائداعظم نے ایک بار فرمایا:

"What the league has done is to set you free from the reactionary elements of Muslims and to create the opinion that those who play their selfish game are traitors. It had certainly freed you from that undesirable element of Maulvis and Maulanas".
(Speech and writings collected and edited by Jamil-ud-Din Ahmad. Vol: 1, page 48)

لیگ نے آپ کو مسلمانوں کے رجعت پسند عناصر سے نجات دلائی ہے۔ اس نے یہ شعور پیدا کیا ہے کہ مفاد پرستی کا کھیل کھیلنے والے غدار ہیں۔ لیگ نے یقیناً آپکو مولویوں اور مولاناؤں کے ناپسندیدہ عنصر سے نجات دلائی ہے۔

قائد اعظم کی بے نظیر حق گوئی

یہ قائداعظم ہی تھے جنہوں نے ملت دشمن اور نام نہاد مذہبی حلقوں کو جوتی کی نوک کے برابر بھی حیثیت نہیں دی۔ آپ ہمیشہ کانگرس کے وظیفہ خواروں کے بھرمار کے سامنے پوری شان سے سینہ سپر رہے مگر بنیادی اصولوں پر ہرگز آنچ نہیں آنے دی۔ چنانچہ یہ تاریخی واقعہ ہے کہ ۲۳؍ مئی ۱۹۴۴ء کو سرینگر میں پریس کانفرنس کے دوران جماعت احمدیہ کے متعلق آپ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "جہاں تک آل انڈیا مسلم لیگ کے آئین کا تعلق ہے اس میں درج ہے کہ ہر مسلمان بلا تمیز عقیدہ و فرقہ مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ مسلم لیگ کے عقیدہ پالیسی اور پروگرام کو تسلیم کرے۔ رکنیت کے فارم پر دستخط کرے اور دو آنے چندہ ادا کرے۔ **میں جموں و کشمیر کے مسلمانوں سے اپیل کروں گا کہ وہ فرقہ وارانہ سوالات نہ اٹھائیں بلکہ ایک ہی پلیٹ فارم پر اور ایک ہی جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اسی میں مسلمانوں کی بھلائی ہے اس سے نہ صرف مسلمان مؤثر طریقے سے سیاسی، سماجی، تعلیمی اور معاشرتی ترقی کر سکتے ہیں بلکہ دیگر اقوام بھی اور بحیثیت مجموعی ریاست کشمیر بھی"**۔
(اخبار اصلاح سرینگر کشمیر، ۱۳؍ جون ۱۹۴۴ء صفحہ ۲)

"قائداعظم کے اس دو ٹوک اور فیصلہ کن جواب اور بے نظیر حق گوئی نے ختم نبوت کا بیوپار کرنے والے بڑے بڑے آستانوں میں ایک بار پھر زلزلہ بپا کر دیا کہ مولوی عبدالحامد بدایونی نے سخت مشتعل اور غضبناک ہو کر ۳۰؍ جولائی ۱۹۴۴ء کو مسلم لیگ کی آل انڈیا کونسل اجلاس لاہور میں یہ قرارداد پیش کرنا چاہی کہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں لہذا انہیں مسلم لیگ میں داخل نہیں کیا جانا چاہئے۔ قائداعظم دشمنان پاکستان کی منظم سازش کو فوراً بھانپ گئے اور آپ نے فقید المثال شجاعت و بسالت کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے آہنی ہاتھوں سے یہ قرارداد روک دی اور اسے شامل ایجنڈا کرنے سے بھی یکسر انکار کر دیا"۔
(اخبار مدینہ بجنور ۵؍ اگست ۱۹۴۴ء صفحہ ۱)

خوفناک المیہ

افسوس! اس سے خوفناک بڑا المیہ کیا ہوگا کہ اقتدار پرست اور مفاد پرست سیاست نے وہی ملاازم جس سے قائد اعظم نے بے پناہ قربانیاں دے کر نجات دلائی تھی بابائے قوم کی وفات کے بعد دوبارہ پوری قوم اور پورے ملک پر مسلط کر ڈالی اور ان سنہری اصولوں کو جن کی بدولت اس بطل جلیل نے پاکستان حاصل کیا تھا، نہایت درجہ بیدردی اور بے رحمی کے ساتھ ردی کی ٹوکری میں پھینک دئے گئے اور اس کی دھجیاں کمال سفاکی سے فضا میں بکھیر دی گئیں۔ **کیا پاکستان کی پنچاہ سالہ جوبلی منانے والوں نے قائد اعظم کا کوئی ایک بھی عقیدتمند نہیں جو بے وفائی کے اس روح فرسا حادثہ اور تاریخ پاکستان کے اس عبرت انگیز بات کا چشم تر سے مطالعہ کرے اور مزار قائد کی یہ آواز سن سکے کہ**

جنہیں حقیر سمجھ کر بجھا دیا تو نے
وہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

ہم اور وراثت کے مختلف پہلو

وراثت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہر شخص اپنی اولاد کو مادہ تولید کے ذریعہ سے اپنی بعض عادات اور خواص منتقل کرتا ہے۔ یہ خواص انسانی Gene پر نقش ہوتے ہیں۔ سائنس دانوں نے اس بارے میں بہت دلچسپ تحقیقات کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ Gene بھی ماحول سے متاثر ہوتے ہیں مثلاً اگر ایک چراگاہ میں کچھ بکریاں اور بھیڑیں چھوڑ دی جائیں تو جب اگا ہوا گھاس ختم ہو جائے گا تو بکریاں اگلے پاؤں اٹھا کر درختوں کے پتے کھانا شروع کر دیں گی جبکہ بھیڑ کی یہ فطرت نہیں ہے۔ چنانچہ اکثر بھیڑیں بھوک سے مر جائیں گی اور اگر کوئی بھیڑ ماحول کی مجبوری سے متاثر ہو کر بکری کی طرح درختوں کے پتے کھانا شروع کر دے تو وہ زندہ رہے گی اور یقیناً یہ عادت اپنے بچوں میں منتقل کرے گی۔ یہ ارتقاء کی ایک مثال ہے...... لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ بسا اوقات انسان "کریانہ کر" کی سرحد پر کھڑا ہوتا ہے اور ایسا عمل کر سکتا ہے جو غیر اخلاقی ہو۔ اس وقت اگر یہ سوچا جائے کہ یہ فعل اس کی آئندہ نسل پر کیا اثرات مرتب کر سکتا ہے تو اکثر افراد فوری طور پر نیک فیصلہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ وراثت کے اس دلچسپ پہلو پر "الفضل" ربوہ ۱۰رمئی کی اشاعت میں مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب کا مضمون شامل اشاعت ہے۔

ایک ریسرچ میں یہ تجربہ کیا گیا کہ چھ ماہ اور ایک سال کی عمر کے درمیانی عمر کے بچوں کے ایسے گروپ کو جو ہاتھ پاؤں کی مدد سے رینگ سکتے تھے ایک کمرہ میں اکٹھا چھوڑا گیا جہاں کچھ شراب کی بوتلیں بھی رکھی گئیں۔ بچوں میں نصف تعداد شراب نوش افراد کے بچوں کی تھی اور نصف شراب سے نفرت کرنے والے والدین کے بچوں کی۔ تجربے سے معلوم ہوا کہ شراب پینے والے والدین کے بچوں کی اکثریت شراب کی بوتلوں کی طرف متوجہ ہوئی اور بوتلوں کو مونہہ سے لگانا اور ان کے ڈھکنوں کو سونگھنا شروع کیا جبکہ دوسرے بچے دیگر اشیاء کی تلاش میں رہے۔ اس قسم کے تجربات سے یہ تصدیق ہوئی کہ اگر ہم کوئی عادت ڈال لیں گے تو وہ عادت ہمارے جین میں منتقل ہو جائے گی اور پھر آگے وہ جین کہاں منتقل ہوگا...... ؟ اس بات کا امکان ہے کہ وہ عادت ورثہ میں اگلی نسلوں میں چلے۔

-......☆......☆......☆......-

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور قبولیتِ دعا

خدام الاحمدیہ برطانیہ کے جریدہ "طارق" مئی ۹۷ء کی زینت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی قبولیت دعا کا ایک اعجازی واقعہ بھی ہے جو ایک غانین مخلص احمدی مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب آف غانا نے خاکسار محمود احمد ملک سے خود بیان کیا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب غانا میں ایک اعلیٰ سرکاری افسر ہیں، آپ ۹۲ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے ایام میں برطانیہ میں منعقدہ ایک سیمینار میں غانا کی حکومت کی نمائندگی فرما رہے تھے۔ آپ نے بتایا کہ اپنی شادی کے بعد آپکے ہاں لمبے عرصہ تک بچہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹروں نے معائنہ کرکے بتایا کہ آپ کی اہلیہ اولاد پیدا کرنے کی بنیادی صلاحیت سے محروم ہیں اور ڈاکٹروں کے نزدیک انکے ہاں بچہ کی پیدائش ناممکن ہے۔ چونکہ آپ نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری جرمنی سے حاصل کی تھی اور یہاں کی طبی ترقیات سے بھی کسی حد تک واقف تھے چنانچہ آپ اپنی بیوی کو ہمراہ لیکر جرمنی آگئے - لیکن یہاں بھی تفصیلی معائنہ کے بعد ڈاکٹروں نے آپ کو بتایا کہ آپ کی اہلیہ قطعی طور پر اولاد پیدا کرنے کی اہل نہیں ہیں اور یہ مرض لاعلاج ہے۔ چنانچہ دنیاوی علاج سے مایوس ہو کر آپ نے جرمنی سے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں دعا کیلئے عریضہ تحریر کیا۔ جب آپ جرمنی سے واپس غانا چلے گئے تو حضورؒ کی طرف سے آپ کو خط کا جواب موصول ہوا کہ میں نے دعا کی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹا عطا فرمائے گا جس کا نام...... رکھیں۔

کچھ عرصہ بعد مکرم ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ امید سے ہوئیں تو آپ انہیں لے کر پھر ڈاکٹروں کے پاس پہنچے۔ ڈاکٹروں نے سر جوڑ کر اپنی رپورٹیں دیکھیں، معائنہ کیا اور حیرت سے مونہہ کھل گئے کہ اس خاتون کا امید سے ہونا ممکن ہی نہیں ہے لیکن...... ایسا تو تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک صحتمند بیٹے سے نوازا۔ موسم گرما میں آپ اپنی اہلیہ اور بیٹے کو لے کر جرمنی آئے اور انہی ڈاکٹروں کے سامنے دوبارہ یہ معاملہ پیش کیا۔ یہاں بھی تفصیلی معائنہ ہوا اور قطعی طور پر کہا گیا کہ آپ کی بیوی چونکہ بنیادی طور پر بعض پیچیدگیوں کا شکار ہے اس لئے کوئی مصنوعی طریقہ بھی ایسا نہیں ہو سکتا جو اس بارہ میں مددگار ہو سکے...... لیکن یہ بھی درست تھا کہ وہ ماں بن چکی تھیں۔ آپ کے جرمنی میں قیام کے دوران ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بھی جرمنی میں ورود فرما ہوئے۔ آپ نے حضورؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹا پیش کیا اور ڈاکٹروں کی آراء بھی۔ حضورؒ کو سارا واقعہ یاد تھا۔ حضورؒ نے بچے کو پیار کرکے فرمایا کہ جب اس کا بھائی آئے تو اس کا نام...... رکھنا اور جب دوسرا بھائی آئے تو اس کا نام...... رکھنا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضورؒ کی بات کو معجزانہ رنگ میں پورا فرمایا اور مکرم ڈاکٹر صاحب کو اپنے فضل سے مزید دو بیٹے عطا فرمائے۔

-......☆......☆......☆......-

ہندوپاکستان کے نوبل انعام یافتگان

درج بالا موضوع پر مکرم محمد زکریا ورک صاحب کا ایک مضمون ان کی کتاب "رموز فطرت" سے روزنامہ "الفضل" ۱۳رمئی میں منقول ہے۔

☆ **رابندر ناتھ ٹیگور:** بنگال کے عظیم شاعر ٹیگور ۶رمئی ۱۸۶۱ء کو کلکتہ میں ایک مذہبی لیڈر کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے والدین کے ۱۴ بچوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ ۸ سال کی عمر میں شعر کہنے شروع کئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اورنٹیل سیمناری کلکتہ اور بنگال اکیڈمی میں لٹریچر اور کلچر کی تاریخ پر سیر حاصل تعلیم حاصل کی۔ ۱۸۷۳ء میں والد کے ہمراہ شمالی ہندوستان کا دورہ کیا تو فطرتی حسن سے بہت متاثر ہوئے۔ ۷۸ء میں قانون کی اعلیٰ تعلیم کے لئے لندن گئے لیکن ایک سال بعد ڈگری لئے بغیر واپس آگئے اور ۱۸۹۰ء میں اپنی فیملی اسٹیٹ کی دیکھ بھال میں لگ گئے۔ ۹۳ء سے ۱۹۰۰ء تک آپ نے شاعری کی ۷ کتب لکھیں۔ ۱۹۰۱ء میں ہسٹری آف انڈیا لکھی اور اسی سال ایک سکول کی بنیاد رکھی۔ ۱۲ء میں شکاگو میں زیر تعلیم اپنے بیٹے کو ملنے کیلئے امریکہ کا سفر اختیار کیا۔ اگلے سال آپ کو نوبل انعام دیا گیا۔ ۱۵ء میں آپکو "سر" کا خطاب ملا جو آپ نے اس وقت واپس کر دیا جب انگریزوں نے امرتسر میں عوام کا قتلِ عام کیا۔ آپ نے کئی ڈرامے بھی لکھے اور آپکو ہندوستان کی ۴ یونیورسٹیوں اور آکسفورڈ یونیورسٹی نے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری پیش کی۔

☆ **سر سی- وی- رمن:** آپ ۷رنومبر ۱۸۸۸ء کو مدراس میں فزکس کے ایک پروفیسر کے ہاں پیدا ہوئے۔ یونیورسٹی آف مدراس سے ۱۶سال کی عمر میں فزکس میں گریجوایٹ کیا اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ خرابی صحت کی بناء پر اعلیٰ تعلیم حاصل نہ کر سکے اور انڈین سول سروس میں ملازمت کرلی، فارغ اوقات میں میوزک کے آلات پر تجربات کرتے رہے۔ ۱۷ء میں آپکے ۳ مقالے شائع ہوئے تو آپکی شہرت سائنسی حلقوں میں پھیل گئی اور جلد ہی آپ کو کلکتہ یونیورسٹی کے شعبہ فزکس میں ملازمت مل گئی۔ ۲۱ء میں آپ نے یورپ کا سفر کیا اور اسی سفر کے دوران سمندری پانی کا رنگ نیلا ہونے کی وجہ تلاش کی اور اسی کی بنیاد پر ایک ۷ سالہ تحقیق کا آغاز کیا۔ ۲۴ء میں رائل سوسائٹی آف لندن کے ممبر بنائے گئے۔ ۲۹ء میں سر کا خطاب ملا اور ۳۰ء میں آپ کو نوبل انعام سے نوازا گیا۔ ۳۳ء میں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنسز بنگلور کے ڈائریکٹر بنے۔ ۴۸ء میں ڈائریکٹر رمن ریسرچ انسٹیٹیوٹ بنایا گیا۔ آپ کی وفات ۸۲ سال کی عمر میں ہوئی۔ حکومتِ روس نے آپکو لینن انعام سے بھی نوازا۔ ۵۴ء میں بھارتی حکومت نے آپ کو Gem of India کا خطاب دیا۔

☆ **ہر گوبند کھورانا:** آپ پنجاب کے گاؤں 'رائے پور' میں ایک ٹیکس کلرک کے ہاں پیدا ہوئے۔ ۵ بچوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے کیمسٹری میں B.Sc (hon) اور پھر M.Sc (hon) کی ڈگری حاصل کی۔ اور پھر حکومت ہند کے وظیفہ پر ۴۵ء میں لیورپول پہنچے اور ۴۸ء میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری لیکر ایک سال کیلئے سوئٹزرلینڈ میں تعلیم حاصل کی۔ پھر برطانیہ آئے جہاں کیمبرج یونیورسٹی میں فیلو بنا دیئے گئے۔ ۵۲ء میں برٹش کولمبیا (کینیڈا) نقل مکانی کر گئے۔ مختلف یونیورسٹیوں سے منسلک رہنے کے بعد ۶۳ء میں جرنل آف امریکن کیمیکل سوسائٹی کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ ۶۴ء میں آپ نے Gene کی نیچر پر تحقیق شروع کی اور ۶۸ء میں آپ کو نوبل انعام دیا گیا۔ ۶۶ء سے آپ نے امریکی شہریت اختیار کرلی۔ آپ اپنے کام میں ایسے وقف ہوا کرتے تھے کہ ایک بار بارہ سال تک کام سے چھٹیاں نہیں کیں۔

☆ **عبدالسلام:** آپ ۱۹۲۶ء میں ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ والد محکمہ تعلیم میں ملازم تھے۔ ۴۶ء میں آپ نے گورنمنٹ کالج سے اور ۴۹ء میں کیمبرج یونیورسٹی سے B.A. کی ڈگری لی۔ ۵۲ء میں ڈاکٹریٹ کرکے پاکستان چلے گئے لیکن تحقیقی میدان میں فقدان دیکھ کر ۵۴ء میں واپس آکر کیمبرج یونیورسٹی میں ریاضی کے لیکچرار ہوگئے۔ ۵۵ء تک اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے اٹامک انرجی کے سائنسی سیکرٹری رہے۔ ۵۷ء میں امپیریل کالج کے تھوریٹیکل فزکس کے شعبہ کے چیئرمین بنائے گئے اور ۶۴ء اٹلی میں واقع ریسرچ سنٹر کے ڈائریکٹر چن لئے گئے۔ ۶۴ء سے ۷۵ء تک اقوام متحدہ کی ایڈوائزری کمیٹی برائے سائنس و ٹیکنالوجی کے رکن اور ۷۱ء میں چیئرمین رہے۔ ۶۸ء میں آپ نے یونی فائیڈ فیلڈ تھیوری کا نظریہ پیش کیا جو ۷۳ء میں لیبارٹری میں ثابت ہوا۔ ۷۹ء میں آپ کو نوبل انعام دیا گیا۔ ۸۱ء میں یونیسکو کی ایڈوائزری کمیٹی کے چیئرمین رہے۔ ۷۲ء سے ۷۸ء تک انٹرنیشنل یونین آف پیور اینڈ اپلائیڈ فزکس کے نائب صدر رہے۔ ۹۶ء میں برطانیہ میں آپکی وفات ہوئی اور پاکستان میں تدفین عمل میں آئی۔

☆ **سبرامینم چندراشیکھر:** آپ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۱۰ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ والد حکومت ہند کے سرکاری عہدیدار تھے اور موسیقی کے دلدادہ تھے، والدہ نامور ادیبہ تھیں۔ آپ نوبل انعام یافتہ سر سی-وی-رمن کے بھتیجے تھے اور انہیں سے متاثر ہو کر سائنسدان بنے۔ مدراس یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۳۰ء میں سرکاری وظیفہ پر کیمبرج آگئے جہاں ایک سال کے اندر اندر آپ نے ۳ شاندار سائنسی مقالے رقم کئے۔ ۳۳ء میں ڈاکٹریٹ کرنے کے بعد مزید ۴ سال تک کیمبرج میں رہے۔ "بلیک ہول" کا تصور آپ نے ہی پیش کیا۔ ۳۷ء میں شکاگو یونیورسٹی میں ایسوسی ایٹ پروفیسر اور ۴۴ء میں پروفیسر بنائے گئے۔ آپ سے پہلے آپکے دو طالبعلموں کو نوبل انعام سے نوازا گیا۔ ۸۳ء میں آپ کو نوبل انعام ملا۔ آپ کی وفات ۲۱راگست ۹۵ء کو امریکہ میں ۸۵ سال کی عمر میں ہوئی۔

-......☆......☆......☆......-

مکرم راجہ غالب احمد صاحب کا انٹرویو

مکرم راجہ غالب احمد صاحب سرگودھا تعلیمی بورڈ اور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے چیئرمین رہے ہیں، ادبی دنیا میں معروف ہیں۔ جماعت احمدیہ لاہور کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ آپ ۱۷راگست ۲۸ء کو حضرت راجہ علی محمد صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئے جو محکمہ مال میں مہتمم بندوبست کے عہدہ سے ۴۴ء میں ریٹائرڈ ہوئے اور پھر ریاست جودھپور میں ریونیو منسٹر رہے نیز قادیان میں ناظر مال اور کچھ عرصہ ناظر اعلیٰ بھی رہے۔ مکرم راجہ غالب صاحب کا انٹرویو روزنامہ "الفضل" ۱۴رمئی میں مکرم یوسف سہیل شوق صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

مکرم راجہ صاحب نے قادیان سے F.A. اور گورنمنٹ کالج لاہور سے M.A. سائیکالوجی کیا اور لڑکوں میں اول آئے۔ آپ کے فائنل مقالہ کو موضوع تھا "ختنے کا تاریخی و نفسیاتی پس منظر"۔ اس مقالہ کی تیاری کے لئے آپ نے حضرت مصلح موعودؓ سے بھی راہنمائی لی اور اس مقالہ میں آپ کو سو فیصد نمبر دیئے گئے جو ایک ریکارڈ ہے۔ M.A. کرکے آپ گورنمنٹ کالج میں ہی لیکچرر مقرر ہوگئے۔ ایئر فورس میں بھی ملازم رہے اور ۱۹۷۴ء تک ترقی کرتے کرتے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے چیئرمین بن گئے۔ بعد ازاں احمدی ہونے کی وجہ سے آپ کی ترقی نہیں کی گئی اور ۸۸ء میں اسی عہدہ سے ریٹائرڈ کر دیا گیا۔ کچھ عرصہ پنجاب کی وزارت تعلیم میں ایڈوائزر رہے۔

ادبی ذوق آپ کو بچپن سے ہی تھا۔ کئی مشاعروں میں اول قرار دیئے گئے۔ بعد میں متعدد رسائل میں آپ کا کلام شائع ہوتا رہا۔ تنقیدی مضامین بھی لکھے۔ ۳ سال تک ادبی رسالہ "ادب لطیف" کی ادارت بھی کی۔

جماعتی خدمات میں جماعت احمدیہ لاہور کے جنرل سیکرٹری ہونے کے علاوہ ۷۴ء کے بعد سے متعدد بار جماعت احمدیہ پاکستان کی ترجمانی قومی پریس میں کی۔ ۱۶سال فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر اور ۱۱ سال تک وقف جدید کے ڈائریکٹر رہے۔ اب ناصر فاؤنڈیشن کے نائب صدر ہیں۔

MTA Muslim TV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

15/8/97 -21/8/97

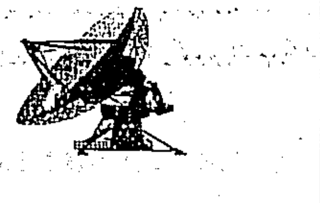

Please Note that programme and timings may Change without prior notice.
Details of Programmes are Announced After Every Six Hours.
All times are given in British Standard Time.
For more information please phone or fax +44 181 874 8344

11 RABI'AL THANI
Friday 15th August 1997

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner : Yassarnal Quran
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Quiz Prog - History of Ahmadiyyat (Part 8) (R)
02.30 Huzur's Reply To Allegations - Session 33 (15.6.94) (Part 2) (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Dutch (R)
05.00 Homoeopathy Class with Huzur(R)
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner : Yassarnal Quran
07.00 Pushto Programme
08.00 Bazm-e-Moshaira organized by Nusrat Jehan Academy, Rabwah (Golden Jubilee Celebration)
09.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00 Urdu Class
11.00 Computers For Everyone -Part 20
12.05 Tilawat, News
Live Proceedings from Mannheim, Jalsa Salana Germany 1997
12.50 Flag Hoisting
13.00 Friday Sermon & Opening Speech by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Live from Mannheim, Germany
Live Transmission from Germany
16.00 Tilawat with Translation
16.15 Poem
16.25 German Speech, 'Islamic point of view on the Christian teaching on brotherhood and treatment towards others' by Mr Hadaitullah Hubsch
16.55 Urdu Speech, 'Parents reasponsibility to train their children' by Mr Ataullah Kaleem Sahib
17.25 Poem
17.30 Urdu Speech, 'Life Sketch of the Holy Prophet (saw) based on the Holy Quran' by Guest of Honour, Syed Mahmood Ahmad Nasir, priciple Jamia Ahmadiyya Rabwah
18.00 Tilawat, Hadith
18.15 Q/A Session - Live from Germany with Bosnians and Germans
19.00 Majlis-e-Irfan Live From Germany with Huzur
20.30 Urdu Class
21.30 Medical Matters with Dr M.H.Khan
22.00 Friday Sermon , by Hadhrat Khalifatul Masih IV - 15.8.97 (Germany) (R)
23.30 'Zinda Laug' Shahadat - Chowdery Ateeq Ahmad Bagwah

12 RABI'AL THANI
Saturday 16th August 1997

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 German Speech, 'Islamic point of view on the Christian teaching on brotherhood and treatment towards others' by Mr Hadaitullah Hubsch
02.30 Urdu Speech, 'Parents reasponsibility to train their children' by Mr Ataullah Kaleem Sahib
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Computers For Everyone -Part 20
05.00 Urdu Speech, 'Life Sketch of the Holy Prophet (saw) based on the Holy Quran' by Guest of Honour, Syed Mahmood Ahmad Nasir, priciple Jamia Ahmadiyya Rabwah
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
07.00 Saraiki Programme
Live Proceddings from Jalsaa Salana Germany
08.30 Tilawat with Translation
08.40 Poem
08.50 Urdu Speech, 'Hadhrat Sahibzada Abdul Latif - An Ahmadi Martyr' by Maulana Ilyas Munir
09.15 Urdu Speech, 'Dr Abdus Salaam - A Great Scientist' by Dr Muzaffar Ahmad Malik
09.40 Urdu Speech, 'Creating a relationship with God' by Dr Abdul Ghaffar
10.10 Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV Live from the Ladies Jalsa Gah
12.15 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese
13.00 Indonesian Programme
14.00 Live Albanian Programme including Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner: Quiz - Nusrat Jehan Academy Vs Crescent Grammar School
19.00 German Service
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00 Address - by Hadhrat Khalifatul Masih IV (Ladies Jalsa Gah) Germany (R)

13 RABI'AL THANI
Sunday 17th August 1997

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner: Quiz - Nusrat Jehan Academy Vs Crescent Grammar School
01.00 Liqaa Ma'al Arab
02.00 M.T.A. U.S.A. Production
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Chinese
05.00 Children's Class -9.8.97 (R)
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner :Quiz - Nusrat Jehan Academy Vs Crescent Grammar School
07.00 Friday Sermon By Huzoor, 15.8.97 (Germany - Mannheim) (R)
08.30 Tilawat with Translation
08.40 Poem
08.50 Urdu Speech, 'With Prayer, the impossible can be possible' by Maulana Munir Ahmad Munawar
09.15 Urdu Speech, 'Life Sketch of Hadhrat Masih Maud a.s' by Mr Haider Ali Zaffar
09.45 Poem
09.55 Urdu Speech, 'Problems faced by Muslim Society and their solutions' by Masood Ahmad Khan Dhelvi
10.20 German Speech 'Importance of five Daily Prayers' by Abdullah Wagenhausser - Ameer Jamaat Germany
11.00 Around The Globe : Experiment Workshop (Part 2)
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese
13.00 Indonesian Programme
14.00 Bengali Programme
Proceddings from Jalsa Salana Germany
15.00 Tilawat with Translation & Poem
15.30 Closing Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV
18.05 Tilawat ,Hadith
18.35 Children's Corner - Children's Workshop No. 11
19.00 German Service
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Bait Bazi organised by Khuddam-ul-Ahmadiyya, Rabwah
21.30 Dars-ul-Quran (No. 11) (1996) By Huzoor- Fazl Mosque, London
23.30 Learning Chinese

14 RABI'AL THANI
Monday 18th August 1997

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Children's Workshop No. 11 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Closing Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV - 17.8.97 (R)
05.00 Mulaqat With English Speaking Friends (R)
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner- Childrens Workshop No 11 (R)
07.00 Urdu Speech, 'With Prayer, the impossible can be possible' by Maulana Munir Ahmad Munawar
07.25 Urdu Speech, 'Life Sketch of Hadhrat Masih Maud a.s' by Mr Haider Ali Zaffar
08.00 Urdu Speech, 'Problems faced by Muslim Society and their solutions' by Masood Ahmad Khan Dhelvi
08.30 German Speech 'Importance of five Daily Prayers' by Abdullah Wagenhausser - Ameer Jamaat Germany
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Sports: Kabbadi- Lahore Vs Faisalabad (Final)
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Norwegian
13.00 Indonesian Hour
14.00 Bengali Programme
15.00 Homoeopathy Class With Huzoor
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Turkish Programme
18.05 Tilawat, Hadith
18.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor
19.00 German Service
20.00 Urdu Class
21.00 Islamic Teachings-Rohani Khazaine
22.00 Homoeopathy Class With Huzoor
23.00 Learning Norwegian

15 RABI'AL THANI
Tuesday 19th August 1997

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 MTA Sports: Kabbadi- Lahore Vs Faisalabad (Final) (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Norwegian (R)
05.00 Homoeopathy Class With Huzoor
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
07.00 Pushto Programme
08.00 Islamic Teachings-Rohani Khazaine
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Medical Matters :"Health & Care of Mother & Child" Host: Dr. Amtul Rasheed Guest: Dr. Nusrat Jehan (Part 3)
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning French
13.00 Indonesian Programme
14.00 Bengali Programme
15.00 Tarjumatul Quran Class (R)
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Norwegian Programme
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner :Golden Jubilee Celebration by Nusrat Jehan Academy, Rabwah
19.00 German Service
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Around The Globe - Hamari Kaenat
22.00 Tarjumatul Quran Class (R)
23.00 Learning French
23.30 Hikayat-e-Shereen (N)

16 RABI'AL THANI
Wednesday 20th August 1997

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner: Golden Jubilee Celebration by Nusrat Jehan Academy, Rabwah
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Medical Matters : "Health & Care of Mother & Child" Host: Dr. Amtul Rasheed Guest: Dr. Nusrat Jehan (Part 3) (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning French
05.00 Tarjumatul Quran Class (R)
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner: Golden Jubilee Celebration by Nusrat Jehan Academy, Rabwah
07.00 Quiz - "Seerat Hadhrat Khalifatul Masih II " (Part 3) - by Nasirat-ul-Ahmadiyya
08.30 Around The Globe -Hamari Kaenat
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Seerat Sahaba Hadhrat Masih-i-Maud (A.S) :Master Atta Mohammed
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Arabic
13.00 Indonesian Programme
14.00 Bengali Programme
14.45 Tarjumatul Quran Class (R)
16.00 Liqaa Ma'al Arab
17.00 French Programme
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Heaven House Public School , Rabwah
19.00 German Service
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Al Maidah - 'Shahi Tukray'
21.45 Tarjumatul Quran Class (R)
23.00 Learning Arabic
23.30 Arabic Prog. : Qaseedah/Nazm

17 RABI'AL THANI
Thursday 21st August 1997

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Heaven House Public School , Rabwah (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Canadian Horizon
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Arabic (R)
04.30 Arabic Prog. - Qaseedah/Nazm
04.45 Tarjumatul Quran Class (R)
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Heaven House Public School , Rabwah (R)
07.00 Sindhi Prog. -Translation of Friday Sermon By Huzoor (17.11.95)
08.00 Quiz: History Of Ahmadiyyat (Part 9)
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Al Maidah - 'Shahi Tukray'(R)
11.30 Huzur's Reply To Allegations - Session 34 (16.6.94) (Part 1)
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Dutch
13.00 Indonesian Programme
14.00 Bengali Programme
15.00 Homoeopathy Class With Huzoor
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Russian Prog: Q/A Session With Guests From Russia & Kazakhistan Session 6 (23.5.94) Part 1
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner : Yassarnal Quran
19.00 German Service
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Bazm-e-Moshaira Organized By Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya , Islamabad '97, Pakistan
20.00 Homoeopathy Class With Huzoor
23.00 Learning Dutch

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (0181) 870 8517

Fax: (0181) 870 1095

Vol. 4 Friday, August 15, 1997 No. 33

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ یو۔کے از صفحہ اول نیز سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مدح میں جو عربی اور فارسی قصیدے پڑھے گئے ان کو بھی اس جلسہ کے پروگرام کا حصہ بنایا گیا تھا۔ برطانیہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے والوں کی رونق میں ایک ہفتہ قبل، لحہ بہ لحہ اضافہ ہوتا چلا گیا۔ مسجد فضل لندن اور اس سے ملحقہ گلیوں نیز اسلام آباد کے سبزہ زاروں میں مہمانوں کی چہل پہل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "یاتون من کل فج عمیق" یعنی دور دور کی زمین سے تیرے پاس لوگ آئیں گے کہ راستے میں گڑھے پڑ جائیں گے۔ کا نظارہ پیش کر رہی تھی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ لوائے احمدیت لہراتے ہوئے

تین بجکر ۲۰ منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور اقوام عالم کے جھنڈوں کے جھرمٹ میں لوائے احمدیت لہرایا۔ اسی طرح مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے اس ملک کا قومی جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ اس موقع پر نعرہ ہائے تکبیر، اسلام احمدیت زندہ باد کے بلند ہونے کی گونج کی فضائی لہریں اکناف عالم کو لے اڑیں۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں پر پہنچاؤں گا" کا روح پرور منظر پلک جھپکتے ہی کل عالم نے ٹیلی ویژن پر روز روشن کی طرح نظارہ کیا۔ اللہ کرے کو جو اندھے ہیں ان کو بصیرت عطا ہو اور جو گونگے ہیں ان کو شنوائی حاصل ہو، اور جو اندھیروں میں پڑے ہیں وہ روشنی میں آئیں اور امام مہدی علیہ السلام کی غلامی میں آنے کی سعادت حاصل کریں۔

تین بجکر تیس منٹ پر جیسے ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ کی مارکی کے سٹیج پر رونق افروز ہوئے ایک بار پھر نعرہ ہائے تکبیر اور لاالہ الا اللہ کے ورد نے فضاؤں کو معطر کر دیا۔ ان فلک شگاف نعروں کے بعد جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم مولانا فیروز عالم صاحب آف بنگلہ دیش نے فرمائی۔ اور مکرم مولانا اخلاق احمد انجم صاحب نے تلاوت کے اس حصے کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم سید ایاز حیدر صاحب نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مدح میں حضرت ابو یوسف محمد مبارک علی سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کا لکھا ہوا فارسی قصیدہ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ جس کا اردو ترجمہ مکرم مولانا نصیر احمد صاحب قمر نے سنایا۔ اس کے بعد مکرم مولانا نسیم احمد صاحب باجوہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پڑھا

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا ☆ اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے افتتاحی خطاب میں روئیداد جلسہ ۱۸۹۷ء کو اپنے خطابات کا موضوع بنایا یعنی اس جلسہ میں کیا ہوا۔ اور کیا کیا خصوصیات ایسی تھیں جو اس زمانہ میں ظہور پذیر ہوئیں۔ اور فرمایا کہ آج ایک سو سال کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۱۹۹۷ء کے جلسے میں بھی ان مماثلتوں کا کچھ ذکر چلے گا۔ جبکہ حیرت انگیز اس جلسہ اور س جلسہ میں کچھ مماثلتیں پائی جاتی ہیں۔ حضور نے فرمایا اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین تقاریر فرمائیں۔ اور وہ تقاریر جب میں نے دیکھیں تو حیران ہوا کہ وہ تمام مضامین ان تقاریر میں بیان ہوئے ہیں جو مضامین میں ایک سال سے جماعت احمدیہ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ اور میرا دل اس یقین سے بھر گیا کہ یہ کوئی اتفاقی واقعہ نہیں تھا بلکہ اللہ کی طرف سے آسمانی تائید تھی۔ جو مجھے ان مضامین کو پیش کرنے پر آمادہ کر رہی تھی۔

حضور نے فرمایا یہ پہلا اور آخری جلسہ ہے جس کی تمام روئیداد محفوظ کی گئی اور شائع کی گئی تھی۔ اس جلسہ میں دیگر تقاریر کے علاوہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ نے قرآنی تحدیوں اور پیش گوئیوں کے فلسفہ اور اعجاز قرآنی پر مشتمل دو تقاریر فرمائیں اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب بھیرویؓ نے آیت استخلاف کے موضوع پر اپنی تقریر میں اس کی لطیف تشریح فرمائی۔ ۱۸۹۷ء وہ سال تھا جس میں طرح طرح کے آسمانی اور زمینی عذاب نازل ہوتے رہے۔ اور کثرت سے دنیا کو دکھ ملے۔ اس لئے اس زمانے کے لکھنے والوں نے اس سال کو "عام الحزن" قرار دیا۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں یہ سال "**بہار آئی ہے بھر وقت خزاں میں**" کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور بہت کثرت سے احمدیت کے حق میں نشان ظاہر ہوئے۔

حضور نے فرمایا اسی طرح ۱۹۹۷ء کا سال پاکستان کے لئے "عام الحزن" بن چکا ہے اور یہ ایک ایسی مماثلت ہے جو ہماری بنائی ہوئی نہیں بلکہ غیروں نے اسے عام الحزن ہی قرار دیا ہے۔ بعض پاکستان کے معاندین جو احمدیت کے مٹانے کے درپے تھے، ہر طرف احمدیت پر مظالم توڑ رہے تھے اور جماعت کی ترقی کے راستے روک رہے تھے، ان سب چیزوں سے وہ نامراد رہے۔ ان کو جو کچھ حاصل ہوا وہ یہ تھا کہ آج پاکستان میں جو سرخیاں چھپ رہی ہیں، قتل و غارت، دہشت گردی، اغواء، ڈکیتی، گینگ ریپ کے سارے واقعات یہ سال اپنے پیچھے چھوڑ رہا ہے اور ملک سے امن اٹھ چکا ہے۔ یہ ایک ایسی گواہی ہے کہ احمدیت کا ایک مخالف منہ پھٹ مولوی یہ کہنے پر مجبور ہوا کہ ملک میں امن و امان کی حالت ابتر ہو گئی ہے۔

حضور نے فرمایا ۱۸۹۷ء کا سال جس میں کثرت سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کتب شائع فرمائیں مثلاً انجام آتھم، حجۃ اللہ، سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، استفتاء، سراج منیر اور کتاب البریہ مشہور و معروف ہیں۔

اسی طرح ۱۹۹۷ء جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے اشاعت کے اعتبار سے ایک امتیازی سال ہے۔ بہت وسیع پیمانے پر کتب شائع ہوئیں جن میں:

Philosophy of the teachings of Islam., A journey from facts to fiction

Islam's response to Contemporary issues., Absolute justice.Homeopathy Vol 1

اور زیر اشاعت کتاب Revelation & Rationality خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضور نے فرمایا ۱۸۹۷ء کا سال وہ سال تھا جس میں مباہلہ کے لئے ایک غیر معمولی شدت پائی جاتی تھی۔ اسی طرح ۱۹۹۷ء کا سال بھی مباہلہ کے اعتبار سے بہت شہرت کا حامل ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مباہلہ جو لیکھرام پشاوری کے ساتھ ہوا۔ وہ ہلاکت پر ہی منتج نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے بعد بھی پے در پے نشانات ظاہر ہوتے رہے۔

حضور انور نے اس سلسلہ میں ۱۸۹۷ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں عدالتوں کی طرف سے کامل برأت کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ اسی طرح ۱۹۹۷ء میں ضیاء الحق کے جہاز کے پھٹنے سے جو الزام لگایا گیا اس سے حکومت کی طرف سے حضور انور کو بری الذمہ قرار دئے جانے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا جہاں لیکھرام کی ہلاکت کا معمہ حل نہ ہوا وہاں ضیاء الحق کے جہاز کے پھٹنے کا مسئلہ بھی معمہ بنا رہا۔ حضور نے ان مماثلتوں کے ذکر کے بعد جماعت کو ملنے والی فتوحات کی نشان دہی فرماتے ہوئے فرمایا: "پس اس الٰہی جشن منانے کی تیاری کریں جو عالمی جشن ہے۔ جس میں توحید کی فتح ہو گی اور خدا تعالیٰ کے منہ کی ساری باتیں پوری ہوں گی۔ جیسا لیکھرام پہلے قتل ہوا ویسا ہی لیکھرام آپ نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے انجام کو پہنچتے دیکھا۔ ان معنوں میں وہی باتیں جو اس زمانہ میں پوری ہوئیں وہی باتیں آج اس زمانہ میں پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں"۔

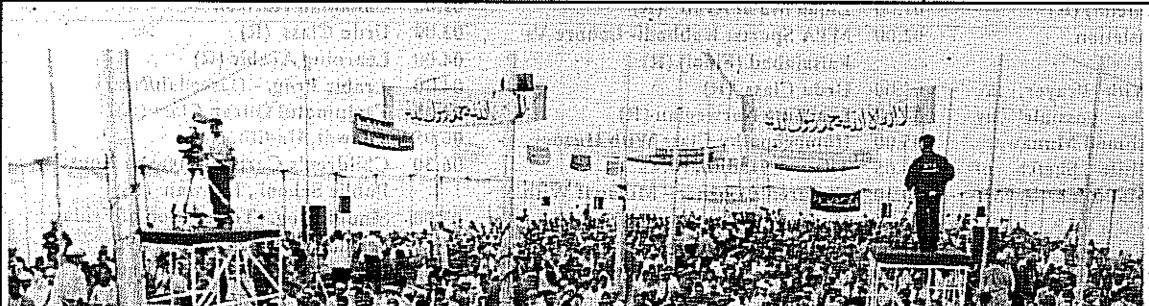

جلسہ سالانہ یو۔کے ۱۹۹۷ء کا ایک منظر

باقی رپورٹ صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔